



الحجل الذي وفق قراء الامه واوليائه لضبط القراءات واتقان الروايات +
 والهمهم بحس الشوارد منها والمتواترات + واحاطوا علم كل حرف كان فيه اختلاف
 القراء والروايات فصنفوا في ذلك العلم الشريف كتباً وقصائد + واشتنبوا
 فيها كل ثابت واومأوا الى كل نادر وشارد + ثم خلف من بعدهم خاف
 امثالنا اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات واطاعوا كل شيطان مارد + +
 الا من تشبه بهم وتزبأ بزبهم فحسى ان يُدَحَّرَ بسيدهم ويحشر معهم
 في مرتهم والشرع على ذلك شاهد + اشهد ان لا اله الا الله وحده
 لا شريك له الفرد الصمد الاحد الواحد + واشهد ان سيدنا ونبينا محمداً
 عبده ورسوله الذي اذله الله به كل حبار عنيد منكبر مارد + اللهم صل وسلم عليه
 على الوحيه ما يحل ليل واضاء نهار وما زهد في الدنيا زاهد وعبد الله عابد + +

اما بعد قاری قرآن کو لازم ہو کہ بعد دستی مخارج حروف دریافت مقامات وقوف کے
 تحصیل علم اختلاف قراءات میں سعی کر کے جگہ صاوا و سکا حاصل کرے اور اس فہم پر
 کے مذاق سے بلند ہو نہ ہی سلیقہ تلاوت و جماعت قرآن پر فہم بصیرت نامہ اور خط کامل
 اس کے حاصل ہوتا ہے نیز قراءات شاذہ کا متواتر سے لہجہ اویس کو چاہیے و خط روایات سے محفوظ رہنا
 اکثر قراء کو دیکھا ہے کہ چون بصیرت پیدا کرنے اس علم کے اور جستہ جستہ معلوم کر لینے بعض قراء
 قراءات کے تلاوت قرآن مجید میں اس کا اجر کرتے ہیں اور گو ہرگز خط روایات کا تیسر نہیں ہوتا
 نیکی پر باگو نہ لازم کا مصداق اپنے سر لیتے ہیں اور جبل مرکب میں گرفتار ہو تو وہیں چو کہ کتا
 علامہ شاطبی اس فرج خاص میں نہایت مقبول اور بے مثل ہے اس لیے خاکسار نے بظن قافہ
 عام کل مضمون اس کا بطور کتاب متقل اردو عبارت عام فہم میں لکھا اور اس کے اشعار
 سے تعرض نہیں کیا کہ مقصود اس کے مطالب سمجھانے سے ہو اور اس کے واسطے صرف ترجمہ
 الفاظ شاطبیہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جہاں اوسیت التزام تھا کہ بعض قراء باہم سر متح یا
 بروز مقررہ اور انکی قراءت مذکور ہو اور بعض دیگر اور انکی قراءت مذکور نہ ہو بطور
 ضد اور مفہوم مخالف کے جو مذکور نہیں اوسکو مذکور سے سمجھیں مثلاً ذکر مد سے قصی
 غیر مذکور اور ذکر اشیات سے حذف غیر مذکور اور ذکر فتح سے کہیں سکون کہیں
 کسب اور کہیں امالہ غیر مذکور اور ذکر مد غم سے غم مد غم اور ذکر تھمیز سے
 عدم تھمیز اور ذکر نقل حرکت سے نہایت حرکت اور ذکر اختلاس حرکت سے
 اتمام حرکت وغیرہ اور بعض صورت مذکورہ غرض جہاں ایک عدم مع بعض قراء مذکور ہو تو ضد

اوسکی واسطے قرار غیر مذکورین کے برحمت ذکر و جولانی ذہن کے سمجھیں اور بطریق
 کے مصالح کا اولین التزام تھا اس کتاب میں اور پھر عمل نہیں کیا گیا کہ مبتدی کو اسکا سمجھنا
 دشوار اور فہمی کو بھی حمت اور پریشانی ہوتی بلکہ اس میں ہر ہر صورت مذکور کو بتوضیح اور بجا
 کو تفصیل بطور شرح مختصر و لطیف کے بیان کیا ہے کہ ماہر فن صاحب قلب سلیم اور ذہن مستقیم
 پر ظاہر ہوگا اب اس مقدمہ میں کچھ مختصر حال مصنف شاطبیہ کا لکنا اور بطور
 احوال اور براعت استدلال کے مضامین کتاب مذکور پر اطلاع دینا مناسب تھا اس واسطے
 لکھا جاتا ہے کہ مصنف اوس کتاب کے امام القراء والمحدثین علامہ وقت ولی الدین یقین شیخ
 ابوالقاسم ضریر شاطبی ہیں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ احوال مصنف میں تحریر فرماتے ہیں
 کہ امام تھے علوم قراءات میں حافظ تھے سنت مطہرہ کے نسخ معجمین اور کویاوتے علوم
 عربیہ اور علوم روایت میں بڑے محقق تھے گئے گئے اور انکے تلامذہ میں علامہ ابن الجب
 صاحب کافیر جو مشہور عالم نحو میں اور جب بیمار ہوئے مرض شدید میں تو شکوہ فرماتے
 اور آہ نکرتے جب کوئی ادب کا حال پوچھتا فرماتے العافیۃ اس کلمہ سے زیادہ اور کچھ
 فرماتے اکثر اوقات سکوت میں رہتے ضروری بات فرماتے حالت طہارت اور صیام
 حسنہ میں پڑھانیکو خشوع و خضوع کے ساتھ جلوس فرماتے غیر کتاب و سنت میں توجہ
 کرنے سے اپنے جلیسون کو منع فرماتے اور نئے بہت سی کرامتیں وقوع میں آئیں
 سو شاطبیہ کے اور بھی مصنفات اور انکے مشہور ہیں شاطبیہ ایک قریہ جو جزیرہ اندلس میں
 ایسے میں انکوں سے بصیر ہوئے فرمایا انہوں نے جو کوئی میرا یہ قصیدہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو

حال مصنف شاطبیہ

نفع دیکھا کہ میں نے نظم کیا ہر اوسکو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور روایت کیا تو طبیعت نے
 کہ ناظم جب فارغ ہوئے تصنیف اس قصیدے سے طواف کیا کعبہ شریفہ کا پارہ ہزار بار
 جب پہونچے انا کن شکر کہ دعا میں توبہ دعا فرماتے اللھم فاطر السموات الارض
 عالم الغیب الشہادۃ رب هذا البیت العظیم انفع بہا کل من قرأھا
 اور انہیں سے روایت ہے کہ جب مصنف غم فارغ ہوئے تالیف اس قصیدے سے
 دیکھا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں پس کھڑے ہوئے سامنے
 آپ کے اونٹن کیا قصیدہ عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ ملاحظہ ہو یہ قصیدہ پس لیا
 اوسکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں اور فرمایا وہ
 مبارک ہے جو شخص اوسکو یاد کرے داخل ہو جنت میں زیادہ کیا ایک روایت میں
 جو شخص مرے اور وہ قصیدہ اوسکے گھر میں ہو داخل ہو جنت میں انتہی سبب انشاء
 کیا گئی ہوئی فضیلت ہے اور میں نے تو اثر دعای حضرت مصنف کا خوب دیکھ لیا کہ مجھ کو
 پروردگار عالم نے بہت کچھ نفع اوس میں تو غل کرنے اور اوسکی حفظ و ضبط کی برکت سے
 عطا فرمایا اس کتاب میں ایک ہزار ایک سو تتر شعر ہے نظم اوسکی نہایت خوب اور
 بغایت خوش اسلوب ہے مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان نے قرآن مجید مشہورین اور
 اوسکے چودہ روایات معروفین کے اختلاف اور مذاہب کو عجیب طور سے جمع فرمایا ہے
 گویا بحر زخار کو کونے میں بھر دکھایا اور میں تو اس قصیدے کو منجملہ اوسکے کرامات کشما
 کرتا ہوں ہر ایک شعر اوسکا بمنزل لغز و حیستان کے ہر بغیر حصول مذاق فن اور دین

غور و فکر کرنے اور عادی ہو جانے مضمون مقدمہ کتاب اور ذہن نشین کر لینے ہر فرد و اور ہر کہ مقررہ حضرت ناظم کے حل ہونا اور سکا دشوار ہے اس جگہ تشبیہ ایک دو شعر اس کے مع حل مطلب لکھنا مناسب معلوم ہوا مصنف علیہ الرحمۃ بحث اوقاف حروف

قریب الخارج میں فرماتے ہیں شعر

وَحَرْفِي نَصِيحًا مَرِيئًا مَن يُؤَدِّ ثَوَابَ لَيْثِ الْفَرْدِ وَالْجَمِّ وَحَدًّا
 حل اس شعر کا یہ ہو کہ امام نافع و ابن کثیر و قاسم فاتحہ سورہ مريم کے صا کی دال کو ذال فکر
 میں اوقاف نہیں کرتے باطل ادا کرتے ہیں ایسے ہی ہر سہ مذکورین میں یہ د کو دال کو
 ثا و ثواب میں اوقاف نہیں کرتے ہیں ایسے ہی لثت کی ثا و ثلثہ کو ثا و ثلثاۃ میں اوقاف نہیں
 کرتے خواہ مفرد ہو خواہ جمع یعنی لثت ہو خواہ لثتم اور اسی شعر سے بموجب التزام و طریقہ
 مقررہ حضرت ناظم کے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان ہر سہ ائمہ کے سوا چار ائمہ جو اربعہ ہیں
 یعنی امام ابو عمرو و ابن عامر و حمزہ و کسائی یہ سب ان کلمات کو باوقاف ادا کرتے ہیں و کہنا
 چاہیے کہ اس ایک شعر میں کتنے مقامات قرآنی کا اختلاف کیسا ظاہر و منکشف کر دیا
 ساتون قراء کی قراءت ظاہر اور ہو یا ہو گئی دوسری جگہ فرماتے ہیں شعر
 سَعَى ابْنُ الْعَلَا وَالْجَوْءُ أَخْفَى سَكُونًا فَشَا خَلَقَهُ الشَّحْرَاءُ حِصْنًا نَّظْمًا
 اس شعر کا حل یہ ہو کہ سوا ابی عمر و ابن العلاء کے اور ائمہ کی قراءت سورہ لقمان میں یون ہو
 دَوَانٌ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَوْ قَلَمٍ وَالْجَوْءُ سَاوِيَةٌ رَاكِعَةٌ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْجَوْءِ
 ساتھ فتحہ ز کہ پڑھتے ہیں اور سورہ سجدہ میں جو یہیت ہو فلا تعلم نفس ما أخفى

ساتھ سکون یا کے قرات حمزہ کی ہوائی آئندہ لفظ کو فتح یا کے ساتھ پڑھتے ہیں اور خلقہ کو فتح
لام سے پڑھنا قرات ہے ہر آئندہ کو فین اور لام تاقع کی اور امام بن کثیر اور ابو عمرو و اعلم بن عمرو
لام پڑھتے ہیں اسی طرح ہر ایک شاعر اس کتاب پر معلوم کرنا چاہیے کہ محل کرنا اشعار شاطیہ کا
مشکل کام ہے مقدمہ کتاب میں بعد حمد و ثنا و مدح قرآن قاری قرآن کے ساتون آئندہ قراء اور ان کی
دور راوی معتبر چکے اختلاف کے کتاب میں بحث ہو اور یہی روایات تلاوت قرآن مجید میں تواتر
اور مشہور ہیں اور سند ہر ایک آیات کی مسلسل بحباب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچتی ہے
اون قراء اور اون روایات کے نام لکھ کر پھر ہر ایک کے واسطے اون میں سے ایک ایک حرف
حروف بجد کا رمز اشارہ مقرر فرمایا ہے اور بعض کلمات مرکبہ جن سے دو دو تین تین تین
کی طرف اشارہ ہے بیان فرمائے اور اون رموز سے اپنے اشعار کتاب میں کام لیا جس سے
تل و جمل بہار نظر آتا ہے یہاں تک کہ اس کتاب میں التزام کیا ہے بیان فرمایا یعنی جس جملہ ایک
حکم بیان ہو وہ ہیں اس کی ضد اور مفہوم مخالف سمجھو وغیرہ وغیرہ ہر سبب کا اختلاف بیان
فرمایا پھر سورہ ام القرآن شروع کی اور اس کے ضمن میں بہت سے ابواب قریب نصف کتاب کے
تحریر فرمائے ہیں جن سے ہر ایک قاری اور ہر ایک سادی کے اصول مذہب بخوبی لاطالی حاصل ہوتی ہے
مثلاً ادغام کبیر ایک کلمہ اور دو کلمہ میں کسا مذہب مصلہ وعدم مصلہ ہا ضمیر مصلہ ضمیر مصلہ
کسا مذہب اور تسبیل یا تحقیق ہمزہ اور میں میں پڑھنا اور ادخال الف میں النحر میں کسا مذہب
اور مد و قصر و ہمزہ مفردہ و نقل حرکت ہمزہ کو احکام اور امام حمزہ اور مشام لوی ابی عامر کا
وقف کرنا ہمزہ متوسطہ و متطرفہ پر اور اظہار و ادغام صغیر کے احکام اونوں ساکن اور تنوین کے

احکام اور اقسام امال اور راءات اور لامات کی ترقیق و تفہیم کے احکام اور وقف کے احکام
 پھر راءات اضافت اور راءات وائے کا اختلاف فتح و سکون حذف اثبات میں بیان کیا بیان
 ہر ایک کے اصول پورے بتا دیے پھر سورہ بقرہ سے لیکر سورہ ہار کے تمام قرآن کے
 قرشی اختلاف ہر ایک قاری و راوی کے بیان فرمائے اور آئین ایک باب خارج حروف
 کا بھی لکھ دیا غرض کہ فن اختلاف قراءات اور فن تجوید دونوں کو اس غنیہ میں جمع فرما کر
 تمام کر دی مگر ہلو گون نے اس فن کو بالکل چھوڑ کر بیٹھ بیچے وال دیا اور اس سے اپنے آشنا
 ہو گئے کہ گویا اسکے مکلف ہی نہ رہے پس میں نے اپنے حفظ و ضبط و تحقیق سے
 شاطبیہ کا کل مضمون اردو عبارت عام فہم میں بدون تعرض اس کے اشعار کیا بیان
 کیا ہے اور تفصیل محل اور توضیح محصل حتی الامکان بموجب فہم ناقص کے کی ہے اور
 وقت حاجت کے شرح علامہ ابن القاصح و شرح علامہ علی قاری وغیرہ کتب
 میسر کی اور کہ کتاب تیسیر امام ابو عمرو دانی جو اصل مآخذ شاطبیہ کا ہر مراجعت
 کی ہر اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی مقام پر کتب ائمہ سلف کی مخالفت نہیں کی
 ناظرین ماہرین فن سے توقع ہے کہ جہاں کہیں خطا و غلطی پائیں تو فصیحۃً
 للدين بنا بر خیر خواہی مسلمانوں کی اصلاح فرمائیں اور کاتب و راق کے حق
 میں استغفار کریں کہ احاطہ علم طاقت بشری سے باہر ہو اور بدون مہارت
 فن کے اس وادی میں قدم نہ ہرین کیونکہ اس صورت میں اصلاح کی امید نہیں بلکہ افساد کا
 ذریعہ واللہ یعلم المفسد من المصلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر قرابتیں مع روایت و رموز مقررہ حضرت ناظم رضی اللہ عنہ

امام نافع مدنی امام ابن کثیر مکی امام ابو عمر سیوطی

قالون ورش بنو قنبل دوری سوسی

امام ابن عارشا امام عاصم کوفی امام حمزہ کوفی

ہشام ابن یونس ابوبکر حص خلف خلاد

Checked
1937

امام کیسائی کوفی

ابو الحارث دوری

ان ساتواں ائمہ کو برہنہ اور ان چودہ روایت کو شائبہ کہا ہوا انہیں ائمہ سبعہ کی قرار
جو بواسطہ انہیں دود و راوی معروف کے بروایت متواترہ پہنچتی ہو اور جہاں

اصول یا فریق میں باہم قرار دیا گیا ہے کہ اختلاف ان میں سے کسی ایک کے ہر ایک کی
قرابت راہ میں آئے ہوئے ہیں کہ ان کے درمیان میں کوئی فرق نہیں ہے

کتاب کو تحریر کرنے والے نے اس مقام پر یہ تحریر کیا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے

کا ہر ایک واسطے بالافراد مقرر کیا اور اسکے سمجھنے کا طریقہ بتا دیا تھان کہ میں اپنے
 اشعار میں حروفِ رمزی کو رمز استعمال کیا ہو معلوم ہو جاتا ہو کہ مراد اس حرف سے
 فلان قاری یا فلان اوی ہو یہ تو رموز مفرد ہیں کہ ایک ایک حرف بالافراد ہر ایک کے
 رمزی ہو اور رموز مرکبہ یہ ہیں ث مثلثہ رمزی ہر سہ ائمہ کو فہمین خ معجمہ رمزی ہوتا
 ائمہ کی سوا ہی امام نافع کے ذ معجمہ رمزی ہر سہ کو فہمین اور ابن عامر شامی کی خط
 معجمہ رمزی کو فہمین ابن کثیر کی کی خ معجمہ رمزی کو فہمین وابو عمرو بصری کی ش
 نقطہ دار رمزی حمزہ و کسائی کی صحبہ رمزی حمزہ و کسائی وابو بکر کی صحابہ
 رمزی حمزہ و کسائی و شخص کی عہدہ رمزی نافع و ابن عامر کی سہا رمزی
 نافع وابو عمرو و ابن کثیر کی حق رمزی ہے ابن کثیر وابو عمرو کی نفس رمزی ہے
 ابن کثیر وابو عمرو و ابن عامر کی حرمی رمزی ہے نافع و ابن کثیر کی حصن
 رمزی ہے نافع اور ہر سہ ائمہ کو فہمین کی احام نافع بیٹے ابو نعیم کے کنیت تھی
 ابو نعیم ہے لیکن اس کنیت میں اختلاف ہے اصفاہان کے رہنے والے تھے تہنگ
 آپ کا سیاہ تھا امام تھے مدینہ طیبہ میں بہت بڑی عمر پائی شتر تابعین سے
 پڑھائے تھے بن قعقاع شیبہ بن نصاح عبد الرحمن بن ہریرہ کے استاد و من میں
 ان لوگوں نے عبد اللہ بن عباس سے پڑھا و انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال دیکھا یہ تھا کہ جب کلام کرتے تھے سے مشک
 کی خوشبو آتی پوچھا کیا آپ خوشبو لگا کر پڑھانے کے جلوس فرماتے ہیں فرمایا نہیں لیکن

امام

دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ قرأت فرماتے ہیں میرے منہ میں
 جہی سے خوشبو آتی ہو مدینہ منورہ میں سے وہیں وفات پائی اوسکے بہت سے راوی
 ہیں مگر قالون اور ورسش دو راوی جلیل الکبریٰ مشہور ہیں قالون
 کی کنیت ابو سنان عیسیٰ بن ہنیاء لقب قالون ہے امام نافع نے لقب یا تھا یہ لفظ ترکی ہے
 اور معنی اس کے حیدر ہیں ورسش کی کنیت ابو سعید نام عثمان بن سعید مصر کے
 رہنے والے لقب ہرش یہ دونوں لقب مشہور ہیں بلا واسطہ نافع سے روایت کرتے ہیں
 امام ابن کثیر کی کنیت ابو عبد نام عبد اللہ ہے تابعی ہیں انار فارس سے
 دراز قد حیم گندم رنگ تھے انہوں نے صحابہ سے پڑھا اوسکے بھی بہت سے
 راوی ہیں یہ دو مشہور ہیں بزی کی کنیت ابو الحسن نام احمد بن محمد بن عبد اللہ
 بن لقاسم بن نافع بن ابی بزة اسی کی طرف نسبت ہے قبیل کی کنیت
 ابو عمرو نام محمد قبیل لقب ہے یہ دونوں باسناد ابن کثیر سے روایت کرتے ہیں
 امام ابو عمر و بن العلاء کی نام میں اختلاف ہے بعض نے کنیت ہی کو
 نام کہا ہے انہوں نے جماعت تابعین سے پڑھا ابو عمر دوری
 اور ابو شعیبہ موسیٰ اوسے بواسطہ یحییٰ زبیدی روایت کرتے ہیں ابو عمر کا نام
 حفص بن عمر ہے اور ابو شعیبہ کا نام صالح بن زیاد ہے دوڑ اور سوس دو موضع
 ہیں اونی کی طرف نسبت ہے امام ابن عامر کا نام عبد اللہ ہے دمشق
 کے رہنے والے تابعی ہیں صحابہ سے پڑھا اوسکے بھی دو راوی مشہور ہیں

هشام بن عمار اور ابو عمر و عبد اللہ بن احمد بن بشر ابن ذکوان
 باسناد ابن عامر سے روایت کرتے ہیں امام عاصم بیٹے ابو نعیم
 کے کنیت ابو بکر تابعی ہیں عبد اللہ بن حبیب السطی اور زید بن جہش سے پڑھا
 انھوں نے حضرت عثمان بن حضرت علی و ابن مسعود و ابی بن کعب و زید بن ثابت سے
 انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشہور راوی اسکے ابو بکر بن عیاش
 بن سالم کنیت سے مشہور ہیں اور حفص بن سلیمان انکی کنیت ابو عمرو ہی
 یہ دونوں بلا واسطہ امام عاصم کے شاگرد ہیں اور حفص ہی کی روایت اکثر
 رائج ہے امام حمزہ بیٹے حبیب الزیات کے کنیت ابو عمار ہی ابو محمد خلف
 بن ہشام البزار اور ابو عیسیٰ خلد ابن خالد الکوفی بواسطہ سلیم امام حمزہ سے
 روایت کرتے ہیں امام کسائی کی کنیت ابو الحسن نام علی بن حمزہ ہے
 ابوالکارت الیث بن خالد اور حفص دوسرے یہ دونوں اسکے
 شاگرد ہیں اور حفص ہی ہیں جو امام ابو عمرو سے ہی بواسطہ یحییٰ روایت
 کرتے ہیں مگر انکی روایت میں دوری کے رمضہ ہو اور انکی روایت میں
 ہے یہ مختصر حال جس سے نام و نشان ہر ایک قاری و راوی کا معلوم ہو
 لکھا گیا هذا و الا ان اشرع فی اصل المقصود وهو الاستعان بالمعبود

باب الاستعاذۃ

یہ باب اتھو بالہ پڑھنے کا وقت ارادہ تلاوت کے لئے کلام اور قول فصیل

اس باب میں یہ کہ سب قرآن کے نزدیک وقت ارادۂ تلاوت کے بلا خلاف
 ہر سے پڑھنا عموماً چاہیے اور افضل و مختار سب کے نزدیک یہ معینہ ہے
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ جیسا سورہ نحل میں وارد ہوا ہے ہر اگر اور
 الفاظ تنزیہ و تعظیم رب جل و علا پڑھاؤں جائز ہے جیسا احادیث میں کئی
 صحیفہ وارد ہوئے مگر الفاظ واردہ سے تجاوز نہ چاہیے اور بعض قرار کو پڑھتے
 سنا ہے کہ شیطان کی مذمت میں بہت سے الفاظ مثل کافر لعین مردود
 مرتد خبیث وغیرہ پڑھاتے ہیں اسکی ہر کو اجازت و روایت ہے نہ کسی اپنے
 اساتذہ سے سنا + آہستہ پڑھنا اور سکامروی ہو امام حمزہ اور امام نافع سے
 مگر حفاظ کا عمل اوپر نہیں ہے اور بعض نے عمل بھی کیا ہے ہر حال روایت
 اخلاقی روایت ضعیف ہے -

بَابُ الْبَسْمَلَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا دو سورہ کے درمیان روایت ہے تو نونکی
 اور قرأت کسائی و عاصم وابن کثیر کی ہے اور آخر سورہ کو اول سورہ ملا کر پڑھنا
 مذہب ہے حمزہ کا بدون قرأت بسم اللہ کے اور اسطرح ملا کر پڑھنا یا سکتے کناسورہ
 ختم کر کے اور پھر دوسری سورہ شروع کرنا مذہب ہے ابن عامر والی عمر و اور ورش
 راوی نافع کا پس جو کوئی ان دونوں کی قرأت یا ورش کی روایت میں پڑھے تو
 اسکو اختیار ہی چاہیے ملا کر پڑھے یا سورہ ختم کر کے سکتے کہ پھر دوسری سورہ شروع کرے

لیکن کتبہ مختار ہر وصل سے اور معنے سکتے کے میں کہ نہیں مگر اس لئے نہیں تو وقف
ہو جاوے گا یہی فرق ہو درمیان کتبہ اور وقف کے قرأت ابو عمرو و ابن عامر در روایت و قرآن
میں بعض اہل لدانے چار سورتوں کا بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب کہا ہے وہ سورتیں
پہلے قیامہ بلکہ تطفیف ہمزہ اور وہی بعض ان سورتوں میں سکتے کرتے ہیں
قرأت حمزہ میں ان سورہ برات کے اول میں بالاتفاق کسی کے نزدیک بسم اللہ
نہیں ہے خواہ ملا کر پڑھی جاوے یا ابتداء قرأت اس سے کیا جائے اور جب ابتداء قرأت
کسی سورہ سے سو اس سورہ برات کے کیا جائے تو بالاتفاق بسم اللہ پڑھنا ضرور ہے
اور جب ابتداء قرأت اجزاء سورہ سے ہوا تو میں اختیار ہے خواہ بسم اللہ پڑھے
یا نہ پڑھے اس کو پڑھ کر قرأت شروع کرے اور جب سورہ ختم کرے اس کے ساتھ
بسم اللہ پڑھ لی تو اب وقف جائز نہیں بلکہ ایسی صورت میں ضرور کہ اگر کسی سورہ
شروع کرے یا آخر سورہ ختم کرے ہی وقف کرے

سورة اقر القرآن

مَالِكٌ بِمِثْمٍ بِمَعْنَى بَابَاتِ الْفِ بَعْدَ مِثْمٍ عَاصِمٌ وَكَسْفِي كِي قَرَأَتْ هِيَ بَاتِي قَرَأَتْ
بِدُونَ الْفِ بَعْدَ مِثْمٍ بِمِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ
كِي جِهَانِ آوَسِ اَوْ كُو قَبْلَ سِينِ خَالِصٍ بِمِثْمٍ هِيَ بَاتِي قَرَأَتْ صَادِ خَالِصَةٍ اَوْ كُو قَبْلَ
اَوْ رَسْلَ لَفْظِ كِي صَادِ كُو بِشَامِ زَا مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ
هُوَ زَا مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ مِثْمٍ

بسم اللہ

سورة اقر القرآن

اذا کر تہین اور الفاظ میں کہیں اور نکی روایت میں اشام نہیں علیہم السلام
لہذا یہ ہر لفظ جس جگہ واقع ہوں بضمہ ہاقرات حمزہ ہر دو حالت وصل و
میں باقی قرار یکسرہ حرف ہا پر پڑھتے ہیں اور جو میم جمع کا قبل حرف متحرک کے واقع ہو
جیسے عَلَیْہِمْ اَنْعَمْتَ اَنْتُمْ وَاَبَاؤُکُمْ قرآن میں بکثرت واقع ہوا ایسے میم کو
بصلہ بضمہ میم کے ادا کرنا قرأت ابن کثیر کی ہے اور روایت قالون میں مخیر ہو
چاہو بصلہ ادا کر چاہو بے صلہ اور جو میم جمع قبل حمزہ قطعی کے واقع ہو جیسے
علیہم عائد مہم ایسی جگہ ورش بھی بصلہ ضمہ ادا کرتا ہے باقی قرایم جمع کو
ساکن ادا کرتے ہیں اور معنی صلہ کے یہ ہیں کہ ضمیر یا کسر کو ایسا پڑھاؤ کہ واویا
یا پیدا ہو اور صلہ بضمہ میم جمع کی صورت یہ ہوگی عَلَیْہِمْ اَنْتُمْ اور جو قبل حرف
ساکن کے واقع ہو تو کل قرأت بضمہ بدون صلہ ادا کرتے ہیں جیسے عَلَیْکُمْ اَلْعِیَاضُ
اور جو میم جمع قبل حرف ساکن اور بعد حرف ہا کے ایسی ہا کہ قبل اس کے کسرہ ہا
یا ساکنہ ہوا ایسے میم کو ابو عمر و یکسرہ پڑھتے ہیں حالت وصل و وقف میں اور
حمزہ و کسائی حالت وصل میں اس ہا کو بضمہ پڑھتے ہیں جیسے ہم الاصل
علیہم القتال یہ دونوں مثالیں میم جمع کے ہیں جو قبل حرف ساکن کے ہوا اور میم سے
پہلے ہا پر جو کہ بعد کسر یا یا ساکن واقع ہوئی ہے یعنی امام ابو عمر و حالت وصل و وقف میں ایسے
لفظ کو یکسرہ میم پڑھتے ہیں اور حالت وصل میں حمزہ و کسائی اس کی ہا کو ضمہ
سے ادا کرتے ہیں اور حالت وقف میں باتفاق کل قرار ہا کو کسر ہی ادا کرتے ہیں

باب اولاد خام الكبير في كلمة او في كلمتين

او غام کے معنی لغوی مترادف اور ادخال کے ہیں اور اصطلاح قرار میں حرف
 ساکن کے بعد بلا فصل تلفظ کرنا حرف متحرک کا ساتھ تشدید کے ایک مخرج سے
 اور ادغام دو قسم ہے ایک صغیر اور ایک کبیر کہ یہ وہ ہے کہ دو نون حرف متحرک ہو
 اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کریں اور صغیر وہ ہو کہ اول پہلوی سے ساکن ہو
 اس باب میں احکام ادغام کبیر کے بیان ہو گئے اور ادغام کبیر خاص مذہب امام ابو عمرو
 بن العلاء کا ہے اور انہیں کی قرأت میں یہ ادغام بروایت موسیٰ کیا جاتا ہے اور ابو عمرو
 متقارین اور ایک کلمہ اور دو کلموں میں ہوتا ہے پس ایک کلمہ میں یہ ادغام مثلاً
 تمام قرآن میں دو ہی افظ میں مروی اور معمول ہے ایک سورہ بقرہ میں مناسککم
 دوسرا سورہ مدثر میں ماسککم اور سوای ان دو لفظوں کے باعیننا اور جاہیم
 اور بشرکم وغیرہ میں اگرچہ بعض نے ابو عمرو سے ادغام روایت کیا ہے لیکن متروک
 ہے معتز علیہ نہیں اور جو ثلثین دو کلموں میں واقع ہوں پس ضرور حرف اول کا ادغام
 حرف ثانی میں کیا جاتا ہے جیسے یعلم ما بین فیہ حد طبع علی العفو
 وأمر وغیرہ کہ قرآن شریف میں اکثر واقع ہے بشرطیکہ حرف اول تا متکلم یا تا خطاب
 یا متون یا مشدود ہو جیسے کہ تبارک وتعالیٰ وراجع سلام تزیفات
 ان میں ادغام صغیر اور لفظ یخیر یا تبارک و تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ
 مذکور سے ثانی ہے مگر ان میں ہی ادغام نہیں ہے اس واسطے کہ کثافت نہیں ہوتی

مجموعی ہے اور اسکے بعد تشدید مشکل ہے اور جہان متکین سبع ہوں اس طرح سے کہ کلمہ
 اول کا حرف آخر کسی وجہ سے حذف کیا گیا ہو ایسی جگہ اظہار و ادغام ہر دو وجہ
 جائز ہیں جیسے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ فَإِنَّكَ كَافِرٌ بَالٍ لِّكُلِّ مَثَلٍ
 میں مبتنی اور یکن اور مخلو تھا ان کلمات کے آخر حذف ہوئے جب اجتماع متکین ہوا
 اور ياقَوْمُ مَنْ يَبْصُرُنِي وَيَا قَوْمُ مَالِي میں ادغام ہی چاہیے کیونکہ یا قومی
 کی یا نفس کلمہ کی نہیں ہے اور ال لَوِطِ کو جو بعض قرار نے باظہار بدون ادغام پڑھا
 یا بن وجہ کہ او میں حرف کم ہیں اور سکوا امام ابو عمرو دانی نے رد کیا ہے کیونکہ
 لَفْظٌ فَيَكُنْ ذَاكَ كَيْدًا وَلَئِنْ لَفْظٌ آتٍ سَبَّحَ كَمْ حُرُوفٍ فِيهِ اُو اُو کو کسی نے
 روات ابو عمرو سے باظہار نہیں پڑھا اور لفظ ہو ساتھ ہضم کے اسکے بعد اگر واو
 آوے جیسے هُوَ الْمَلَكُ هُوَ مَنْ يَأْتُرْ هُوَ اَوْتِنَا هُوَ جُودٌ وَغَيْرُ
 پس او میں بطریق امام شافعی کے ادغام ہی ہے اور ضمہ ہا کی قید اس واسطی لگائی
 کہ اگر ہا ساکن ہے جیسے هُوَ وَلَهُمْ وَهُوَ اَوْقَعْ هُوَ وَلَهُمْ اَلْيَعْلَمُ کہ یہ اوقات
 ابو عمرو میں ساکن ہے پس ہا ساکنہ سے بحث نہیں ہے اور جسکی ہضم ہو او میں بعض
 روات ابو عمرو نے اظہار کیا ہے اور وجہ اظہار کی یہ بیان کی ہے کہ جب او میں ادغام
 کریں گے تو پہلے واو اول کو ساکن کریں گے اور جب ساکن کریں گے تو وہ مدہ ہو جائیگا اور مدہ کا
 ادغام باتفاق جائز نہیں ہے دلیل ٹھیک نہیں کیونکہ یہ سکون عارض ہے اعلیٰ نہیں
 اور یہ وجہ منقص ہے یا قَوْمُ کے ادغام سے کہ اس میں باتفاق ادغام ہے حالانکہ

یہ جگہ اس کے لئے ہے
 اور اس کے لئے ہے
 اور اس کے لئے ہے
 اور اس کے لئے ہے

اوسمین بھی بعد اسکان کے یا راول مدہ ہو جاتی ہو اور والا لائی یٹسن میں اتفاقی
 ادغام نہیں ہے نہ صغیر بقاعدہ اجتماع مثلیں جسکے ادغام میں کل قرآن مستحق ہیں
 نہ کبیر امام ابو عمرو کے مذہب پر صغیر تو اس واسطے نہیں کہ سکون یا کا عارضی ہے
 کیونکہ اصل میں لائی یا بعد ہمزہ کے پہر یا تخفیفاً حذف ہوئی انقبض ہمزہ کا وہاں
 ہمزہ کو یا سے خلاف قیاس بلاتوا یا مبدلہ ہوئی ہمزہ یہاں سکون ہی اوسکا عارضی
 ہو گا کیونکہ اصل میں یہاں مثلیں ہیں جمع نہیں اور کبیر اس واسطے نہیں کہ یا یا اعتبار ذات
 کے عارض ہی کیونکہ مبدلہ ہی ہمزہ سے جب بھی اجتماع مثلیں نہیں ہوں پس اوس میں اعتبار
 ہی ہے تو احکام مثلیں کس بیان ہوئے اب متقاربین یعنی دو حرف قریب
 المخرج ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں اوس میں ادغام کبیر کا قاعدہ بیان ہوتا ہے
 اگر ایک کلمہ میں قاف اور کاف جمع ہوں تو قاف کا ادغام کاف میں کیا جاوے گا
 بشرطیکہ اقبل قاف کے حرف متحرک اور بعد کاف کے میم ہو جیسے یرزقکم و انفقکم
 خلقکم اور میثاقکم میں ادغام نہیں کہ اوس میں شرط اول نہیں اور نہ ذقت میں
 شرط ثانی نہیں اس واسطے ادغام نہیں پس ایک کلمہ میں ادغام متقاربین کا
 مذہب امام ابو عمرو پر قاف کا کاف میں بشرط مذکورہ کیا جاوے گا سوا ہی
 اوسکے اور حروف قریب المخرج کا ادغام ایک کلمہ میں نہوگا اور لفظ طلقن
 جو سورہ تحریم میں واقع ہے اوس میں ہر چند شرط ثانی مفقود ہے مگر اوس میں ادغام ہی
 کیونکہ وجہ تاثریت اور جمع کے کلمہ ثقیل تھا اس واسطے ادغام سے تخفیف کی گئی

اور جب دو حرف قریب الخرج دو کلموں میں ہوں تو شین مجملہ کا ادغام شین
 مجملہ میں فقط ایک جگہ سورہ اسرار لفظ ذی العرش سینہ میں اور حاطی کا ادغام
 عین مجملہ میں فقط ایک جگہ سورہ آل عمران لفظ خُجِجَ عَنِ النَّارِ میں اور جیم کا ادغام تاء
 میں فقط ایک جگہ سورہ معارج لفظ ذی العارج قصح میں اور شین مجملہ میں فقط
 سورہ فتح لفظ اُخْرِجَ شَطَاً میں اور ضاد مجملہ کا ادغام شین مجملہ میں فقط سورہ
 نور لفظ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ میں اور شین مجملہ کا ادغام زای منقوط میں فقط سورہ نور
 لفظ وَاذْ النُّفُوسِ وَجْهَاتٍ میں کیا جاتا ہو اور شین مجملہ میں سورہ مریم لفظ وَنُفُوسٌ
 الرَّاسِ شَبَابٍ میں اظہار و ادغام دو نون و جمع و ی میں اور کاف کا ادغام تاء
 میں اور عکس ل سا ہر جگہ بشرطیکہ ماقبل حرف مدغم کا متحرک ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ
 شَيْءٍ اور لَکَ ضُوءًا پس اگر ساکن ہوگا تو اظہار کیا جاوے گا جیسے فوق کل و
 علم اور الیک قال اور وال کا ادغام دس حروف میں ہر جگہ ہوگا ت س د
 ش ض ثا ن ذ ای صاد ظا جیم مثال ہر ایک کی التماس جدتک عداسنین
 انقلاند خلک شہد شاهد من بعد ضراء یرید ثواب شہد ذیبتہ
 نفقد صواع من بعد ظلمہ داؤد جالوت لیکن معلوم رہے کہ اگر وال مفتوح
 بعد حرف ساکن کے ہوگی تو بجز تاء ثنائہ کے اور کسی حرف میں مدغم نہوگی جیسے
 کا د تزیغ اور بعد توکید ہا اور بعد ضراء اور داؤد نزہا میں ادغام
 نہیں ہوگا کہ دو نون موانع موجود ہیں اور جو ایک شرط بھی مفقود ہوگی تب بھی ادغام

جیسے شہد شاہداور من بعد ذلك تار ثناء کا ادغام انہیں درج و مرتبہ کورہ
اور طامین ہوگا جیسے الشوكة تكون الصلحان سفند خلهم الذاریات ذرا
اربعہ شہداء والعادیات ضحا الصلحان ثم الزجرات نجرا المنیرات
صبھا الملئكة ظالمی مائة جلدة الملئكة طیبین اور لفظ حملوا التوراة ثم
اور اتوا الزکوة ثم اور واتى القرى اور فات القرى اور ولتات طائفة
مین اطهار وادغام ہر دو وجہ جائزین اور ایسی لقد جئت شیئا میں بھی رسول
وجہ جب انتر میں تار ثناء کا ادغام تار ثناء اور سین مہملہ اور ذال منقوطہ اور سین
مجموعہ اور فاء منقوطہ میں اور ذال کا ادغام صاد و سین مہملتین میں ہر جگہ ہوگا جیسے
حيث تؤمرون الحديث سنستدرجهم الحرف ذلك حيث شئتما
حديث ضيف اور ذال کی مثال فلتخذ سبيله ما اتخذ صاحبة الامم کا
ادغام راء میں اور راء کا لام میں ہر جگہ ہوگا جیسے سیغفر لنا کمثل ریح لیکن
جسوقت یہ دونوں حرف مفتوح بعد ساکن کے واقع ہوں گے اور سوقت اطهار
کیا جاوے گا جیسے الخید لعلکم رسول ربهم سو لفظ قال کے کہ اوسمیں لام
مفتوح بعد حرف ساکن کے واقع ہے مگر بوجہ کثرت دوران کے اوسمیں ادغام کیا
جاتا ہو جیسے قال ربہ قال لهم نون کا ادغام لام میں اور راء میں ہوتا ہے
جب نون بعد حرف متحرک کے ہو جیسے اذ تاذن ربکم لن نؤمن لعلنا ورجع
نون کے حرف ساکن ہوتا ادغام ہوگا جیسے يخافون ہم سوای لفظ نحن کے کہ

اوس میں جن احوال میں سکون کے ہو اور ادغام ہوتا ہو جیسے سخن لہ مسنون اور میم کو قبل
 ہا موحہ دے کے واقع ہو تو اس کا ادغام محضہ تو نہ ہوگا مگر اس کو ساکن کر کے خیشوم
 میں ادا کرینگے اور اس کو اخلا سے تعبیر کرینگے جیسے ادم بالحق اعلم بالشاکرین
 پس قرأت اظہار میں میم کو مفتوح پڑھینگے اور اس قرأت ادغام میں اس میم
 کو فتحی ادا کرینگے اور لفظ بعد ب من یشاء جہاں آوے تو باکو میم میں ادغام کرینگے
 یہ اصول ادغام کبیر کے بیان ہوئے تفسیر معلوم رہے کہ یہ احکام ادغام کبیر کی
 مثلین اور متقارین میں جو بیان ہو آوے میں بات ضرور ملحوظ رہے کہ حرف اول جب کا ادغام
 دوسرے میں کیا جاتا ہے تنوین والا یا جزم والا یا تشدید والا یا تار مخاطب نہو
 ورنہ پہر ادغام نہ ہوگا جیسے ولا نصیر لقد رجع لشد کنت ثاویا دخلت
 جنتک لم یؤت سعة یہ مجزوم کی مثال ہے علامت جزم اس میں متوطو ط حرف علت ہے
 اشد ذکرا اب تین قاعدے متعلق ادغام کبیر کے بیان ہوتی ہیں ایک یہ ہے کہ ادغام
 مانع امالہ نہیں ہے اوس حرف میں جہین بوجہ کسرہ کے امالہ ہو جیسے لا یلہ الا اللہ
 یہاں شبہ ہوتا تھا کہ ان الفاظ میں امالہ بوجہ کسرہ آخر کے ہو اور جب عمل ادغام کبیر کا
 اوس میں کیا تو اوس حرف کو ساکن کیا تو سبب امالہ جو کسرہ تھا وہ نہ رہا تو چاہیے کہ امالہ نہو
 لیکن ادغام مانع امالہ نہیں ہے کیونکہ جو واسطے ادغام کے ہو عارض ہے اس کا اعتبار
 نہیں پس ادغام کے ساتھ امالہ جائز ہے دوسرے یہ کہ جب حرف اول کو واسطے ادغام
 کے ساکن کریں اگر وہ مضموم ہو تو اوس میں اشمام اور روم دونوں اور جو مکسور ہو تو فقط

روم ہی اوسین جائز ہو مگر جب یا اوسیم ساتھ یا اوسیم کے لاقی ہوں اسکی چار صورتیں
ہیں ایک یہ کہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف با ہوں جیسے نصیب ہر جتنا آیا
اور اوسیم جیسے یعذب من یشاء تیسرے یہ کہ دونوں سیم ہوں جیسے یعلم ما لا یم
اور با ہوں جیسے اعلم بما ان چار صورتوں میں روم و اشام زمین اور باقی حروف میں
ہو اور معنی روم و اشام کے باب الوقف میں بیان ہوئے ہیں کہ اگر دو غام اوس حرف
کا جسکے قبل حرف صبیح سا کر ہو مشکل ہے پس اوس میں دو غام صبیح نہیں ہو سکتا مگر اوسکو
اختلاف تعبیر کرتے ہیں جیسے خذ العفو وأمر من بعد ظلمه فی المہد صبیحا
دارا لخلد جزاء من العلم مالک اس قسم کے کلمات میں حرف اول کا اختفا ہوتا ہے
اوسیکو مجازاً دو غام کہتے ہیں

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

مراد اس سے ہا ضمیر مذکر غائب ہو جو کہ اس ضمیر سے اشارہ طرف اسم غائب کیجاتا ہے
اسو اسطے اوسکو ہا کنایہ بھی کہتے ہیں جیسے بہ لہ علیہ فیہ اس باب میں اختلاف
قرآن و روایات کا صلہ و عدم صلہ ہا مذکور میں بیان ہو گا معلوم رہے کہ ہا مذکور کے
چار حال ہیں باعتبار قبل و بعد کے یا تو ہر دو متحرک ہوں جیسے یہ آن یوصل
ایسی صورت میں باتفاق قرار صلہ نہی جاتا ہے یعنی کسر ہا و سکا بڑھا یا جاتا ہے
کہ یا پیدا ہو یا ضمہ بڑھا یا جاو کہ وا پیدا ہو جیسے آماتہ فاقذوہ لیکن لفظ
یثودہ اور لا یثودہ سورہ آل عمران میں اور نولہ اور نصلہ سورہ نسائم

ہا کنایہ

اور نوٹ ہر نماز و جگہ آل عمران میں اولیک جگہ سورہ شوریٰ میں اور لفظ فالحہ
 سورہ نمل میں اور لفظ یتقہ سورہ نور میں اور لفظ یا تہ سورہ طہ میں اور لفظ
 میرضہ لکھ سورہ زمزم میں اور لفظ خیر ایدہ اور شاید سورہ زلزلا میں اور لفظ
 ارجہ سورہ اعراف اور سورہ شعرا میں اختلاف ہو بعض قرار اور روایات کا انہیں
 سے لفظ یوڈہ اور لایوڈہ اور نصلہ اور نولہ اور ہر سے لفظ نوٹہ میں امام حمزہ
 و امام ابو عمرو و ابو بکر راوی امام عاصم رحمہ اللہ ہا کو ساکن پڑھتے ہیں باقی قریباً
 کسرہ پڑھتے ہیں اور ان میں سے قالون راوی نافع کسرہ مخمسہ بلا خلاف اور شام
 راوی ابن عامر خلاف یعنی دونوں وجہ سے روایت کرتے ہیں کسرہ مخمسہ ہی اور ابیہ
 کسرہ ہی ابیہ و قرش و حص اور امام کسائی اور امام ابن کثیر اور ابن کثوان یہ
 سب ہا کو بصلہ کسرہ پڑھتے ہیں اور معنی اختلاس کے ہیں کہ تلفظ پوری حرکت کا نہ ہو
 و تلف حرکت کا تلفظ اور ایک ثلث ماقط ہو اور لفظ فالتوہ کی ہا کو حمزہ ابو بکر
 ابو عمرو و حص ہی ساکن پڑھتے ہیں اور قالون کسرہ مخمسہ اور ہشام بہر دو وجہ
 اور باقی کسرہ موصولہ اور کرتے ہیں اور یتقہ کی ہا کو ابو عمرو ابو بکر نے بلا خلاف
 ساکن حال و غلام راوی حمزہ و ثعلبی و یحییٰ ساکن ابی کسرہ موصولہ ہی اور حص سکون و اختلاس
 اور قالون کسرہ قاف و اختلاس کسرہ قاف اور ہشام کسرہ قاف و اختلاس کسرہ ہا بھی
 اور کسرہ موصولہ ہی اور باقی سب کسرہ موصولہ پڑھتے ہیں اور لفظ یا تہ جو سورہ
 طہ میں ہے اسکو سوسی راوی ابو عمرو نے باسکان اور قالون راوی نافع نے

بہر دو وجہ یعنی باختلاس کسرہ ہا و کسرہ موصولہ اور باقی کسرہ موصولہ پڑھا
 اور سورہ نعر میں لفظ یرجئہ لکھ کی ہا کو سو سی نے بلا اختلاف ساکن کیا ہے
 اور دوری اور ہشام نے دو دو وجہ سے دو کئی نے تو ساتھ اسکا ان بصلہ ضمہ
 اور ہشام نے ساتھ اسکا ان باختلاس ضمہ کے روایت کیا ہے اور امام حمزہ اور عاصم
 اور نافع نے اس لفظ کو ساتھ اختلاس ضمہ کے ہی پڑھا ہے اور امام ابن کثیر اور امام کسایی اور
 ابن فیکو ان نے ضمہ ہا کے صلہ ہی سے پڑھا ہے اور فقط ہشام نے سورہ زلزال
 میں ونون لفظ ہا کی ہا کو ساکن پڑھا ہے اور باقی سب نے بصلہ ضمہ پڑھا ہے اور لفظ
 ارجئہ کو قاتلون نے باختلاس کسرہ ہا اور ورش کسائی نے کسرہ موصولہ کہ تلفظ
 اسکا آخر یہی ہے اور ابن کثیر و ہشام نے ہمزہ ساکنہ و ضمہ ہا موصولہ ساتھ
 کے کہ تلفظ اسکا آخر یہی ہے اور ابو عمرو نے موافق ابن کثیر کے لیکن بضمہ غیر موصولہ
 اور ابن فیکو ان نے ہمزہ و کسرہ مختلفہ کے اور عاصم و حمزہ نے بدون ہمزہ و اسکا
 ہا پڑھا ہے ہر چند کلمات مذکورہ میں ماقبل اور مابعد ہا کا متحرک تھا کایہ مقتضی اس امر کا
 تھا کہ باتفاق قرار و روات بصلہ ضمہ و کسرہ پڑھتے لیکن ان کلمات محدودہ مخصوصہ
 میں جس قدر اختلاف تھا بیان ہوا کہ اس اختلاف پر نظر رہے اور یہ چند کلمات معلومہ
 اوس کلیہ سے مستثنیٰ سمجھیں دوسرا حال ہا ضمیر کا یہ ہے کہ ماقبل و مابعد ہر دو ساکن یا
 ماقبل متحرک اور مابعد ساکن جیسے منہ الانہار اور ربہ الاعلیٰ ان دونوں صورتوں
 میں اتفاق صلہ نہیں ہے فقط ایک جگہ سورہ ہجس میں لفظ عَنَّا نَدَّاهِیْ خاص روایت ہے

میں بار موصول ہوا اور پہلی مشددی شکل حال ہے کہ قابل ساکن اور با بعد متحرک ہو گیا
 فیہ ہڈ اس صورت میں قنبا بدوین غلطہ اور امام بن کثیر بصلہ پڑھتے ہیں اور سورہ فرقان
 لفظ فیہ مہانا میں جنس راوی غاصم بھی جہا میں اللعین غلاف اصل خود صلا دیتا ہے

باب المد والقصر

مد و قسم ہر ایک اصلی سکون طبعی ہی کہتے ہیں اسکی مقدار دو حرکت یعنی ایک الف
 کہ حروف کی بنا اور طبیعت اسکو مقتضی ہو ایسی ہر دو حروف میں بھی کیسے کہتے
 حروف سے کم اور قدر مذکور سے کم کرنا خطا ہے دو سرفری سکون اصطلاحی کہتے
 ہیں کہ جو جو سبب کے حروف مدولین ہر دو حروف میں کو مقتضی مد اصلی سے
 زیادہ بڑھاوین اس میں مد سے مراد وہی مد فرعی ہے اور قصر سے مراد ترک اور
 زیادت فرعی کا ہر مد فرعی کے دو سبب ہیں ایک ہونا ہمزہ کا مقدم یا نوخر حرف مد سے
 متصل یا منفصل تو سراسر سکون لاحق لازم ہو خواہ عارض جب ان سببوں میں سے کوئی
 سبب پایا جاو اس وقت حروف مدولین ہر دو حروف میں کی کشش میں مقدار اصلی پر
 زیادت کجانی ہو اس زیادت اور ترک زیادت مذکورہ کے احکام اور اختلاف قراء
 روات اسباب میں بتوقیق اللہ تعالیٰ ذکر کیے جاتے ہیں الف ہمیشہ
 ساکن اور ما قبل او کا مفتوح ہو تا ہو یا ما قبل مکسور و او ما قبل مضموم یہ دونوں
 اس صورت میں حرف مدولین کہلاتے ہیں اور جب ما قبل واو اور یاء کا مفتوح ہو
 تو یہ دونوں حرف لین ہونگے پس جب ہر حرف مد کے ایک کلمہ میں ہمزہ آوے

شاء سوء جی تو زیادہ کہینچا جاو گیا ہر ایک ان حروف کا مقدار اصلی سے
اور اس کا نام متصل ہے اس لیے کہ حرف تہ اور حمزہ متصل ایک ہی کلمے میں واقع ہو کر ضرور
نہیں کہ حرف کسبت میں موجود ہو بلکہ پڑھنے میں آنا اور سکا چاہیے جیسے ہلن وقل
یا ورسولہ اسحق کریمان یا یا و او مر سوم نہیں مگر پڑھنے میں آتی ہو پس کیا
جاوے گا جانتا چاہیے کہ یہ متصل میں باتفاق قرار بعد عمل زیادت
مد کا مقدار اصلی سے ہے لیکن مقدار زیادت میں تفاوت ہو ابو عمرو قالون
و ابن کثیر کے نزدیک مقدار زیادت کی ایک الف اور نصف ہو اونکی قرارت میں مد متصل
بمقدار دو الف و نصف الف کے کہینچا جاو ایک الف تو مد اصلی اور ڈیرہ الف
مد زائد اور نزدیک امام عاصم کے دو الف و نصف ہو اونکی قرارت میں مد متصل تین
الف اور نصف کے مقدار کہینچا جاو اور ورش و حمزہ کے نزدیک تین الف ہو
اونکی قرارت میں چار الف ہوئے اور ابن عامر و کسائی کے نزدیک دو الف مقدار
مد زائد کی ہے اونکی قرارت میں تین الف کے برابر کہینچا جاو لیکن طریقہ امام شاطبیؒ
کا مد کی کشش میں یہ تھا کہ دو طریق سے ادا فرماتے تھے ورش و حمزہ کی قرارت میں
طولی بمقدار الف اور باقی کل قرارت کی قرارت میں اوس سے کم وسطی طریقہ رکھتا
پس جو شخص شاطبیہ کو اپنا معمول بکرے او کو چاہیے کہ اوپر عمل کرے اور کتب ائمہ
مستقدمین میں اور قرار عراق کا عمل یہ ہے کہ باتفاق کل قرار مد متصل میں مد طولی
بہ شباع کیا جاو اور لفظ طو کا جو شاطبیہ میں ہے وہ عام ہو پس یہ عمل بھی بوجہ

لفظ کے مخالف شاطبیہ نہیں اور بعض کے نزدیک وہ خلاف اور تفاوت جہد کو ہوا
 اور کاجرا منفصل میں کیا گیا ہے میلان علامہ حمزہ کا اور طرف ہر جیسے علامہ
 شاطبی نے اختیار کیا ہے لیکن تفاوت مذکور کو ہی جائز کہا ہے اور جو حرف مد آخر کلمہ اور
 اول کلمہ آخری میں واقع ہو تو اسکو منفصل کہتے ہیں جیسے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ** امریکہ
اللَّهُ فِي آيَاتِهَا اس کو سوسے راوی ابو عمرو اور ابن کثیر نے باعلاظ قصر سے پڑھا
 یعنی زیادت مد اور مد اصلی کے نہیں کی اور قانون اور دوری نے بہر دو وجہ یعنی
 بدو بقصر پڑھا ہر باقی سب نے متصل اور منفصل دونوں کو زیادت مد ادا کیا ہے یہ تو
 حکم اوس ہمزہ کا تھا جو بعد حرف مد کے ہو تو جو حرف مد واقع ہو بعد ہمزہ ثابتہ یا
 ہمزہ منغیرہ کے جیسے ان میں یہ مثال ہمزہ ثابتہ کی ہے اس ہمزہ میں
 تغیر نہیں اور **هَؤُلَاءِ الْهَذَاهُ** یہ مثال ہمزہ منغیرہ کی ہے کہ آیت کا ہمزہ یا سے بدل لیا گیا
 نزدیک بعض قرار کے ایسی صورت میں کل قرار کے نزدیک قصر جو بعضی مقدار مد
 اصلی سے اوس میں مد نہ نہیں ہے لیکن بعض طرق روایت ورش میں مد طویل اور
 متوسط مروی ہو ای پس جو حرف مد بعد ہمزہ ثابتہ یا منغیرہ کے واقع ہو اوس میں
 ورش سے تین وجہ جائز ہیں قصر موافق کل قرار کے مد طویل موافق مقدار زیادت
 ورش مد متوسط میں القصر والطول مگر یا لفظ اسرائیل کی مستثنی ہے ہر چیز یا حرف مد
 ہے بعد ہمزہ کے واقع ہے مگر اوس میں ورش سے قصری مروی ہے اور وہ ہمزہ جو مد سے
 قبل ہو اور اوس ہمزہ سے قبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے لفظ **قُرْآن** یا لفظ **مُسْلُو**

بہر دو وجہ یعنی بدو بقصر پڑھا ہر باقی سب نے متصل اور منفصل دونوں کو زیادت مد ادا کیا ہے یہ تو حکم اوس ہمزہ کا تھا جو بعد حرف مد کے ہو تو جو حرف مد واقع ہو بعد ہمزہ ثابتہ یا ہمزہ منغیرہ کے جیسے ان میں یہ مثال ہمزہ ثابتہ کی ہے اس ہمزہ میں تغیر نہیں اور هَؤُلَاءِ الْهَذَاهُ یہ مثال ہمزہ منغیرہ کی ہے کہ آیت کا ہمزہ یا سے بدل لیا گیا نزدیک بعض قرار کے ایسی صورت میں کل قرار کے نزدیک قصر جو بعضی مقدار مد اصلی سے اوس میں مد نہ نہیں ہے لیکن بعض طرق روایت ورش میں مد طویل اور متوسط مروی ہو ای پس جو حرف مد بعد ہمزہ ثابتہ یا منغیرہ کے واقع ہو اوس میں ورش سے تین وجہ جائز ہیں قصر موافق کل قرار کے مد طویل موافق مقدار زیادت ورش مد متوسط میں القصر والطول مگر یا لفظ اسرائیل کی مستثنی ہے ہر چیز یا حرف مد ہے بعد ہمزہ کے واقع ہے مگر اوس میں ورش سے قصری مروی ہے اور وہ ہمزہ جو مد سے قبل ہو اور اوس ہمزہ سے قبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے لفظ قُرْآن یا لفظ مُسْلُو

اور جو حرف مد واقع ہو بعد حمزة وصل کے جیسے انت اذن او تن جب ابتداء
 کیجاوے ان کلمات کے ساتھ حمزة وصل کے اور پڑاخذ کم الا ان ج میں حمزة
 استفہام ہے اس کے الف آخر کا مد اور عا کا اولیٰ مین و او کا مد ان حرف کو
 اوس قاعدے سے مستثنیٰ کیا ہے اور وجہ استثنا اور اختلاف اہل داکا کہ کسی نے
 کل کو مستثنیٰ کیا ہے اور کہنے بعض کلمات مذکورہ کو مستثنیٰ کیا اور بعض میں ہر قسم
 وجہ مدورش کی جائز رکھے کتب ائمہ میں مبیوط مذکورین یہ احکام اوس کے بیان
 ہوئے جو بسبب حمزے کے تھا اب دوسرا سبب مد کا جو سکون لاحق لازم یا عارض
 ہے ذکر کیا جاتا ہے پس جب حرف مد کے بعد سکون لازم ہو جیسے الضالین الطامع
 دابة حاجه وغیرہ اس میں اتفاق کل قرار دیا جاتا ہے اور جو سکون عارض ہو
 یعنی اصل میں تو حرف متحرک ہو اور واسطے وقف کے اس کو ساکن کرین اور اس میں
 مد طویل اور متوسط تو اصل میں اور قصر ہی جائز ہے پس مد سکون عارضی وقفی
 میں یہ تین وجہ ممول بہین پھر اگر حرف موقوف علیہ پر حرکت ضمہ و رفع کی ہو تو
 او میں سات وجہ ہیں طول و توسط و فخر ساکن محذو اور یہی تین وجہ باشند
 اور فقط قصر مع الروم کہ وہ میں فقط بعض حرکت کا تھا ہی جو موقوف پورا سکون
 پایا گیا تو بحال ہے و مد نہ طویل و نہ میانہ و نہ فقط قصر ہو گا اور اگر حرف موقوف غنیہ
 سکون سے حرکت ہو تو فخر ساکن و مد نہ طویل و نہ توسط و نہ قصر ساکن محذو اور
 مد نہ طویل و نہ میانہ و نہ فقط قصر ہو گا اور اگر حرف موقوف غنیہ

تین چہرے میں قنوط و قصر باسکان محسوس ہیں دوم و اشہام دونوں نہیں مآورد
 مقطعات فواتح سورین جو حرف تین حرفی لفظ ہر ساتھ حرف مد و سکون کے جیسے
 لام میم کات صاد سین قات نون اوغین باتفاق قرار شد شیع یعنی مد
 طویل ہے الکا سکون ہی لازم ہے کہی منفک نہیں ہوتا اور لفظ عین
 میں بلیرف لین ہے پس دونوں وجہ جائز ہیں مد طویل اور متوسط مگر افضل مد طویل
 ہے اور جو حرف دو حرفی ہوا مثل سور میں واقع ہیں جیسے طاب یا آ یا آ حائز
 باتفاق قصر ہے اور لفظ الف میں ہر چند تین حرف ہیں مگر اس میں مد نہیں ہے
 یہ احکام مد حرف مد لین کے بیان ہوئے اور اگر حرف لین یعنی واو یا یار
 یا قبل مفتوح کے بعد ہمزہ ایک کلمے میں آوے جیسے شیخ اور ظن الشوہ
 تو حالت وصل و وقف دونوں میں ورش کے نزدیک ایسے کلمے میں مد طویل اور
 متوسط دونوں وجہ ہیں اور جو بعد حرف لین کے سکون وقفی آجاء تو کل قرار
 کے نزدیک یہ دونوں وجہ جاری ہیں خواہ ہمزہ حرف موقوف علیہ ہو اور یا کوئی
 حرف ہو اور سقوط مد کا ہی مروی ہو کل قرار سے ایسے مقام میں لیکن ورش سقوط
 مد میں موافق ہے کل قرار کے اور جگہ کہ حرف موقوف علیہ ہمزہ نہ ہو اور جو ہمزہ ہوگا
 تو اوغین ورش کے نزدیک دو ہی وجہ ہیں طول یا متوسط پس اگر حرف لین کے بعد
 سکون وقفی آوے اور حرف موقوف علیہ ہمزہ نہ ہو تو اوغین و اشہام و اشہام
 تردد بین طول و متوسط و قصر رہے جائے مگر ان تینوں میں ہمزہ نہ ہو تو اوغین و اشہام و اشہام

قنوط و قصر
 باسکان

قصر مع الروم اور ورش کے نزدیک طول و توسط باسکان مجر داویر یعنی وجہ باشام
 اور یہی دو وجہ مع الروم ہو گئی کیونکہ اس کے نزدیک سبب کا ہمزہ ہی سکون نہیں
 اس کے نزدیک اس صورت میں نہیں ہوا اور جو حرف موقوف علیہ ہمزہ مکسور ہے
 تو کل قرار کے نزدیک ہر سہ وجہ باسکان مجر داویر قصر مع الروم مگر ورش کے نزدیک
 دو ہی چیزیں طول و توسط باسکان مجر داویر مع الروم اور جو سو ای ہمزہ کے اور کوئی
 حرف موقوف علیہ ہو تو ورش موافق یہی کل قرار کے قصر میں ہی اور لفظ سوطا
 جو سورہ اعراف میں اسمین واو حرف لین ہوا اور بعد اس کے ہمزہ او سمین و ریش سے
 خلاف مروی ہے بعض نے مداور بعض نے قصر نقل کیا ہوا اور لفظ موؤدہ کے
 واو اول اور لفظ موؤلا کے واو میں کل قرار کے نزدیک قصر ہی ہوا اسمین
 ورش مخالف ہے اپنی اصل کے دو کلمے اس کے قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +

باب الطعن تین من کلمۃ

اس باب میں احکام دو ہمزوں کے جو ایک کلمے میں جمع ہوں بیان ہو گئے اجتماع
 ہمزتین کا ایک کلمے میں نظم قرآنی میں تین طرح ہے اول مفتوح ۱ اندر ہم اول مفتوح
 دوسرا مکسور اثنا اول مفتوح دوسرا مضموم ۲ انزل ایسی صورت میں ہمزہ ثانیہ کو
 امام نافع و ابن کثیر و ابو عمرو نے تسبیل ادا کیا ہوا اور ہشام راوی ابن عامر نے
 فقط ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو بہر دو وجہ یعنی تسبیل و تحقیق پڑھا ہوا اور معنی تسبیل کے
 یہ ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ میں الهمزة والالف اور مضمومہ میں الهمزة والواو اور مکسورہ میں

الحزہ والیاراد کیا جاوے ہمزہ جو جس کے سے ادا ہوتا ہو وہ نرم ہر نرم ادا ہو اور
 تسہیل کو مطلق تغیر خواہ تسہیل مذکور خواہ حذف خواہ بدل میں ہی مستعمل کرتے
 ہیں ناسیوا سے قرآن مصرعین قلیلین وایت ورش ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو محض الف سے
 بدلتے ہیں اور بغداد میں روایت ورش میں ہمزہ مفتوحہ کے تسہیل میں میں کرتے
 ہیں اور قالون و ابو عمرو و ہشام ہر سہ ہمزہ مفتوحہ و مکسورہ و مضمومہ میں دونوں
 ہمزہ کے درمیان بمقدار ایک الف کے مد کرتے ہیں ادخال الف میں الحزہ میں ای
 مد سے عبارت ہے اور قبل ہمزہ مکسورہ کے ادخال الف میں فقط ہشام کو اور قبل مضمومہ
 کے ہشام و ابو عمرو دونوں کو خلاف ہی یعنی مد اور ترک دونوں جہ اول سے مروی ہیں
 پس معلوم ہوا کہ جب دو ہمزہ ایک کلمے میں جمع آویں اور او سکی تین صورتیں ہیں
 جو او پر ذکر ہوئیں تو تسہیل ہمزہ ثانیہ مذہب امام تاقع و ابن کثیر و ابو عمرو کا ہے
 اور ابن ذکوان راوی ابن عامر و ہر سہ امہ کو فین یعنی عاصم و حمزہ و کسائی کا مذہب
 ہمزہ ثانیہ کی ہی تحقیق ہے اور ہشام راوی ثانی ابن عامر کو تحقیق و تسہیل میں
 فقط ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کے خلاف ہے اور ادخال الف میں الحزہ میں قالون
 کو خلاف نہیں ہمزہ مکسورہ کے قبل ادخال میں فقط ہشام کو اور مضمومہ کے قبل
 ہشام و ابو عمرو کو خلاف ہے اور ناقلین روایت ورش کو ہمزہ مفتوحہ کے بدل
 اور تسہیل میں میں میں خلاف ہے پس قالون کی روایت میں میںوں صورتوں میں

بادخال الف بین الحزین و تسبیل ہمزہ ثانیہ بلا خلاف پڑھا جاو فقط لفظ
 ائمہ میں بروایت قالون ادخال الف نہیں ہو ہشام کی روایت میں لفظ
 ائمہ میں بخلاف مروی اور بموجب مذہب بعض نحویین و اختیار بعض قرار کے
 قرأت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو میں اس لفظ میں ہمزہ ثانیہ کا ابدال یا سے جائز
 ہے اور خاکسار نے اس لفظ ائمہ کو روایت قالون میں تسبیل ہمزہ ثانیہ پڑھا ہے
 اور ضبط اور روایت محررہ فقیر میں وجہ ابدال نہیں ہے اور روایت ورش میں
 یاء و ادخال الف و تسبیل ہمزہ ثانیہ مضمومہ و کسورہ بلا خلاف و ابدال ہمزہ مفتوحہ
 یاء و تسبیل میں میں بخلاف پڑھیں اور ابن کثیر کی قرأت تسبیل ہمزہ
 ثانیہ بدون ادخال الف بلا خلاف مروی اور ابو عمرو کی قرأت بادخال الف قبل
 ہمزہ و کسورہ بلا خلاف اور قبل مضمومہ بخلاف و تسبیل ہمزہ ثانیہ ہو ہشام
 راوی ابن غامر کو فقط تسبیل و تحقیق ہمزہ ثانیہ مفتوحہ میں اور ایسی ہی ہمزہ کسورہ
 و مضمومہ کے قبل ادخال الف میں خلاف ہو لیکن سات جگہ کہ ہمزہ ثانیہ کسورہ ہو
 ہشام نے بلا خلاف دیکھا ہے ایک سورہ مریم میں اِذَا كُنَّا تُرَابًا و جگہ سورہ
 اعراف میں اِنَّكُمْ لَنَّاَتُونَ الرِّجَالَ و اور اِنَّ لَنَا لَاجْرًا اِیْکَ جگہ شعراء میں
 اِنَّ لَنَا لَاجْرًا و اور دو جگہ صفات میں اِنَّکَ لَمِنَ الْمَصْدِقِیْنَ و اور اِنَّکَ
 لَیْلٌ و اور ایک جگہ سورہ فصلت میں اِنَّکَ لَتَکْفُرُوْنَ و اور اس اخیر حرف میں تسبیل
 ہمزہ ثانیہ ہی بخلاف مروی ہے ہشام سے ہے ابن ذکوان راوی ثانی ابن عباس

اور ہر سہ ائمہ کو فہم ہونے کی قرابت تحقیق ہر دو حمزہ بدون ادخال الف میں الہمزین
ہو اور حمزہ اولیٰ کی تحقیق میں کسی کو خلاف نہیں ہے یہ ہر ایک کے اصول اور ہمزتین
کے جو ایک کلمہ میں جمع ہوں بیان ہو اب وہ کلمات مخصوصہ جن میں جس کسینو مفتوح
اپنی اصل کی کی ہر بتائے جاتے ہیں کہ موافق اصول ہر ایک کے انہیں
عمل کیا جاوے بلکہ وہ کلمات ان اصول مذکورہ سے مستثنیٰ سمجھے جائیں
اور معلوم رہے کہ فلان قاری یا راوی کی اصل تو یہ ہے لیکن فلان جگہ
اوسنے خلاف اصل خودیون پڑھا کہ عالم و متعلم دھوکا کھائیں اور روایت و
قرابت ہر ایک راوی و قاری کی محفوظ رہے جیسے مثلاً حفص کی اصل میں ہا
ضمیر میں جسکے قبل ساکن ہوصلہ تھا مگر اوسنے لفظ فیتہ مہانامہ میں خلاف
اصل خود صلہ کیا ہر ایک کلمہ **ءَاٰتِیْہِ** سورہ فصلت میں تحقیق ہمزتین پڑھا
امام حمزہ و کسائی و ابو بکر نے اور ہشام نے اول حمزہ و کسا قط کیا ہو اور ابن
فکوان و حفص نے خلاف اصل خود حمزہ ثانیہ کی تسہیل کی ہے اور باقی نافع و ابن
کثیر و ابو عمرو نے تسہیل حمزہ ثانیہ اور انہیں سے قالون و ابو عمرو نے با دخل الف
بین الہمزین بحسب اصول خود پڑھا ہر اس لفظ میں ابن فکوان و حفص نے اپنے اصل قاری
مخالفت کی ہو کہ انکی اصل میں تحقیق ہمزتین تھی مگر بیان تسہیل حمزہ ثانیہ کی اور ہشام
کی روایت میں تحقیق و تسہیل حمزہ ثانیہ مفتوحہ ہر دو وجہ اور مدین الہمزین تھا ہر ایک
اوسنے حمزہ اولیٰ کو ساقط کیا اور لفظ **اَذْهَبْتُہُ** سورہ احقاف میں دو حمزہ پڑھا

ابن عامر اور ابن کثیر نے ابن کثیر ثانیہ کی تسہیل بدون ادخال الف اور شہام
 ہر دو وجہ یعنی بتحقیق و تسہیل ثانیہ با دخال الف اور ابن کثیر کو ان بتحقیق ہمزہ میں
 بدون ادخال الف پڑھتے ہیں اور باقی قرار فی یک ہمزہ پڑھا ہے اور لفظ ان کان
 سورۃ نون میں یہ ہمزہ بتحقیق ہر دو بلا مد پڑھا حمزہ و ابو بکر شعبہ نے اور ابن عامر نے
 ہر دو ہمزہ تسہیل ثانیہ لیکن ابن کثیر کو ان نے بدون مد اور شہام فی مع المد پڑھا پس ابن
 کثیر کو ان سے تسہیل میں مخالفت اصل ہوئی اور شہام سے تحقیق و تسہیل ہر دو وجہ میں
 میان و تحقیق ترک ہو کر ایک ہی وجہ تسہیل معین ہی اور لفظ ان یؤتی سورۃ آل
 عمران میں ابن کثیر نے ہمزہ بتحقیق اولی و تسہیل ثانیہ بدون مد پڑھا باقیہ میں نے
 بیک ہمزہ اور لفظ امنتم بہ اور امنتم لہ سورۃ اعراف اور طہ اور شعرا میں
 دراصل ء امنتم ہمزہ تھا اور جب ہمزہ استفہام اوپر داخل ہوا تو اوسمیں تین
 ہمزہ جمع ہو گئیں ہمزہ ثانیہ جو فاعل ہے او کو با اتفاق کل قرار نے بابدال الف
 پڑھا ہے اور بعد تحقیق ہمزہ اولی کے جو استفہام کا ہے ہمزہ ثانیہ کو بھی محقق پڑھا
 حمزہ و کسانی و ابو بکر شعبہ نے موافق اپنے اصول کے اور باقیہ میں نے ہمزہ ثانیہ کو
 تسہیل میں پڑھا ہے مگر قبیل اور جس کا اختلاف بیان ہوتا ہے قبیل نے سورۃ
 طہ میں باسقاط ہمزہ اولی و تحقیق ثانیہ اور سورۃ اعراف میں بحالت وصل نہایت
 توقف ہمزہ اولی کو بابدال واو اور سورۃ ملک میں جو لفظ ء امنتم ہمزہ ہر
 اوسمیں بھی بحالت وصل باقبل بابدال واو پڑھا ہے قال فرمھوں ء امنتم اور

وَلَکِنَّ الشُّكْرَ وَأَمْنٌ بِحَالَتِ وَصَلِ قَبْلِ کِی رَوایت ہو اور بصورت وقف
 اعراف میں باسقاط اولے و تحقیق ثانیہ اور سورہ ملک میں تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ
 ہو اور حفص نے طہ اور اعراف اور شعرا میں باسقاط اولی و تحقیق ثانیہ پڑھا ہے جس
 واضح ہو کہ لفظ ءَامَنٌ مُمْتَمِعٌ سورہ اعراف میں چار قراءات میں تحقیق اولی و تسہیل
 ثانیہ قراءت نافع و ابو عمرو و ابن عامر اور روایت بڑی ہو اور باسقاط اولی و تحقیق
 ثانیہ روایت حفص اور ورش کی ایک وجہ بھی موافق حفص کے ہے جب مصرعین کے
 طریق پر ہمزہ ثانیہ الف سے بدل لاجا و پہر بعد ابدال وہ الف حذف کیا جاوے گا
 بسبب اس الف کے جو بدلہ ہو ہمزہ ثانیہ سے نزدیک کل قراء کے پس لفظ دونوں کا
 ایک ہو گا لیکن ماخذ الگ الگ ہے کیونکہ حفص کی اصل یہ ہے باسقاط اولی و تحقیق ثانیہ
 ہے اور ابدال ثانیہ میں سب متفق ہیں اس کے نزدیک ایک ہمزہ اور دوسر الف لفظ
 میں ہوا اور ورش کے نزدیک تحقیق اولی و ابدال ثانیہ الف سے اس وجہ میں ہو یہ
 بہ سبب متفق علیہ کے یہ الف حذف ہوا تو اس وجہ میں اس کے نزدیک بھی ایک
 ہمزہ اور دوسر الف ہو لفظ میں مگر یہ موافقت ورش کی حفص کے ساتھ جب
 ہوگی کہ یہ لفظ ورش کی روایت میں بقصر پڑھیں اور جب متوسط یا طویل پڑھا
 کہ ایسی لفظ میں ورش سے تینوں وجہ جائز ہیں اور وقت موافقت نہوگی اور
 بابدال ہمزہ اولی ہو او مفتوحہ تسہیل ثانیہ پر روایت قبیل بصورت وصل اور تحقیق
 ہر دو ہمزہ قراءت حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ ہے اور لفظ ءَامَنٌ مُمْتَمِعٌ سورہ طہ میں

قرائت میں تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ قراءت نافع و ابو عمرو و ابن عامر و روایت
 بزی ہر اور باسقاط اولیٰ و تحقیق ثانیہ روایت قبل و خص و تحقیق ہر دو حمزہ
 قراءت حمزہ و کسائی و شعبہ ہر اور لفظاً امنتم کہ سورہ شعرا میں بی تین قراءات
 تین تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ قراءت ہے نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر کی اس میں
 قبل کو خلاف نہیں اور باسقاط اولیٰ و تحقیق ثانیہ روایت خص و تحقیق ہر دو حمزہ
 قراءت حمزہ و کسائی و شعبہ ہر اور معلوم ہو چکا کہ حمزہ و ثانیہ ان کلمات میں باتفاق
 کل قرار مبدلہ ہے الف سے ہر تین اولین میں جس قدر باہم اختلاف تھا بتوفیق
 اللہ کلام کو مبرا اور ورش کا وہ قاعدہ کہ جو حرف مد بعد حمزہ ثابت یا منغیر کو مبرا و
 طول و توسط و قصر بر سرہ ہر میں اس لفظ میں جاری ہو سکتا ہے اور لفظاً امنتم
 سورہ ملک میں دو حمزہ ایک کلمہ میں ہیں اس کے احکام معلوم ہو چکے مگر اس لفظ
 خاص میں اہمال حمزہ اولیٰ ہو اور مفتوحہ حالت وصل میں بروایت قبل
 ایک صورت اور ہر اس واسطے بنظر اتخاضار و زیادت و توضیح پھر بیان ہوتا ہے
 کہ اس لفظ خاص میں چہ قراءات ہیں ایک تو تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ
 مع المد میں الہمز تین قراءات ابو عمرو و روایت قالون و ہشام ہے دوسرے
 تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ بدون مد روایت ورش و بزی تیسرے تحقیق اولیٰ
 و ابدال ثانیہ بالف روایت ورش بطریق مصرعین چوتھے اہمال اولیٰ ہو اور
 مفتوحہ و تسہیل ثانیہ بدون مد حالت وصل میں بروایت قبل پانچویں

تحقیق اولی و ثانیہ اور مدور میان دونوں کے روایت ثانیہ ہشام چھپے تحقیق
 ہمزتین دونوں مقررات کو فیمن ہارن کو ان سے اور ایک صورت ساتوین یہ ہو سکتی
 ہو کہ اگر قبل کی روایت میں وَاَلِیَّہُ النُّشُورِ پوقف کیا جاوے تو او سے ابدال
 نہوگا بلکہ تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ موافق اصل قبل پڑھینگے اور اگر ہمزہ وصل
 واقع ہو مدور میان لام تعریف اور ہمزہ استنہام کے اور یہ جماع ہمزہ وصل کا کہ
 داخل ہوا ہر لام تعریف پر ساتھ ہمزہ استنہام کے چہ جگہ ہو باتفاق کل قرار دو
 لفظ ذَا الدَّنِّ کَرِیْمٍ سورۃ انعام میں اور دو لفظ اَلْاَن اور ایک لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
 سورۃ یونس میں اور ایک لفظ اَللّٰہُ خَیْرٌ سورۃ نحل میں اور ساتواں لفظ
 جو خاص قرأت ابو عمرو میں ایسا ہی ہے وہ یہ ہو مَاجِئٌ مِّنْ اَلسَّحَابِ
 سورۃ یونس میں پس ان کلمات میں بھی دو ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہیں مگر ان میں
 وہ اصول مذکورہ جاری نہیں بلکہ ان کلمات میں کل قرار سے دو طریق ہر دو
 ہیں ایک تو تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ دوسرا ابدال ہمزہ ثانیہ الف سے اور اس میں
 مطلوب کرنا سبب سکون لاحق کے اور طریق ابدال مذکور پہلے سے نزدیک تسہیل
 سے اور ان کلمات میں بطریق تسہیل بقراءت ابو عمرو روایت قالون و ہشام
 بین الخمرین مدنوگا جیسا کہ اصول مذکورہ میں ہوتا تھا اور اسی طرح جس کلمے
 میں تین ہمزہ ہوں جیسے اَمْنٌ مِّنْ ذِکْرِ یُوحَیْکَا اوس میں بھی ابو عمرو کی قرأت
 اور قالون و ہشام کی روایت میں بین الخمرین نہوگا اور ہمزہ مضموۃ بعد توحہ

تین جگہ وارد ہوا ہے ایک اَوْتَيْتُمْ كَفَّ اَلْ عَمْرَان مِّنْ دَوَسْرَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ
 اَصْر مِّنْ تَمِيْرَاء اَلْقِي عَلَيْهِ سُوْرَه قَمْر مِّنْ اَنْكَلِ احْكَام تَسْمِيْل وَتَحْقِيق وَاَوْخَالَ اَلْف
 كے بیان ہو چکے لیکن مِشْبَام سے حرف اول سُوْرَه اَلْ عَمْرَان مِّنْ تَحْقِيق ہمزتین مِدُون
 اَوْخَالَ اَلْف مثل روایت حصص کے اور باقی دو حرفون مِّنْ سُوْرَه مَقْر و قَمْر کے تحقیق
 اولیٰ تَسْمِيْل ثانیہ مثل روایت قَالُوْنَ بھی مروی ہے روایت ہشام بعض روایات
 تو تینون حرفون مِّنْ تَحْقِيق الھمزتین مَعَ الْمَدِّ اور بعض تحقیق الھمزتین مِدُوْنَ مکرر تین
 اور ایک وجہ یہ کہ حرف اَلْ عَمْرَان مِّنْ مثل روایت حصص تحقیق الھمزتین مِدُوْنَ
 اور باقی دو حرفون مِّنْ مثل قَالُوْنَ اَوْخَالَ اَلْف مِّنْ الھمزتین تَسْمِيْل ثانیہ پڑھنا
 مروی ہوا ہے باقی قرار ہر سہ حروف مذکورہ مِّنْ اپنے اپنے اصول مذکورہ ہیں
 قَالُوْنَ تحقیق اولیٰ تَسْمِيْل ثانیہ مَعَ الْمَدِّ اور ایسی ہی ابیاب کثیر و ورش بھی مکرر ہون
 اور اسی طرح یعنی تحقیق اولیٰ تَسْمِيْل ثانیہ مِدُوْ عَمْرُوْی لیکن مد میں اَوْسکو خلاف ہے
 اور کو فیدین و ابیاب و کوان تحقیق الھمزتین پڑھتے ہیں۔

بَابُ اَلْھَمَزَتَيْنِ مِّنْ کَلِمَتَيْنِ

اس باب میں بیان ہے حکم اَوْن و ہمزون کا جو دو کلموں میں واقع ہو تو ہمزون یعنی ایک ہمزہ حرف آخر
 کلمہ اولیٰ کا اور دوسرے ہمزہ حرف اول ہو کلمہ اخیر کا معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے دو ہمزے متفقین
 ہونگے یا مختلفین متفقین تین طرح ہیں دونوں مفتوح یا دونوں مَسْکُوْر یا دونوں مَضْمُوْم
 مختلفین کی پانچ قسمیں ہیں وہ آگے بیان ہوگی پہلے احکام متفقین کے ذکر کیے جائیں

جب وہ ہمزہ دو کلموں میں بدون فصل جمع آوین اور دونوں حرکت میں متفق ہوں تو امام ابو عمرو باسقاط اولی و تحقیق ثانیہ پڑھتے ہیں جیسے جَاءَ اَمْرُنَا مِنْ السَّمَاءِ اِنْ اَوَّلِيَاءُ اُولَئِكَ یہ حکم اس وقت ہو کہ دونوں ہمزے قطعی ہوں اور جو اول قطعی دوسرا ضعیفی ہو گا تو اول کو باتفاق ساقط کرینگے جیسے مَنْ شَاءَ لَنُخَذَنَّ الْمَاءَ اهْذَبْ جَاءَ الْحَقُّ اور قالون مزی ہمزتین مفتوحین میں موافق ہیں ابو عمرو کے اسقاط ہمزہ اولی میں لیکن یہ دونوں اول ہمزہ مضمومہ کو مثل واو اور اول ہمزہ مکسورہ کو مثل یا کے تسہیل کرتے ہیں اور لفظ بالاستواء الا میں اون دونوں نے تسہیل ہمزہ اولی میں العزۃ والیار اور ابدال ہمزہ اولی بھی واو سے کر کے واو کو واو میں داخل کیا ہے اس لفظ خاص میں یہ دونوں وجہ او سے مروی ہیں باقی کل قرار نے ہر دو ہمزہ متفقہ کو تحقیق ادا کیا ہے مگر ورش اور قبل نے ہمزہ ثانیہ کو مجملہ ہمزتین متفقتین تسہیل میں بین بھی کیا ہے اور حرف مد سے بدل کرنا بھی ان دونوں سے مروی ہے یعنی مفتوحین میں ثانیہ کو مثل الف یا محض الف اور مکسورین میں مثل یا یا محض یا اور مضمومین میں مثل واو یا محض واو پڑھا ہے اور لفظ هُوَ كَاۤءِ اِنْ كُنْتُمْ سورۃ بقرہ میں اور الْبَغَاءِ اِنْ سورۃ نور میں فقط ورش سے وجہ ثالث یہ بھی ہے کہ بعض روایات ورش نے ہمزہ ثانیہ کو ابدال یا خفیف الکسر پڑھا ہے اور جو حرف مد قبل ہمزہ مغیرہ کے ہو تسہیل

اوسمین تغیر ہوا ہو یا مجذوف و ابدال اوسمین مد اور قصر دونوں وجہ کل قرار
 کے نزدیک جائز ہیں مگر مد کو قصر ترجیح ہے یا احکام ہمزین متفقین کے
 بیان ہوئے مختلفین کے احکام بیان ہوتے ہیں ہمزین مختلفین یا سبج طوابع
 قرآن میں واقع ہوئے ہیں پہلا مفتوح دوسرا مکسور جیسے یٰٰیٰ اور پہلا مفتوح دوسرا
 مضموم جیسے جَاءَ اَنَّهُ اور پہلا مضموم دوسرا مفتوح جیسے نَشَأَ اصْبَنَاهُمْ اور پہلا
 دوسرا مفتوح جیسے مَالِ السَّاءِ وَالْاَنَاءِ اور پہلا مضموم دوسرا مکسور جیسے یٰٰسَاءُ اَلٰی پس ان
 اقسام میں سے پہلے دو قسمین یعنی اول مفتوح دوسرا مکسور اور اول مفتوح
 دوسرا مضموم ان دو قسموں میں نافع و ابدن کثیر و ابو عمر و ہمزہ ثانیہ کو تسہیل
 کرتے ہیں مکسورہ کو بین الہمزہ والیا مارا مضمومہ کو بین الہمزہ والوا اور تھجلی
 دو قسموں میں کہ پہلا مضموم دوسرا مفتوح یا پہلا مکسور دوسرا مفتوح ان دو
 صورتوں میں باعتبار کثرت قلیل کے ہر سے قرار مذکورین بامال محض کرتے ہیں
 پہلا مضموم ہو تو دوسرا کو واو سے اور جو پہلا مکسور ہو تو دوسرا کو یا سے بدل
 کرتے ہیں پانچویں قسم کہ اول مضموم دوسرا مکسور ہو اس صورت میں
 ہر سے قرار مذکورین سے تین وجود مروی ہیں ایک تو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بین
 الہمزہ والیا یہ صورت موافق قیاس کے ہے جیسے پہلی قسم میں ہمزہ ثانیہ
 مکسورہ کی تسہیل مثل یا کی تھی دوسری تسہیل ہمزہ ثانیہ مثل واو کے تیسری وجہ
 ہے کہ اکثر قرار سے قرار ثلثہ ثلثہ مذکورین میں ہمزہ ثانیہ کو محض واو سے بدل کیا

اور تیسرے ابدال چونکہ وہاں حالت وصل میں ہوگا اور جو ہمزہ اولیٰ پر وقف کیا جائے اور دوسرے ہمزے سے ابتداء کیجاوے اور سو وقت حکم تیسرے ابدال کا نہیں ہے باقی ہر سہ ائمہ کو فیدین اور امام ابن عرشمی کی قرأت میں ہر دو ہمزہ کی تحقیق ہے

باب اطمینان المفرد

اس باب میں حکم بیان ہوگا اوس ہمزہ کا جو مفرد ہو دوسرے ہمزے کے ساتھ نہ ہو جب ساکن واقع ہو وہ ہمزہ جو بمقابلہ فاکلہ فعل ہو اوس ہمزہ ساکنہ کو ورش حروف مد سے بدلتا ہے یعنی اگر قبل اوس ہمزہ کے فتح ہوگا تو الف سے اور کسرہ ہوگا تو یا سے اور ضمہ ہو تو واو سے آسان طریقہ اوس ہمزے کی شناخت کا جو فای فعل ہو یہ ہے کہ جو ہمزہ ساکنہ بعد ہمزہ وصل یا تا یا یا نون یا فا یا واو یا یم کے ہو فاعل ہوگا جیسے آنت تأمرون یا لمون ناکل فانتا وآنتم واہر چند یہ دونوں مثالیں ہمزہ ساکنہ کے بعد ہمزہ وصل کے ہیں مگر ہمزہ وصل درج میں ساقط ہے تو مبتدی کے سمجھانیکو کہا گیا کہ ہمزہ ساکنہ بعد واو اور فار کے ہے اور یم کی مثال مقصود ہے لیکن جملہ ایوار اس قاعدہ ورش سے مستثنیٰ ہے کہ اس مصدر کا فاکلہ فعل ہمزہ ہے اوسکے مشتقات میں جب یہ ہمزہ ساکن ہوگا تو خاص اس مصدر کے جملہ مشتقات میں ابدال نہیں اور جو ہمزہ مفتوحہ فاعل بعد حرف مضموم کے آوے تو اسکو ورش واو سے بدلتا ہو جیسے مق جلا مق ذن یا اخذ یؤلف یؤخیر

اور سوسی کی روایت میں کچھ فار فعل کی شرط نہیں ہے ہمزہ فار فعل ہو یا عین
 و لام فعل تو موافق اصل مذکور کے اس کے نزدیک ابدال ہے فار فعل کی مثالین
 مذکور ہوئیں عین فعل کی مثال الباس بئس ہے اور اس کے مشتقات اور لام کی مثال
 فادار اثم جنت شئت اور اس کے مشتقات مگر اس قاعدہ سوسے سے حید
 کلمات مستثنیٰ ہیں ایک وہ جن میں ہمزہ ساکنہ مجزوم ہو یعنی بسبب عامل جازم کے
 اس کے آخر میں جزم ہوا ہو دوسرے وہ کہ سکون یا سہلانی ہو تیسرے وہ جہیں ہمزہ
 اخف ہو ابدال سے چوتھے وہ کہ اگر اس کے ہمزہ کو بدل کرین تو دوسرے لغت سے
 ملے جو جا و یا چوین وہ کہ اس کے ہمزہ کو ابدال کرنے سے دوسرے لغت ہو جاو
 پس ان پانچ قسم میں روایت سوسی ابدال نہیں ہے اب تمام قرآن کے
 ہر ایک قسم کی مثال اقسام مذکورہ سے بیان ہوتی ہے تاکہ بتدی کو آسانی
 ہو اور خطا سے محفوظ رہے پس کلمہ تسوۃ تین جگہ ایک آل عمران میں
 تسوۃم اور ایک توبہ میں اور تسوۃ کھ مائدہ میں و تین کلمہ نشأ ان نشأ
 نزل شعرا میں ان نشأ انخسف سبا میں ان نشأ انغرقا میں ان نشأ ان
 یسأ دس جگہ ایک ان یسأ یدھبکم ایھا الناس سورہ النسا میں دوسرے
 ان یسأ یدھبکم ویستخلف سورہ النسا میں تیسرا ان یسأ یدھبکم
 ویأت بخلق جدید ابراہیم میں چوتھا بانیہ ایاہ سورہ قاسر میں پانچواں
 اور چھٹا من یسأ اللہ بضر اللہ ومن یسأ بہلہ انعام میں ساتواں اور آٹواں

ان یشاءیر حکم اور ان یشاء یعد بکم اسرار میں توان اور دسوان فان یشاء
 اللہ یختم اور ان یشاء یسکن الیخ شوری میں ہر چیز میں یشاء اللہ یضللہ
 او فان یشاء اللہ یختم میں ہمزہ مکسورہ ہر حالت وصل میں بسبب التقای ساکن کے
 لیکن الکا جزم حالت وقف میں ظاہر ہوگا اور لفظ بھی سورہ کہف میں اور
 لفظ ندساہا ساتھ سکون ہمزہ کے قرات ابو عمرو وہاں کثیر میں اور لفظ یذبا
 سورہ نجم میں یا فیس کلمات پر ناخین بروایت سوسی ابدال نہیں ہے سبب
 مجزوم ہونے ہمزہ کے اس لیے کہ کوئی جملہ شرطیہ اور کوئی شرط کی چیز کوئی جواب پر
 کوئی بسبب لم کے مجزوم ہے اور ان اسماء تم میں سکون ہمزہ کا واسطے جزم
 کے نہیں ہے بلکہ بسبب اللہ تعالیٰ سونے ضمیر فاعل کے ہمزہ ساکن ہے اسمین
 بموجب وصل سوسی کے ابدال ہے اور گیارہ کلمات وہ ہیں جن میں سکون علامت
 بنا ہو ایک بھی کہف میں دوسرا اندھا ہم بقرہ میں اور چار جگہ لفظ
 نبی ایک بندنا سورہ یوسف میں دوسرا اور تیسرا نئی جہادی و نذر ہم
 حجر میں چوتھا بندنا ہا نا نا قمر میں یہ چہ ہوسے سا توان اور آسمان
 ارجثہ اعراف و شمس اثین اور تین جگہ لفظ اقرا ایک اسرار میں اور
 دوسرا اور تیسرے غرق میں آنا تارہ کلمات میں سکون ہمزہ علامت بنا ہے
 اور لفظ تقویٰ احتیاج میں اور تقویہ معراج میں یہ کلمہ ساتھ ہمزہ کے
 اخف ہو ابدال سے اور لفظ سرائیا میں اگر ابدال کریں تو مشابہ اخت برقی کے

ہو جائیگا ان دونوں لغات کے معانی میں فرق ہے پس بنا بر عدم القباس
 اسمین ہی بروایت سوسی ابدال نہیں ہے اور لفظ مؤصدۃ سورۃ بلد و ہمزہ میں
 بروایت سوسی ابدال نہیں اس واسطے کہ اس لفظ کے اشتقاق میں اختلاف
 ہے چنانچہ ابو عمرو و زوی قوم میں ہیں جو اس کا اشتقاق اُصْدَت سے
 کہتے ہیں پس اگر ابدال کیا جاوے تو ابو عمرو کا مذہب اس لفظ کے اشتقاق میں
 مشتبہ ہو جائیگا یہ معلوم نہوگا کہ اُصْدَت اس کا ماخذ ہے یا اوصدت
 پس اس کو ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں ابو عمرو حمزہ خض اور ولو کے ساتھ
 پڑھتے ہیں نافع ابن کثیر ابن عامر کسائی ابو بکر یہ قائل ہیں اس کے اشتقاق
 کے اوصدت سے ان وجوہ و علل مذکورہ کے سبب سے کلمات مذکورہ میں
 بروایت سوسی ابدال نہیں ہے ان کلمات میں روایت ہمزہ کے ساتھ ہے
 اور لفظ بائٹکمر جو قرأت ابو عمرو میں بسکون ہمزہ ہے اسمین بروایت سوسی
 ہمزہ ہی اور امام ابو الحسن ظاہرین غلبون کے نزدیک بروایت سوسی اس کلمہ
 میں ہمزہ کا ابدال یا سے ہر اب بعض وہ کلمات بیان ہوتے ہیں جن میں بعض
 قرار و روات دیگر ہی مخالف اصل خود ابدال ہمزہ میں سوسی کے موافق ہیں
 پس واضح ہو کہ لفظ بڑا اور بنس میں ہمزہ فار فعل نہیں ہے جیسے ورش کی اصل
 ہے مگر ان دو لفظوں میں ورش مخالف اصل خود موافق ہے سوسی کا ابدال میں
 اور لفظ ذئب میں ورش اور کسائی ہی ابدال کرتی ہیں اور لفظ لؤلؤ

ہو نہیں سکتا
 ابی عمر الدیلمی
 صاحب کتاب
 التفسیر

خواہ معرف بلام خواہ منکر اسمین ابو بکر شعبہ موافق سوسی کے مین ابدال مین
 اور لفظ یلتکم سورہ حجرات مین دوری راوی ابو عمرو ہمزہ ساکنہ بعد
 یاکے اور سوسی راوی ثانی اوس ہمزہ کو ببدال الف باقی کل قرار فی بدون
 ہمزہ و بدون ابدال پڑھا ہی اور لفظ لثلا جہان واقع ہو اور لفظ انما اللشیخ
 سورہ توبہ مین ورش نے ببدال پڑھا ہی اور نسبی مین جب ہمزہ یار سے بلا
 گیا تو دو یا ہو گئیں پس کوا مین ادغام کیا ہوا اب ایک قاعدہ متفق علیہ جمیع
 قرار کا لکھا جاتا ہے کہ جب دو ہمزہ ایک کلمہ مین جمع آویں اور دوسرا و مین
 ساکن ہو تو باتفاق اوس ہمزہ ساکنہ کو حرف مد جنس حرکت ماقبل سے وجوبا
 بدلتے مین جیسے اَدَمَ اَزَّ اَتٰی اَمَنَ ان الفاظ مین ہمزہ ثانیہ ساکنہ کو
 بسبب انفتاح ماقبل کے الف سے بدلا اور اوتی اور اوزی مین بسبب ضمہ
 ماقبل کے واو سے بدلا لثلا ف قریش ایلا فہم ایمانا مین بسبب
 کسرہ ماقبل کے یا سے بدلا گیا اور ایت بقرا مین وقت بابت ہمزہ وصل

باب نقل حرکت ہمزہ الی الساکن قبلہا

اس باب مین نقل حرکت ہمزہ کے احکام بیان ہو گئے اور اسکے ضمن مین
 اختلاف روایات امام حمزہ در باب سکتہ مذکور ہو گا۔ جو حرف صحیح ساکن ایک
 کلمے کے آخر مین واقع ہو اور بعد اسکے کلمہ ثانیہ کے اول مین ہمزہ محکمہ ہو تو ورش
 راوی امام نافع ایسے ہمزے کی حرکت کو نقل کرتا ہے طرف اوس حرف ساکن کے

جو آخر کلمہ اولی قبل اوس ہمزہ کے واقع ہر جیسے مَنْ اَمِنْ اور قد اَفْلَح اور مَقَابِل
حرف صحیح ساکن کا حرف علت یعنی وَاوِیَا الْفَ ہو کر تاہی مگر بیان مراد فقط
حروف مدولین ہیں یعنی اگر حروف مدولین واقع ہوں قبل ہمزہ کے تو تو
نقل حرکت نہ کرے گا اور جب دو حرفین واقع ہونگے قبل ہمزہ کے تب بھی نقل
حرکت مروی ہے ورش سے جیسے خلوا الی شیاطینہم اور انبی اَدَرَ
کہ اسمین الے کے ہمزے کا کسرہ نقل کرتا ہے خلوا کے واو پر اور آدم کے ہمزے کا
فتحہ نقل کرتا ہے یا یابنی پر اور ہمزے کو حذف کرتا ہے اور داخل ہو اسی
قاعدہ میں نقل حرکت ہمزہ اَحْسِبْ کی طرف یم الہ کے فاتحہ عنکبوت میں
اور نقل حرکت ہمزہ کی طرف لام تعریف کے جیسے اَلْاَرْضُ الْاُخْرٰۃ
اَلْاِنْسَان کہ ادا ان الفاظ کی بروایت ورش یون ہر اَلْاَرْضُ الْاُخْرٰۃ
اَلْاِنْسَان اور طرف تا ثانیث کے جیسے قَالَتْ اُولٰہِم اور طرف تنوین
کے کہ وہ بھی نون ساکن ہے جیسے شئی اذ کفوا احد اور امام حمزہ سے
ایسے کلمے میں نقل حرکت موافق ورش اور اثبات حرکت موافق باقی جماعت
قرار بحالت وقف ہر دو وجہ مروی ہیں اور حرف صحیح ساکن پہ جہان و غیر
کی روایت میں نقل حرکت ہمزہ ہو خلف راوی حمزہ سے سکتہ قلیلہ حالت
وصل میں مروی ہے اور شئی شیئا میں ساکن آخر کلمہ اور ہمزہ اول کلمہ آخر
نہیں اور ورش بیان نقل حرکت ہمزہ نہیں کرتا مگر خلف سے اوسکی یا پر سکتہ

قلیہ مروی ہے اور بعض اہل ادائے قرات حمزہ میں بہر دو روایت لام
تعریف اور لفظ شئی و شئیائین فقط سکتہ کیا ہو اور کین حرف ساکن نہیں
کیا اور لفظ الان دو جگہ سورہ یونس میں امام نافع سے بہر دو روایت
نقل حرکت ہمزہ مروی ہے اور لفظ عَادَا الثَّوَالی سورہ نجم میں قرات
ہر سہ ائمہ کو فہمین و ابن عامر و ابن کثیر بکسرہ تنوین و اسکان لام ہو اور
امام نافع و ابو عمرو نے ادغام کیا ہے تنوین کا لام تعریف میں پس قرات
ادغام میں نقل حرکت ہمزہ بسبب ادغام کے لازم ہو بہر اگر عَادَا کو الثولی سے
وصل کر کے پڑھیں یا لفظ عَادَا پر وقف اعتباری یا وقف اضطراری کیا
جاوے اور ابتدا لفظ الثولی سے کرین بہر دو صورت میں قراء ادغام
کے نزدیک نقل حرکت ہو و ریش کی روایت میں تو اس وجہ سے کہ اسکا مذہب
نقل حرکت ایسے ہمزے کا ہو اور قالون و ابو عمرو کے نزدیک بوجہ ادغام
کے لیکن ان دونوں کے نزدیک اولی وجہ یہ ہے کہ حالت وصل میں تو ادغام کرنا
اور جوا ابتدا الثولی سے کیا وے تو مثل کو فہمین و ابن کثیر و ابن عامر کے اور
یہ لفظ جب نقل حرکت پڑھا جاوے تو بہر روایت قالون بہر دو حالت وصل اور
وقف میں اوسکی واو ہمزہ ساکنہ سے بدلی جاوے پس واضح ہو کہ قرات
ابن کثیر و ابن عامر و ہر سہ کو فہمین کی وصل بکسرہ تنوین عَادَا اور سکون لام
الثولی بعد اوسکے ہمزہ مضمومہ ہو و اسکا کہ اور ابتدا بہر دو وصل و سکون لام

ع
سورہ نجم میں قرات
لام ہو اور کین حرف
ساکن نہیں

بہر دو روایت
لام ہو اور کین حرف
ساکن نہیں

بعد اس کے ہمزہ مضمومہ پہر واو ساکنہ اور روایت قالون وصلًا بادغام
تثوین و نقل حرکت ہمزہ طرف لام کے اول ابدال واو ہمزہ ساکنہ اور ابتدا برسہ وجہ
الکونی ہمزہ وصل و نقل حرکت ہمزہ اصلہ طرف لام کے ثانی بدوین ہمزہ
وصل و نقل حرکت این دونوں صورتوں میں واو ہمزہ ساکنہ سے بدل کیجاو
تیسری وجہ مثل کو فین وغیرہ کے ہے اور روایت ورش وصلًا مثل قالون ہے لیکن
بدون تہمیز واو اور ابتدا برسہ وجہ ایک نقل حرکت ہمزہ وصل دوسرے نقل بدوین
ہمزہ وصل اور قرارت ابو عمرو وصلًا مثل ورش اور ابتدا برسہ وجہ مثل
ابتداء قالون مگر جن دو وجہ میں قالون تہمیز واو پڑھتا تھا قرارت ابو عمرو
میں تہمیز نہیں ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ جس کلمہ کے اول ہمزہ ہو اور وجہ
لام تعریف کا داخل ہو اور اس ہمزہ کی حرکت نقل کیجاو طرف لام تعریف
کے توجب ابتدا کریں اس کلمہ سے تو ہمزہ وصل لاوینگے جیسے اَلْوَضْ اَلْاَخْرَجَ
اَلْاِنْسَانُ کیونکہ لام کو جو حرکت ہمزہ کی دیکھی وہ عارض ہے اور سکا اعتبار نہیں
گویا لام ساکن ہی ہے اس واسطے ابتدا ہمزہ وصل سے کیجاو اگر حرکت عارضی کا اعتبار کیا جا
تو بدوین پہل کے بھی ابتدا جائز ہو جیسے اَرْضْ اَخْرَجَ اَلْاِنْسَانُ مگر مختار وجہ اول ہے اور سورۃ
قصص میں جو لفظ مرد آئے ہے وہ نافع سے بنقل حرکت ہمزہ مروی ہے اور سورۃ الحاقۃ
لفظ کتابیہ اِنِّیْ مِّنْ اَنْسَانٍ بآ کتابیہ بآیاتی رکعنا ہمزہ اِنِّیْ کا اصل صواب ہو
اصل ورش نقل حرکت ہمزہ کو طرف لام کے اور حذف کرنا ہمزہ کا بھی صحیح ہے

بعض اس لفظ
میں ورش نقل
اور دونوں حرکت
اس واسطے

باب قف حمزة و هشام علی الھمن

پہلے باب سے مذہب امام حمزہ کا ہمزہ مبتداء میں معلوم ہوا کہ حالت وقف میں
 اسکی نقل حرکت اور حذف میں خلف مروی ہے حمزہ سے اس باب میں بحث اور
 کلام ہمزہ متوسطہ اور متطرفہ سے ہے متوسطہ جو اول و آخر کلمہ کے ہوا اور متطرفہ جو
 آخر میں کلمہ کے واقع ہو پس ایسے ہمزہ میں با انواع تغیرات تخفیف کرنا امام حمزہ کا مذہب
 ہے کہ میں قبیل میں بین کہیں یا بدال کہیں نقل حرکت و حذف اور ہشام راوی
 ابن عامری موافق ہے حمزہ کے فقط احوال ہمزہ متطرفہ میں اس واسطے یہ خاص
 بیان مذہب حمزہ و ہشام و کیفیت تغیرات ہمزہ متوسطہ و متطرفہ میں منعقد ہوا ہے
 پس واضح ہو کہ جس کلمے میں ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ اس کلمے پر حالت وقف
 میں مذہب حمزہ کا اور ہمزہ متطرفہ میں مذہب ہشام کا بھی تخفیف اس ہمزہ کی قبیل
 یا یا بدال یا بنقل ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ یہ ہمزہ ساکن ہوگا یا متحرک ساکن
 متوسطہ جیسے یؤمنون یا المؤمن الذئب اور ساکن متطرفہ دو قسم ہو گا اول
 اسکا اصلی ہوگا یا عارضی اصل وہ ہے جو حالت وصل و وقف دونوں میں ساکن ہو
 جیسے اقرا نبیٰ ہیئ مارض وہ ہو کہ تحریر و حالت وصل و وقف ساکن کیا جاوے
 جیسے الملا امرئ علیاً بن سب صور تون بن بشر طمہ کہہ ہونے قابل
 ہمزہ کے مذہب حمزہ کا بدال ہمزہ متوسطہ و متطرفہ دونوں کا ہے اور روایت
 ہشام میں فقہ ابدال ہمزہ متطرفہ کا حرف ہر ہمزہ کے ساتھ ہے کہ ہمزہ متطرفہ

میں ایسا ہمزہ متطرفہ واقع نہیں ہوا کہ ماقبل اوسکا مضموم ہو یہ حکم ہر ہمزہ کے لئے
 کا اور اگر یہ ہمزہ متحرک ہو تو ماقبل اوسکا بھی یا متحرک ہو گا یا ساکن ماقبل متحرک کا ذکر
 لگے ہو گا اور جس ہمزہ متحرک کا ماقبل ساکن ہو یا تو نقل حرکت ہمزہ کی طرف اس کے
 صحیح ہے یا نہیں اس دوسری شق کا بھی مذکور آویگا بالغفل اسی پر فطر ہے کہ جو
 ہمزہ متحرک ماقبل اوسکا ساکن ہو کہ صحیح ہے نقل حرکت طرف اوسکے اور نقل کرنا
 حرکت ہمزہ کا ہر ایک ساکن پر صحیح ہے مگر الف مطلقا اور واو یا زائد تین
 جو نفس کلے کی ہوں پس وہ ساکن جسکی طرف نقل حرکت درست تین قسم ہوا
 ایک حرف صحیح دوسرا حرف لین تیسرا حرف مد ولین واو یا نفس کلے کے لئے
 نہون یہ ہر دو قسم جاری مجرای صحیح ہیں صحت نقل حرکت میں اور ہر ایک قسم میں
 اقسام ثلاثہ مذکورہ سے یا ہمزہ متوسطہ یا متطرفہ ہو گا مثال ہمزہ متوسطہ ماقبل
 حرف صحیح ساکن کے یجأرون یسأمون مَشْوَلَا مَذَّوْمَا القرآن الظمان
 اور متطرفہ ماقبل صحیح ساکن ف الخب المرء مثال ہمزہ متوسطہ ماقبل حرف
 لین سوا تہما موئلا هب متطرفہ ماقبل حرف لین الشئ السوء مثال ہمزہ
 متوسطہ ماقبل حرف مد ولین سیئت السوءای متطرفہ ماقبل حرف مد ولین
 جی سیئ سوء ان سب صورتوں میں مذہب حمزہ کا ہر دو ہمزہ کی حرکت
 مذہب ہشام میں حرف ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کرنا طرف ماقبل کو ہے
 دو ہمزہ ذ ف کیا جاوے گا اب الف مطلقا اور واو یا زائد تین جسکی طرف نقل حرکت

صحیح نہیں ہے اس کے احکام بیان ہو تو میں اگر ہمزہ متوسطہ متحرک اور ماقبل اس کے
 الف واقع ہو تو اس ہمزے کی تسہیل میں میں کرنا فقط حمزہ کا مذہب ہے جاہم
 میں میں الهمزة الف آیتہم میں میں الهمزة والیا نساؤکم میں میں الهمزة والواو آوجو
 ہمزہ متطرفہ ہو اور ماقبل اس کے الف جیسے السراء والضواء تو مذہب حمزہ و ہشام
 ابدال اس ہمزہ کا ہے الف سے بابت کلمہ میں مخالف ساکن جمع ہو تو اس صورت
 میں یا تو ایک کو بسبب التقاء ساکنین کے حذف کریں پھر اگر پہلا حذف کیا یہ صورت
 فرض کریں تو کلمے میں مذہب ہو گا کہ حرف مد رہا ہی نہیں اور جو دونوں میں سے
 ایک بھی حذف کریں اس لیے کہ وقف میں اجتماع ساکنین علی حد ہے تو مذہب شعیب اور مد
 متوسطہ دونوں ہو سکتے ہیں کیونکہ باب المد والقصر میں بیان ہو چکا کہ سکون وقفی
 میں یہ دو وجہ اصل ہیں اور قصر بھی جائز ہے اور یہ صورت بھی جائز ہوگی کہ فرض
 کریں کہ دوسرا حمزہ حذف کیا اور ہوقت مد کریں کہ حرف مد تو موجود اور ہمزہ متو
 ہے تو حرف مد قبل ہمزہ متغیرہ کے واقع ہوا اور جو ہمزہ متوسطہ یا متطرفہ متحرک اور ماقبل
 اس کے واو یا یا ساکنہ زائد تین واقع ہوں کہ نقل حرکت بیان بھی نہیں ہے ایسے
 ہمزے کو واو یا یا سے بدل کر کے او غلام کرتا ہے واو یا میں حمزہ ہر دو صورت میں
 اور ہشام فقط ہمزہ متطرفہ میں مثال ہمزہ متوسطہ و متطرفہ ماقبل واو یا یا زائد تین
 خطیۃ قراءہ یروی النسبی ہنیثا مریا لہیہ احکام ہمزہ متحرک کے بعد انواع
 ساکن بیان ہو اور جو ہمزہ متحرک بعد حرکت کو واقع ہو وہ نو قسم پر ہے ہمزہ مفتوحہ

بعد حرکات ثلثہ سألتم یؤید خاطئہ کسورہ بعد حرکات ثلثہ خاطئین
سئلوا مضمومہ بعد حرکات ثلثہ یؤسکم رءوف مستهزءون
ان نواقسام میں سے اول کے دو قسم یعنی مفتوحہ بعد کسرہ کے اور مفتوحہ بعد ضمہ کے
اسکا حکم حمزہ کے مذہب میں یہ ہے کہ جو حمزہ بعد کسرہ کے واقع ہو اسکو یا سے اور جو
بعد ضمہ کے ہے اسکو واو سے ابدال کرتا ہے خاطئہ ناشئۃ مائۃ فئۃ
میں یا سے اور یؤلف یؤید یؤخر موجلا میں واو سے بدلتا ہے سوا سے
ان دو قسم کے باقی سات اقسام یعنی مفتوحہ بعد فتح کے اور کسورہ بعد حرکات ثلثہ
اور مضمومہ بعد حرکات ثلثہ ان میں سے مفتوحہ جو بعد فتح کے ہے اسکو تسبیل میں
الهمزة والالف اور کسورہ جو بعد حرکات ثلثہ کے ہے اسکو تسبیل میں الهمزة والیا اور مضمومہ
بعد حرکات ثلثہ کے تسبیل میں الهمزة والوا کرتا ہے مثال مفتوحہ بعد فتح کے جیسے
سأل ماریب تأذن اور مثال کسورہ بعد حرکات ثلثہ کی یؤمئذ خاسئین
سئلوا اور مثال مضمومہ بعد حرکات ثلثہ کے رءوف ملئون یرؤسکم
یہ حکم حمزہ متحرکہ کا بعد حرکت کے بیان ہوا اب بعض وہ کلمات جنہیں وجہ دیگر یا اصول
مذکورہ کی مخالفت ہی مروی ہے یہاں بیان ہوئے ہیں آپس معلوم رہے کہ لفظ ریثیا
میں بوجہ اصول مذکورہ کے حمزہ کا ابدال یا سے چاہیے حالت وقف حمزہ میں
لیکن اوس یا کو باظہار وادغام ہر دو وجہ سے پڑنا مروی ہے اور حکم لفظ توووی
اور توؤد کا بھی یہی ہے اور لفظ انبشہم ونبشہم میں جب حمزہ باتے بدل ہوا

تو بعض روایت نے بسبب یا کے او سکی یا کو کسرو پڑھا جو اب ایک قاعدہ متعلقہ
 ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حمزہ کی قرأت میں بعض اہل اداسے اعتبار تغیر حمزہ
 کا موافق رسم خط کے ہی مروی ہے پس جس جگہ ضوابط مذکورہ موافق رسم کے ہو
 وہاں بے تامل بموجب کلیات مذکورہ عمل کیا جاوے جیسے لفظ ہارثکم میں ہمزہ
 کسورہ بعد کسر کے واقع ہے او سکی تسیل بین الهمزة والیاہ موافق کلیات مذکورہ
 ہے اور اس میں مخالفت رسم ہی نہیں ہے کہ ہمزہ بصورت یا مرسوم ہے اس طرح ہمزہ لفظ
 اوستے کا کہ جب او سپر وقف کریں گے تو یہ ہمزہ مسکنہ بعد تحریک ہو اسکا ابدال یا
 ہے بموجب کلیات حمزہ کے یا لفظ علیا میں ابدال الف سے ہو اور مخالفت رسم ہی
 نہیں ہے پس جہاں کلیات مذکورہ رسم کے موافق ہیں وہاں او سپر عمل کریں
 اور اگر کلیات مذکورہ پر عمل کرنے سے مخالفت رسم لازم آوے تو باتباع
 رسم ہمزہ میں تغیر کیا جاوے جیسے لفظ تفتق میں قاعدہ یہ تھا کہ جو ہمزہ مسکنہ
 قبل او سکے فتح ہو تو الف سے بدلا جاوے اور یہاں او سپر عمل کرنے سے مخالفت
 رسم کی لازم آتی ہے پس او سکی تسیل بین الهمزة والواو کریں اور جو ہمزہ بصورت
 یا مرسوم ہو اسکا ابدال یا سے اور جو بصورت واو مرسوم ہو اسکا ابدال واو
 کریں اور جو ہمزہ بے صورت ہو اسکو حذف کریں جیسے نسا انکم اہنا انکم
 موثلا کے ہمزہ کو یا خالصہ اور نسا و کہ اہنا و کہ یدر و انکم کے ہمزہ کو
 بو او خالصہ اور ما لثون بطون مستہزءون میں بحذف ہمزہ پڑھیں

اور جو ہمزہ مضمومہ بعد کسر کے ہو انھیں اوسکو یا سے اور کسورہ بعد ضمہ کے ہو
 اوسکو و او سے برتا ہی یہ دونوں انہیں اقسام میں سے ہیں کہ موافق مذہب ہے
 کے حکم انہیں تہا کہ پہلی قسم میں تسبیل میں الہمزہ والو او اور دوسری قسم میں میں الہمزہ
 والیا کرین سو اس میں انھیں تسبیل سے مخالفت سیبویہ کی مروی ہے اور جس نے حکایت
 کی تسبیل ہمزہ مضمومہ کی بعد کسر مثل یا اور ہمزہ کسورہ بعد ضمہ کی مثل و او میں
 اشکال ہے کیونکہ وجہ تسبیل میں اعتبار حرکت ہمزہ کا ہے اور اس صورت میں
 جنس حرکت ماقبل سے تسبیل ہوئی اور لفظ مستہزء و ن اور اشکال اوسکے میں
 بعد حذف ہمزہ کے بعضہ ذای پڑ ہنام روی ہو اور کسر ذای بھی کہا گیا ہو مگر وہ غلط
 قیاس اور متروک ہو اور جو ہمزہ کہ متوسط واقع ہو کلمے میں بسبب داخل ہونے کسی حرف
 زائد کے اوسپر اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ بعد دور کرنے اوس حرف زائد کے
 کلمہ مفہوم رہے جیسے ھولاء یا اعمال انتم بانتم وانتم وامر فائقہن
 کانہم ساؤرہکم وغیرہ تو ایسے ہمزہ میں دو وجہ جائز نہیں تحقیق اور تخفیف
 موافق حرکت ہمزہ اور حرکت ماقبل کے انواع تخفیف مذکورہ سے اور لام
 تعریف کا جس کلمہ مہموزہ کا اول میں ہو وہ بھی اسی باب سے ہی پس اسواسطے اوسمیں
 ہمزہ سے حالت وقف میں خلف مروی ہوا ہی جیسے معلوم ہوا باب نقل
 حرکت میں اور جو ہمزہ متطرفہ کہ حرکت اوسکے ماقبل کو دیا جو ہے جیسے وف
 اور وہ ہمزہ کہ بدلا جاو کسی حرف سے اور اوسمیں اوقام کیا جاوے جیسے

قراءۃ سین روم و اشہام ہر دو اپنے اپنے محل پر جائز ہیں یعنی روم مجرور اور
 مضموم میں اور اشہام فقط مضموم میں اور جو ہمزہ متطرفہ کہ بدلا جاوے حروف سے
 جیسے اللام اور لؤلؤ اور الباری وغیرہ سین روم و اشہام جائز نہیں اور جو
 واو یا یاء اصلی ساکن واقع ہوں قبل ہمزہ کے خواہ وہ حرف لین ہو جیسے مَوَافَا
 هَيْئَةً یا حرف مد ولین جیسے السَّوْغَى سَيِّئَةٌ تو سین کلیہ نقل حرکت
 کا ہے اور بعض روایات حمزہ نے سین ہی ابدال داد قائم روایت کیا ہے
 اور جو ہمزہ متطرفہ حرکت والا کہ واقع ہو قبل اس کے حرف متحرک جیسے بدأ یبدأ
 یا الف جیسے السماء الماء الداء پس حالت وقف میں حکم ایسے ہمزے کا ابدال
 ہے حرف مد ولین جس حرکت یا قبل سے مگر ایسے ہمزے میں بعض روایات حمزہ نے
 تسہیل بین میں بھی کیا ہے ساتھ روم حرکات ہمزہ کے پھر اس وجہ خاص
 میں اہل ادا کے تین مذہب ہیں بعض نے تسہیل مع الروم کو نظر بر اعتماد
 محض سکون پر دیکھا ہے اس دلیل سے کہ جب ہمزہ کی تسہیل بین میں کی تو قوت قریب
 ہو گیا ساکن کے اور حکم ساکن کا اسکو دیا گیا اور ساکن میں روم نہیں مجرور
 بعض نے نظر بر عموم روایت روم فتح اور ضمہ اور کسر ہر سہ حرکات ہمزہ میں
 روم کیا اور مذہب قراءین جو فتح میں روم نہیں ہے اسکا عذر اسنے یہ کیا
 کہ بوجہ تسہیل کرنے ہمزہ کے روم کی ضرورت ہوئی متعذرا قوا عدغویہ میں روم
 فتح جائز ہے پس ان دو نو وجہ میں بوجہ افراط اور تفریط کے نہایت ہی شذوہی

اور وجہ مختار اور پندیرہ نیز ہے کہ بموجب روایت تسہیل ذر و م کے ہمزہ منقسم
اور کسورہ میں تسہیل ساتھ ہمزہ حرکت کی جاوے اور مفتوحہ میں ہی قاعدہ بدل کا جاری کیا جاوے

باب الاظهار والادغام

اس باب میں مراد ادغام سے ادغام صغیر ہے اور ادغام صغیر وہ ہے کہ حروف کو ان
کا ادغام اپنے مقارب حروف متحرک میں ہوا دغام کبیر تو خاص مذہب ابو عمرو کا
تھا وہ بیان ہو چکا ہے لکن ادغام صغیر میں قریباً ہم مختلف میں اے لہذا توضیح اوسکی
کیجاتی ہے واضح ہو کہ فال اخفی چہ حروف میں باختلاف قراءہ مدغم ہوتی ہے تاہذا
صاد دال مہملہ سین مہملہ جیم اسمین اختلاف قراءہ کا تین طرح پر ہے بعض
توان سب حروف میں ادغام کرتے ہیں اور بعض سب حروف مذکورہ میں
اظہار کرتے ہیں اور بعض قراءہ بعض حروف مذکورہ میں اظہار
اور بعض میں ادغام کرتے ہیں پس لام نافع اور ابن کثیر اور امام عاصم فال اذ کو
جملہ حروف مذکورہ میں اظہار کرتے ہیں ایک میں بھی اذ کی قراءت میں ادغام
نہیں اور قراءت کسائی اور روایت خلا میں تاہذا صاد دال سین ان
پانچ حروف میں فال اذ مدغم ہوتی ہے اور جیم میں مدغم نہیں ہوتی اور خاف
کی رہایت میں ادغام اذ کا تاہذا اور دال میں ہوتا ہے باقی میں نہیں اور ابن
وزان نقطہ دال میں ادغام کرتا ہے باقی حروف میں انہا سے ہے امام ابو عمرو
اور ہشام سونہ ہر شش حروف مذکورہ میں اذ کا ادغام کرتے ہیں جیسے اذہرا

اذ نرين اذ صرفنا اذ دخلوا اذ سمعوا اذ جعلنا نافع واين کثير وعاصم
 کہين ہي ادغام نہين کہ قرآن اور ابو عمرو و ہشام ان سب ميں ادغام کرتے ہيں اور کسائي
 و جلا و فقط جيم ميں اظہار باقی ميں ادغام اور خلف تاء و دال ميں ادغام باقی ميں
 اظہار کرتے ہيں اور ابن ذکوان فقط دال ميں ادغام باقی ميں اظہار کرتے ہيں
 اور قد کی دال کہہ حروف ميں باختلاف مدغم ہوتی ہيں مہملہ ذال مجھ
 ض مجھ ظاء زاي جيم ص ش جيسے قد سالھا ولقد ذرانا فقد
 ضل فقد ظلم ولقد نرينا قد جمعوا لقد صدقنا قد شغفنا حبا
 پس قرأت امام عاصم اور ابن کثير اور روايت قالون ميں ان سب حروف کے
 نزدیک الق کا اظہار ہے ایک ميں ہي ادغام نہيں اور ورش کی روايت ميں غاء
 اور ظار ميں ادغام ہے باقی چہ حروف ميں اظہار اور ابن ذکوان کی روايت
 ميں دال قد کا ادغام ض ذ ن ظ ميں ہر باقی چار حروف ميں نہيں اور سورۃ
 ملک ميں جو آيہ شریفہ ولقد نرينا ہي اوس ميں ابن ذکوان سے خلاف مروی ہے
 يعنی خاص اس لفظ ميں اظہار و ادغام دونوں اوس سے مروی ہيں اور سب
 اوسکی روايت ميں زاي ميں ادغام ہي ہے اور ہشام سورۃ قص ميں لفظ
 لقد ظلمت ميں اظہار کرتا ہي باقی سب حروف ميں ہر جگہ اوسکی روايت ميں
 ادغام ہے اور ابو عمرو و حمزہ و کسائي کی قرأت ميں ان سب حروف مذکور ميں
 دال قد مدغم ہوتی ہي اور تاء تانيث ان چہ حروف ميں باختلاف مدغم ہوتی ہي

س ثاء ص ن ظ ج جیسے انبقت سبع کذبت ثمود حصوت
 صدہ سر ہم خبت زدنا ہم حومت ظہور ہا فنجبت جلود ہم
 پس ابن کثیر اور عاصم اور قالون ان سب حروف کے نزدیک تار تانیث کا
 اظہار کرتے ہیں اور ابو عمرو و حمزہ و کسائی ان سب حروف میں ادغام کرتے ہیں
 اور قریش فقط ظ میں ادغام اور باقی میں اظہار اور ابن علم نے اظہار کیا ہے
 تار تانیث کا نزدیک س ج ن کے باقی تین حروف میں ادغام کیا ہے
 اور سورج میں جو ہے طہ مت صوامع سواں لفظ خاص میں تار تانیث
 کا اظہار کیا ہے نزدیک صاد کے ہشام نے اور لفظ وجبت جنوہا
 میں ابن ذکوان سے خلاف مروی ہے یعنی اظہار و ادغام دونوں مروی ہیں اور
 لام هل و ہل کا ادغام باختلاف قرار ان آٹھ حروف میں ہوتا ہے تا نا ظا
 ن س ن ط ض جیسے بل تاہم بل ظننتم بل یزین بل مولت
 بل متبع بل طبع بل ضلوا اور جو کہ ان کے بعد تار ثناء وار نہیں ہوئی ہے اس کو
 ادغام خاص ہے ساتھ لام ہل کے جیسے هل ثوب اور نون اور تار ثناء
 میں بھی مدغم ہوتا ہے جیسے هل تنقون اور هل نحن پس آٹھوں حروف
 مذکورہ میں ہل و ہل ہر دو کا ادغام مفصل مذکور ہوتا ہے پس نون اور تار میں دونوں
 مشترک ہیں اور ہل خاص ہے ساتھ ض ط ظ ن س کے اور ہل خاص ہے
 ساتھ ثاء کے پس لام کسائی نے لام ہل و ہل کو سب حروف مذکورہ میں مدغم کیا ہے

تار تانیث

اور حمزہ نے صرف ثانیہ اور تالی ثانیہ میں ادا مقام کیا ہر باقی حرف میں
 اظہار اور بل طبع اللہ علیہا جو سورہ نسا میں ہے سو اوس میں خلاد راوی حمزہ سے
 خلاف مروی ہے یعنی ہر دو وجہ ادا مقام لام بل کا طامین اور اظہار بھی اور
 لفظ هل تری من فطور سورہ ملک میں اور هل تری لام من ہاقیہ
 الحاقہ میں ادا مقام لام بل کا طامین مروی ہوا ہے ابو عمرو سے فقط اور
 باقی حروف میں اظہار اور ہشام نے اظہار کیا ہی لام بل و بل کا نزدیک
 نون اور ضاد کے اور سورہ رعد میں جو لفظ ام هل تستوی ہر اوس
 اظہار کیا ہی ہشام سے اور باقی حروف میں اوس سے ادا مقام مروی ہے
 پس لام بل و بل میں اختلاف قراءتین طور پر ہو اکسائی کے نزدیک کل
 حروف مذکورہ میں ادا مقام نافع و ابن کثیر و ابن ذکوان و عاصم کے نزدیک
 سب میں اظہار اور بعض کے نزدیک کسین اظہار اور کسین ادا مقام او نہیں ہے ابو عمرو
 کے نزدیک فقط لفظ هل تری سورہ ملک اور سورہ الحاقہ میں تو ادا مقام
 باقی ہر جگہ اظہار اور ہشام کے نزدیک نون اور ضاد اور خاص سورہ رعد
 میں لفظ هل تستوی کی تار میں اظہار باقی حروف میں ادا مقام اور حمزہ کے
 نزدیک تار اور سین اور تار میں ادا مقام او و خلف روایت خلاد سورہ نسا
 لفظ بل طبع اللہ علیہا میں ادا مقام اور باقی حروف میں اظہار مروی ہوا ہے اور کل قراء
 اسکا اتفاق ہے نہ ادا مقام ذال اذ کا ذال اور ظار میں کرتے ہیں جیسے اذ ذہب

در اتفاق قراءتین حمزہ و غیر حمزہ

اِذْ ظَلَمْتُمْ اَوْرِدَال قَدَّ دَال اَوْرِدَال مِیْن جِیسے قَدْ خَلَوْ اَوْرِدَال قَدْ مَبْنِیَتْ
 اَوْرِدَال تَانِیْث کا تَا اَوْرِدَال اَوْرِدَال مِیْن جِیسے قَدْ تَنْجِیَتْ تَجَا مِیْن اَوْرِدَال
 اَجِیْبَت دَعُو تَکْمَا اَوْرِدَال قَامِنَتْ طَائِفَةُ اَوْرِدَال مِیْن اَوْرِدَال قُلْ کے
 لَام کو بی اَوْرِدَال مِیْن جِیسے قُلْ رَبِّیْ قُلْ لِلَّذِیْن هَلْ لَکُمْ بَلْ لَا تَکْرَهُوْنَ
 بَلْ رَبِّکُمْ اَوْرِجِب دُوْثَلِیْن جَمْع اَوْرِیْن خَوَاهِ اَیْکَ کَلِمَیْن نِجَاوْ کَلِمَیْن مِیْن اَوْرِیْل
 سَاکِن ہو تو دَوَاجِب اَدْعَام اَیْکَ کا دُوسَر مِیْن جِیسے یَد رَکَم بَکَم مِیْن نَعْمَت
 سَوَا حُرُوف مِیْن کَ اَوْرِیْکَا اَدْعَام جَا تَر مِیْن جِیسے بَلْکَ اَظْهَارِیْ وَاجِبِیْ جِیسے اَمْنَا
 و عَمَلِیْ اِیْن حُرُوف مِیْن مَدْرُکَر نَاضِر ہے اَدْعَام اَوْرِیْن مِیْن جِیسے اَبْ کَر
 بَعْض حُرُوف دِیْگَر قَرِیْب اَلْخَارِج کا کِیَا جاتا ہے کہ اَوْرِیْن جِیسے بَا خِلَاف اَدْعَام
 مَرُویْ جِیسے مَعْلُوم رَہے کہ بَا مَجْزُومہ کا اَدْعَام فَا رِیْن اِمَام اَبُو عَمْرٍو اَوْرِیْ کَسَا فِی
 اَوْرِیْ خِلَادِ رَاوِیْ حَمْزہ سے مَرُویْ ہے اَوْرِیْ سِیْ بَا قَبْلِ فَا رِیْن قُرْآن شَرِیْف
 مِیْن پَانِج جِگہ ہُو اَوْرِیْ غَلْبَ شَقِیْق نَوْتِیْدَ اِجْرَا عَظِیْمَا سُوْرَةُ نَسَا مِیْن وَ
 اَنْ تَعْجَبَ فَعْجَبٌ قَوْلَهُمْ رَعْدٌ مِیْن قَالَ اَذْهَبْ فَمِنْ نَبْعِکَ اَسْرَامِیْن قَالَ
 فَاذْهَبْ فَاَنْ لَکَ طَمِیْن وَ مِیْن لَمَرِیْبَ فَاوْلَئِکَ حَجَرَاتِ مِیْن نَقَطَ اِس
 اَخِیْر حُرُوف حَجَرَاتِ مِیْن خِلَاد سے خِلَاف مَرُویْ ہے اَوْرِیْ سِیْ رَوَایْتِ مِیْن خِلَاف
 اِس نَقَطِ مِیْن اَخِیْر ہے چَا مِیْن اَظْهَارِیْ کَر کے پُر مِیْن جَا مِیْن بَا اَدْعَام باقی قرار
 اِس بَاکو بَا اَظْهَارِیْ پُر مِیْن اَوْرِیْ اَفْظُ یَفْعَلُ فَاذِیْن رَا تَر مِیْن اَدْعَام کے پُر مِیْن جَا مِیْن

ذکر بعض حروف دین در عربی

ومن يفعل ذلك فقد ظلم نفسه بقرء من ومن يفعل ذلك فليس من
 الله في شيء آل عمران من ومن يفعل ذلك صدوا فاولئك اعداء الله ومن يفعل
 ذلك ابتغاهم من ضلالتهم نسامين ومن يفعل ذلك يلق اثاما فاقان
 مين ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون منافقون من اس لام كا اوقام
 فال من ابو الحارث راوی کسی سے مروی ہے باقی سب کے نزدیک اظہار ہے
 اور لفظ تخسف بہم کا مرض سورہ سبا میں فا کا اوقام با میں قرارت امام کسی
 کی ہے اور باقی سب قراب اظہار ہے ہتے ہیں اور لفظ عذت سورہ غافر اور عان
 میں اور لفظ فنبذتہا سورہ طہ میں فال کا اوقام تا میں قرارت حمزہ و کسی
 و ابو عمرو کی ہے اور قرارت باقین کی باظہار ہے اور لفظ اور ثقیل سورہ اعراف
 اور زخرف میں ثا مثلاً کا اوقام تا رثناہ میں کی ہے ابو عمرو اور مشام اور حمزہ کسی
 نے اور را مجزومہ کا اوقام لام میں دوری راوی ابو عمرو نے بخلف کیا یعنی اوگر
 اظہار و اوقام دو تون و جہ مروی ہیں اور سوسی کی روایت میں بیخلاف اوقام
 ہے را کا لام میں جیسے و اصبر کے مرابک ان انتکری یغفرکم باقی قر
 کے نزدیک ثا کا اوقام تا میں اور را کا لام میں نہیں ہے اور اظہار و تون نہیں
 اور ن والقلم کا نزدیک و او کے مروی ہے حصص اور ابن کثیر اور ابو عمرو و حمزہ
 و قالون سے باقی نزا و او میں اوقام کہتے ہیں اور فقہان و ائمہ میں اظہار و
 اوقام دو تون و جہ مروی ہے روایت میں ہے و ان کثیر و عاصم

باظهار ادا کرتے ہیں قوس سورہ مریم کے صداد کے دال کو نزدیک ذال فخر
 کے ایسی ہی من ثیر ذکے دال کو ثار ثواب میں اوقام نہیں کرتے باظهار ادا کرتے
 ہر ائمہ مذکور ہیں ایسی ہی لبت اور لبتہ میں ثار کو تا میں اوقام نہیں کرتے
 باظهار ادا کرتے ہیں باقی ائمہ ان حروف کو باوقام ادا کرتے ہیں اور باظهار
 ن طس کا نزدیک میم کے قرارت حمزہ میں ہی باقی میم میں اوقام کرتے ہیں اور لفظ
 اخذتم اخذتم با اخذت اخذت میں باظهار ذال کا روایت مختص اور قرارت
 ابن کثیر میں ہے باقی ائمہ ذال کو تا میں اوقام کرتے ہیں اور مرزی ہی باظهار
 اراکب کا نزدیک معن کے بزی اور قالون اور خلاصہ سے بخلاف یعنی ثیر
 باظهار اوقام ہر دو وجہ سے اس لفظ کو روایت کرتے ہیں اور ابن عامر اور خلف
 اور ورش بار اراکب کو بخلاف باظهار ہی پڑتے ہیں باقی سب باوقام پڑتے
 ہیں اس لفظ کو اور لفظ یلمت کے ثار کو ذک کے ذال میں بشلیم اور ابن کثیر
 اور ورش بخلاف اور قالون بخلاف اوقام نہیں کرتے باظهار ادا کرتے ہیں
 باقی قرآن بخلاف اس ثار کو ذال میر باوقام کرتے ہیں اور لفظ یعذب من
 یشاء آخر سورہ بقرہ میں قرارت ناصح و ابن کثیر ابو عمر و وجہ وہ کسافی میں لفظ
 ساتھ سکون بار کے ہر جیسا کہ معلوم ہو گا اختلاف فرشی سورہ بقرہ میں
 پس ان ائمہ میں سے ابن کثیر بعد بکی با و سن ایشا کے میم میں بخلاف اوقام
 کرتا ہے یعنی باوقام باظهار ہر دو وجہ سے پڑتا ہے اور ورش اس بار کو باظهار

بلا خلاف روایت کرتا ہے اور باقی قراء سکون یا کوہیم میں ادغام کرتے ہیں
 اور امام عاصم و ابن عامر اس کو مضموم پڑھتے ہیں پس اوکی قرأت میں غم
 کا قاعدہ اس کلیے میں نہیں ہے اب احکام نون ساکن و تنوین
 کے کہ لفظ او ہی نون ساکن ہو بیان ہوتے ہیں معلوم رہے کہ نون ساکن
 اور تنوین کے چار احوال ہیں اظہار ادغام قلب اخفا پس جب نون ساکن
 یا تنوین قبل حروف حلقیہ کے آئے تو باظہار ادا کیا جاتا ہے نزدیک کل
 قراء کے اظہار کے یہ معنی ہیں کہ حرف اپنے مخرج سے پورا ادا کیا جائے اور حرف
 حلقیہ چہ بین ہمزہ ہاء حاء خاء عین غین جیسے قدیر امن ینون
 من امن جوف ہار منها من ہاد نار حامیہ والنحر من حادہ
 بکم عی انعمت من عاقب یومئذ خاشعۃ متخفۃ من بخزی فکا
 غیب فہنغضون من غل اور جب نون ساکن اور تنوین قبل چہ حروف
 یرتلون کے واقع ہو تو لام اور راء میں بدون غنہ اور باقی چار حروف یا
 میم و ن و ن میں ساتھ غنہ کے ادغام کیا جاتا ہے اور مخرج غنہ کا خیشوم
 ہے پس جو آواز خیشوم میں سے نکلے او سکا نام غنہ ہے مثال ہر ایک
 کی جیسے ہدی للفقین ثمرۃ من رزقا ولكن لا یعلمون من بہم من یقول
 برف یجملون من نود یومئذ ناعۃ ممن منع مثلاما من واپ
 غشاق وطم لیکر جاو اور یا میں بدون غنہ کے خلف راوی حمزہ فی ادغام کیا

احکام نون ساکن و تنوین

اور جب نون ساکن ساتھ وادیا کے ایک کلمے میں ہون تو کسی کے نزدیک اوقام وگا
 بلکہ اظہار کیا جاوے گا جیسے دنیا صنوان فنوان بنیان کہ اوقام کرنے سے
 یہ کلمے مثلاً مضاعف کے ہو جاوینگے سامع کو تمیز نہوگا کہ یہ کلمہ مضاعف ہے
 یا نون مدغم ہوا ہے واو ویا میں اور قلب کیا جاتا ہے نون ساکن اور تنوین
 کامیم سے نزدیک با کے باتفاق کل قرار جیسے من بعدہم انہم صہم
 بکم اور نزدیک باقی پندرہ حروف کے اخفا کیا جاتا ہے نون ساکن اور
 تنوین کا ساتھ غنہ کے اور اخفا ایک حالت ہو درمیان اظہار اور ادغام
 کے اور او سمین تشدید میں ہوتی وہ پندرہ حروف اخفا کے یہ ہیں تا ثا
 جیم دال ذال زای سین ش صاد ضاد طا ظا فاء فاف
 کاف ان حروف میں باتفاق قرار اخفا ہو نون ساکن اور تنوین کا مثلاً
 ہر ایک کی جیسے من تحتہا ینتھون جنات تجری من ثمر عثوا
 جمیعاً ثم ان جاءکم فانیجناکم شیئا جنات من حابة انداد
 فنوان دانیز من ذکر منذر سرا عاذک فان للتم فانتزلنا
 یومئذ رقا ان اسلام منسأۃ عظیم سماخو من شاء ینشا علیہم شرع ان
 صدوکم ینصرکم ریحا مصر ان ضلالت منضو قوا ضلالت وابطالتان
 ینطقون قوا طافین ان یظنا ینظرون قوا ظالمین وان فاکم وانقر اعمی
 فہم ولترقلت منقلبون شیء قدیم من کان یمکنون عاذک فہم

باب الفتح والامالة وین اللفظین

امالہ کے معنی لغوی مائل کرنا جکاتا اور اصطلاح میں قرار کے مائل کرنا
 کو طرف یا کے اور فتح کو طرف کسر کے یعنی الف کو مثل لکے اور فتح کو مثل کسر
 کے اور اگرنا اور مد فتح سے اس باب میں ضد امالہ ہی یعنی جہان کہا جاوے کہ فلاں
 قاری نے اس لفظ کو فتح سے ادا کیا ہی تو مراد یہ ہے کہ اسمین امالہ نہیں کیا اور
 امالہ دو قسم ہوا ایک کبریٰ اور اسی کو امالہ محضہ اور اضعاع سے بھی تعبیر کرتے ہیں
 اوسکے معنی یہ ہیں کہ پورا میلان اور انحراف حرف میں آجاوے دوسرا صغر
 اور اوسکو بین اللفظین اور امالہ بین بین اور امالہ مقللہ اور تقلیل سے بھی تعبیر
 کرتے ہیں اوسکے معنی یہ ہیں کہ پورا میلان اور انحراف نہ ہو بلکہ حالت ہو دریا
 فتح اور امالہ کے اور امالہ اوس الف میں جو آخر کلمے کے واقع ہو کیا جاتا
 اور اوسکے ماقبل حرف میں بھی تبعا ہوتا ہے اب اس باب میں احکام فتح
 اور امالہ محضہ اور امالہ مقللہ کے اور اختلاف قرار و روات کا تو میں توفیق
 اللہ تعالیٰ بیان کیا جاتا ہے پس واضح ہو کہ ائمہ قراء سبعہ میں سے امام
 حمزہ و کسائی نے امالہ محضہ کیا ہی ہر اوس اسم و فعل کو کہ الف اوسکے
 آخر میں ہو اور لام کلمہ ہو اور وہ الف یا سے بدلا ہوا ہو اور طریقہ اوسکی
 شناخت کا یہ ہے کہ اگر اسم ہو تو اوسکو تشنیہ کر کے اور فعل ہو تو اوسکا
 صیغہ متکلم بہین اگر وہ کلمہ مذکر ہو گا تو واو اور یائی ہی تو یا ظاہر ہوگی

جیسے ہدیٰ اشتہیٰ اطویٰ ہذا ۲۸ پہلی دو مثالیں فعل کی کہ ایک
 صیغہ مشکل ہدیث اشتہیٰ ہو اور پہلی دو مثالیں اسم کی ہیں کہ ایک
 تشبیہ بیان ہدیٰ ہو ایسے اسماء و افعال میں ہر جگہ حمزہ و کسائی لالہ
 کرتے ہیں اور وہی دونوں امالہ کرتے ہیں اوس الف زائد کا جو علامت
 تانیث کی ہو اور اوسکی شناخت یہ ہے کہ وہ کلمہ فعلی کے وزن پر مضموم
 الفا خواہ مفتوح الفا خواہ مکسور الفا ہو مثال مضموم الفا کی الدنيا الانثی
 الاخری البشری الکبریٰ اور مفتوح کی التقوی الفجوی شقی اسری
 سکری اور مکسور کی احدی سیما شعری الذکری اور ملحق کیے گئے ہیں
 اوس لفظ موسیٰ یحییٰ جیسی کہ انکا وزن بھی فعلی ہے اور وزن فعلی
 مضموم الفا اور مفتوح الفا میں بھی الف تانیث ہوتا ہے پس اوس میں پہلی امالہ
 کرتے ہیں حمزہ و کسائی جیسے کسائی قرادی بتافی آفافی نصاریٰ
 اور امالہ کرتے ہیں وہی دونوں اوس اسم میں جو متعلق ہے استفہام
 میں جیسے آئی کہ قرآن میں بہت جگہ وارد ہوا ہے اور لفظ متی وعسی
 بنی میں بھی اور جو الف آخر اسم یا فعل کے کہ رسم اوسکا بصورت یا ہو موصوف
 لفظ لدی اور دازی اور الی اور حتیٰ اور علی کے کہ انہیں امالہ نہیں ہے
 اس الف میں اصلی ہونے کی شرط نہیں اور نہ یائی ہونے کی شرط ہے زائد ہو
 خواہ واوی مگر بصورت یا اوسکا رسم خط ہو اوس میں بقرارت حمزہ و کسائی امالہ کیا

جیسے یا و بقی یا اسفی یا حسرق ضعی لا تظنی ہوا ہی مستثنیات مذکورہ کے
 اور جو الف کہ لام کلمہ فعل یا اسم ہو اور کلمہ تین حرف سے زیادہ ہو ہر چند
 الف مذکور و او سے مقلوب ہو مگر کو میں بھی امالہ کرتے ہیں وہ دونوں جیسے
 نزا کاہا البنی ابتلی یا جیسے بتلی یدعی ادنی اعلیٰ یہ کلمات واوی ہیں مگر
 انہیں بھی امالہ ہے ان صورتوں مذکورہ میں حمزہ و کسائی متفق ہیں امالہ پر
 اب جن کلمات میں فیما بین اوں و دونوں کے اختلاف ہو وہ میان ہوتا ہے
 پس لفظ احیا جو بعد و او کے ہو او سمین تو دونوں امالہ کرتے ہیں جیسے
 ویجی من حی امات واجی نموت ونحی اور جو اس باب کے الفاظ سو ا
 و او کے اور کسی حرف کے بعد ہوں او سمین فقط کسائی کے نزدیک امالہ
 ہے حمزہ او سمین امالہ نہیں کرتا جیسے فاحیا کہ فاحیا بہ ثم احیا ہم و من
 احیا ہا و هو الذی احیا کہ لکنا احیا الناس میں اگر احیا پر وقف
 کریں تب کسائی امالہ کریگا اور متفرد ہو کسائی امالہ لفظ رائی میں برو
 الف و لام کے اور الو یا بالف و لام میں اور لفظ مرضات خواہ مضاف
 ہو طرف اسم ظاہر کے جیسے مرضات اللہ خواہ یا کی طرف جیسے مرضاتی
 اور خطایا کم اور خطایا ہم اور خاص لفظ صحیام سورہ جاثیہ میں اور
 حق تقاة آل عمران میں اور قد ہدای سورہ انعام میں ان الفاظ
 میں حمزہ امالہ نہیں کرتا اور متفرد ہو کسائی امالہ لفظ ما انسانہ میں جو سورہ

کف میں ہو اور لفظ مچھانی سورہ ابراہیم میں اور لفظ اوصافی اور اتانی لکھن سورہ مریم
 میں اور لفظ اتانی سورہ نمل میں ان پانچ افعال میں ہی فقط کسائی کو نزدیک امالہ ہو
 اور کلمہ تلاھا و طحا کا اور الشمس میں اور کلمہ سبخی وضحیٰ میں اور کلمہ دحاھا و التازعا
 میں ہی فقط کسائی نے امالہ کیا ہر حمزہ کے نزدیک ان میں امالہ نہیں ہے
 اور یہ کلمہ وادی میں اور ضحاھا اور الضحیٰ اور الو با اور القویٰ ہی وادی
 میں مگر ان میں حمزہ و کسائی دونوں نے امالہ کیا ہو اور لفظ رڈیاك
 اور جنبای سورہ یوسف میں اور حجابی انعام میں اور مشکوٰۃ سورہ
 نور میں امالہ مروی ہو فقط حفص ووری وادی کسائی سے اور سورہ طہ
 اور النجم اور الشمس اور سورہ اعلیٰ اور الیل اور الضحیٰ اور لقرا اور
 و التازعات اور عبس اور سورہ قیامہ اور سورہ معارج ان گیارہ سوروں
 کے آخر آیات میں جو الف کہ لام کلمہ واقع ہوئے ہیں خواہ واد سے منقلب
 ہوں خواہ یا سے اون سب میں حمزہ و کسائی دونوں نے امالہ کیا ہو مگر وہ
 کلمات جو اوپر مذکور ہوئے انہیں سوروں کے کہ اون میں کسائی منفرد
 ہو امالہ میں اور جو الفاات کہ منقلب میں تنوین سے جیسے همسا ضنکا و
 نسفا علما عزا غرقا نشطا وغیرہ ان میں امالہ نہیں ہے اور لفظ رعی
 سورہ انفال میں اور فھونی الاخرۃ اعمیٰ دوسرے حرف سورہ اسرا میں امالہ
 کیا ہے حمزہ و کسائی اور ابو بکر شعبہ راوی عامر سے بھی اور لفظ سوی

طہ میں اور سکہ سورۃ قیامہ میں نہیں مثنویوں نے امال کیا ہے فقط حالت وقف میں اور لفظ
 تراویح میں جو سورۃ شعرا میں ہے اور کسی راہ میں امال کیا ہے حالت وصل میں حمزہ و اور
 میں امال کرنے سے الف میں بھی امال لازم ہے اور جو وقف کیا جائے اس لفظ پر تورش کے
 وجہ امال اوس میں جاری ہو گا لیکن تورش کا امال اوس کے الف آخر میں ہو گا اور یہ فقط حمزہ ہے
 امال کیا ہے اور حالت وقف میں وجہ تسبیل و ابدال حمزہ موافق اصول
 مذہب حمزہ و ہشام اور وجہ مدات و رش ہی جاری ہو گئے اور لفظ غنی
 حرف اول سورۃ اسرار میں ابو عمرو بھی باتفاق حمزہ و کسائی و شعبہ امال کرتا ہے
 اور جو الفات کہ مذکور ہوئے اگر وہ بعد از رکع واقع ہوں جیسے القیامہ
 فی اس سے ذکر یبشیر یا خیری وغیرہ او نہیں حمزہ و کسائی و ابو عمرو نے امال کیا
 اور فقط لفظ بھیر ہما سورۃ ہود میں حفص راوی امام حاکم ہی ان کی
 متابعت کرتا ہے امال میں اور کسی لفظ میں سوای مجرہا کے حفص کی
 روایت میں امال نہیں ہے اور لفظ نای بجا نہ سورۃ فصلت میں امال کیا
 ہے الف کا حمزہ و کسائی نے بلا خلاف اور سوسی راوی ابو عمرو نے بخلاف
 یعنی اوس کے امال وقوع دونوں وجہ مروی ہیں اور جو لفظ نای سورۃ اسرار
 میں ہے اوس میں ہر سہ مذکورین اور ابو بکر شعبہ بھی امال کرتے ہیں اور سوسی کو ابو بکر
 ہی دونوں وجہ ہیں اور امال نہ نای کا دونوں مورخین مروی ہے خلف
 راوی حمزہ اور کسائی سے اور لفظ انا سورۃ احزاب میں امال کیا ہے

ہشام راوی ابن عامر اور حمزہ و کسائی نے اور سورۃ اسراء میں لفظ اوکلاھا
 کا امالہ کیا ہے حمزہ و کسائی نے اور جن کلمات میں را کے بعد الف ہوگا کو
 میں ابو عمرو بھی امالہ میں شریک ہے اول کلمات میں ورش امالہ بین میں ہوا
 کرتا ہے فقط لفظ ولو ادا کہ سورۃ انفال میں اور کلمات ذوات الیا میں
 خواہ اون میں الفات متقلبہ ہوں یا، سے یا مرسوم ہوں ساتھ یا کے
 غرض جہاں حمزہ و کسائی یا فقط کسائی یا حمزہ و کسائی کے ساتھ اور کوئی
 شریک ہے امالہ ذوات الیا میں اول کلمات میں اور ادا کہ میں ورش
 سے تقلیل امالہ اور فتح بھی ہر دو وجہ مروی ہیں لیکن 'واخرایات' اون
 گیارہ سورتوں کے جو مذکور ہوئے انہیں ورش سے فقط ایک وجہ تقلیل
 امالہ کی مروی ہے مگر جہاں آخر آیہ میں لفظ ہا ہوا وہیں موافق
 اصول ورش کے عمل ہوگا یعنی اوخر آیات گیارہ سورحسین لفظ
 ہا نہ تو خواہ واوی ہو خواہ یائی اوسمیں بروایت ورش امالہ بین میں
 ہی کرینگے اور جہاں لفظ ہا ہو تو اگر واوی ہے تو اوسمیں فتح ہی ہوگا
 جیسے ضحاھا طحاھا تلاھا دحاھا اور جو یائی ہو اور او کے الف کو
 قبل را ہو اور بعد او کے ہا ہو کہ ایسا کلمہ فقط ذکر ہا ہے او کو بالامالہ
 بین میں ہی پڑھیں اور جو یائی ہو اور اوسمیں را نہیں ہے جیسے بناھا
 سوھا مراھا اوسمیں دو وجہ فتح اور امالہ بین میں جاری کئے جاوین

اور جو کلمہ اوپر وزن فعلی کے ہو خواہ مضموم الفار یا کسور الفار یا مفتوح الفار
 اوہین اور آخر آیات گیارہ سورہ مذکورہ میں ابو عمرو بصری ہی امالہ میں کرتا ہے
 سوا ان الفاظ کے جن میں ابو خواہ وزن فعلی خواہ آخر آیات سورہ مذکورہ کہ لو
 میں ابو عمرو کی قرارت میں امالہ محضہ ہے اور لفظ یا و یلتی اورافی اور
 یا حشر ہے اور یا السیف میں امالہ میں مین مروی سے فقط دوری راوی
 ابو عمرو سے یعنی سوسی کی روایت میں نہیں اور حمزہ اور کسائی اور ویش
 سے ان الفاظ میں موافق اونکے اصول کے عمل ہو گا اور خاب خاف
 طاب ضاق حاق نزاغ شاء جاء نداد ان افعال ثلاثی کے ماضی
 کے میخے سوائے حرف زائغ کے ان سب میں امالہ کیا ہے حمزہ نے اور
 ابن فکوان موافق ہے حمزہ کے امالہ جاز اور ثائر میں اور خاص لفظ
 فزاد ہم امہ اول سورہ بقرہ میں اور سوائے او سکے جو اور الفاظ نداد قرآن
 میں واقع ہوئے ہیں اوہین ابن فکوان سے خلف مروی ہے یعنی امالہ اور
 فتح دونوں مروی ہیں اوس سے آور بل بران سورہ تطفیف میں امالہ کیا ہے
 حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ نے اور جن کلمات کے طرف میں رار ہوا قبل
 رار کے الف او ان الفاظ میں امالہ کیا ہے دوری نے کسائی سے اور ابو
 نے بھی جیسے ابصار اللہ الحار حار الکفار اور مشابہ اونکے اور لفظ
 کافرین الکافرین ساتھ یا کے اور لفظ ہا میں امالہ کیا ہے کسائی و ابو بکر

والوعمر و قالون نے یہ خلاف اور ابن ذکوان راوی ابن عامر نے بخلاف یعنی
 اوس سے امالہ اور فتوح و نون وجہ مروی ہیں اور لفظ جہارین اور جاپین
 امالہ مروی ہے دوری اومی کسائی سے اور ان سب الفات مذکور میں
 ورش نے تعلیل امالہ کیا ہے فقط جہارین اور جاپین اوس سے تعلیل
 امالہ اور فتوح و نون وجہ مروی ہوئی ہیں اور لفظ ہوار اور قہار جواؤ
 کے کلیہ میں داخل ہیں اور ورش ابیدین تعلیل امالہ کرتا ہوا دیکھے ساتھ تہ
 بھی تعلیل میں شریک ہے اور جس کلمہ میں دو راہوں جیسے ابرار، اشرار
 اوسین ابو عمر و کسائی نے امالہ محضہ کیا ہے اور ورش و تہذیبی اوسین تعلیل
 امالہ کیا ہے اور لفظ انصاری آل عمران اور صف میں اور سار عواک
 عمران اور حمید میں اور نصادع مؤمنون میں اور الباری حشر میں اور فتوح
 الی بارائکم اور عند ہارائکم بقرہ میں اور لفظ آذانم مہرور کہ سات جگہ
 آیسے ایک ایک جگہ بقرہ و انعام و اسراء میں دو جگہ کہف میں ایک فصلت
 ایک نوح میں اور لفظ طغیانم پانچ جگہ بقرہ و انعام و اعراف و یونس و
 مؤمنون میں اور یسار عون سات جگہ و آل عمران و تین مائدہ و انبیاء
 ایک مؤمنون میں اور اذنا فصلت میں اور جواد تین جگہ شوری و حمر
 و کورت میں ان کلمات میں فقط دوری نے کسائی سے امالہ روایت کیا ہے
 دو راتلہ یوادی اور وادی خاص سورہ مائدہ میں اوس نے ہر دو وجہ فتحہ اور امالہ

روایت کریں اور لفظ ضعافاً اور لفظ اتیک کو سورہ نمل میں خلاؤ نے مختلف اور
 خفف نے اختلاف امالہ کیا ہے اور لفظ مشارب سورہ یس میں اور انیۃ سورہ
 غاشیہ میں اور عابدون اور عابداً سورہ کافرون میں ہشام نے امالہ روایت کیا
 اور اختلاف مروی ہے روایت ابو عمرو میں بیح امالہ لفظ الناس مجرور کے یعنی
 دوری اور سوسی سے ہر دو وجہ فتحہ اور امالہ الناس مجرور میں ہیں لیکن
 قرأت ابو عمرو میں بروایت دوری اس لفظ کو امالہ کریں اور سوسی کی روایت
 میں فتحہ کیونکہ امالہ دوری سے زیادہ مشہور ہے اور فتحہ سوسی سے زیادہ مشہور
 ہے اور لفظ حماد بقرہ میں اور الحمار سورہ جمعہ میں اور اکراہہن
 سورہ نور میں اور لفظ اکرام دو جگہ سورہ رحمن میں اور لفظ محراب اور
 عمران جہاں واقع ہوا ان الفاظ میں ابن فکوان سے خفف مروی ہے یعنی امالہ
 اور فتحہ ہر دو وجہ فقط لفظ محراب مجرور میں بلا خلاف اس نے امالہ کیا ہے
 اور جس کلمے میں بحالت وصل بسبب کسرہ آخر کے امالہ کیا جاتا ہے جیسے
 بدینار من النار من الاشرار للناس من الاخیار وغیرہ ایسے
 کلموں میں سکون وقفی مانع امالہ نہیں کیونکہ وہ سکون عارضی ہے اور جو الف ملامہ
 مستطرفہ قبل سکون کے واقع ہو جیسے موسیٰ الہدی عیسیٰ بن مریم
 القریٰ الی ذکی الدار پس قبل سکون کے حالت وصل میں ایسے
 الف کو کل قرافتحہ سے پڑھتے ہیں اور جب وقف کیا جاوے تو اس میں حاقف

اصول ہر ایک کے عمل کیا جاوے یعنی اگر موسیٰ عیسیٰ پر وقف کریں تو مالہ
محضہ کریں حمزہ و کسائی کی قرارت میں اور مالہ بین بین کریں قرارت پور
و روایت ورش میں اور فتح سے پڑھیں قرارت باقی قرارت میں اور جمین
راہ ہو تو مالہ محضہ واسطے ابو عمرو و حمزہ و کسائی کے اور بین میں واسطے
ورش کے اور فتح واسطے یاقین کے مگر جمین راہ ہی اوہیں بحالت میں
بھی قطع موسیٰ ہوی ابو عمرو کی روایت میں دو نون و جہ فتحہ اور مالہ کی مروئی ہون
اور جو اسما مقصورہ یعنی جنکے آخر میں الف مقصورہ ہو منون واقع ہوں
اونہیں بحالت وقف اہل اد کے تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حالت رفع و
نصب ہر میں او کو فتحہ سے پڑھیں یعنی بدون مالہ دوسرا یہ کہ ہر سہ حالت
مذکورہ میں مالہ کریں تیسرا یہ کہ مجرور و مرفوع میں مالہ اور منصوب میں فتح اور
اس صورت میں دو نون و جہ پر عمل ہے مثال مرفوع کی واجل مسمیٰ اور مجرور
کی مثال الی اجل مسمیٰ اور لا یغنی مولیٰ عن مولیٰ یہ بھی مرفوع اور مجرور
کی مثال ہے اور منصوب کی مثال وکانوا غرقیٰ اور رسلنا تذکرۃ ان
ابو عمرو میں بتوین ہے اور حمزہ و کسائی اور ورش کے نزدیک اوہیں
توین نہیں ہیں موافق ہونکے اصول کے اوہیں بخلاف مالہ اور یقلیل ہر

باب مذہب الکسائی فی امالۃ ہاء التائین فی الوقف

جو آہ حالت وقف میں ہو جاتی ہو اس کو اور اس کے ماقبل کے حرف میں

فقط کسائی امالہ کرنا ہی سوای دس حروف کے کہ اگر ان میں سے کوئی حرف
 قبل بار کے ہو تو امالہ نہ ہو گا وہ دس حروف یہ ہیں ح ق ض غ اط ع
 ص خ ظ جیسے النظم الحاقہ قبضہ بالفتح الصلوة بسطہ القاصہ
 خصاصہ الصاخہ موعظہ کہ ان کلمات میں قبل بار کے حروف مذکورہ
 واقع ہیں چنانچہ مانع امالہ ہیں اور ہمزہ کا ف ہاء زاء یہ چار حروف اگر ہا موقوفہ
 کے قبل ہوں تو شرط امالہ کی یہ ہے کہ یہ حروف بعد یا رساکنہ یا کسر کے ہوں یا
 اور اگر کسرہ اور حروف مذکورہ کے درمیان کوئی حرف ساکن ہو تو مانع امالہ
 نہیں جیسے عبرۃ مائتہ وجہہ لیکہ ان سب الفاظ میں بقرات کسائی امالہ
 ہو گا اور جو یہ چار حروف بعد فتح یا ضم کے ہوں تو روایت امالہ ضعیف
 ہے جیسے براءۃ سوءۃ مبارکۃ تہلکہ وغیرہ اور بعض اہل ادانہ مطلقاً
 ہر تائید میں امالہ کیا ہے اگرچہ جملہ حروف مذکورہ قبل بار کے کیون نہوں
 سو الف کہ مثلاً الصلوة الخاء مناد میں تو امالہ نہیں کیا اور سب جگہ یاد کیا ہے

بَابُ الْمُرَاعَاتِ

اس باب میں مرعات کی تفہیم اور ترقیق یعنی پُر اور باریک پڑھنے کا بیان ہے
 جانتنا چاہیے کہ راء کے احکام وصل اور وقف میں مختلف ہیں احکام وقف
 کے آگے بیان ہوئے ابھی بحث وصل میں ہو تیس حالت وصل میں یا متحرک
 ہوگی یا ساکن ساکن کا حکم ہی بیان ہو گا اور متحرک یا مفتوح ہوگی یا مکسور یا مضموم

سو مکسورہ کے باریک پڑھنے میں فیما بین قرابہ خلافت نہیں ہو اور
 مضمومہ کے پر پڑھنے میں خلافت نہیں ہو مگر ورش کے بار مضمومہ میں
 کئی مذہب ہیں ایسی ہی مفتوحہ کی تفہیم میں خلافت نہیں ہو مگر جبکہ مذہب
 میں امالہ ہو وہ باریک پڑھتے ہیں اور ورش کے نزدیک را مفتوحہ میں
 بھی کئی مذہب ہیں سو پہلے ورش ہی کا مذہب بیان کیا جاتا ہو کہ ورش
 ہر ایک را کو مفتوحہ ہو خواہ مضمومہ اور ماقبل اسکے یا ساکنہ یا کسرۃ متصلہ
 ایک ہی کلمے میں ہو تو حالت وصل میں باریک لدا کرتا ہو جیسے خبیذ مذہب
 لاضیہ بیشم سراجا اور مشاہد اسکے معلوم ہوا کہ سوامی ورش کے کل
 قراء حالت وصل میں ایسی را کو پر پڑھتے ہیں اور اگر کسرہ اور را کو درمیان
 کوئی حرف ساکن ہو سو ا حروف استعلاء کے تو اسکو ورش مانع نہیں
 گردانتا باریک پڑھنے سے جیسے شعر شعر ذکر وغیرہ اور حروف استعلاء
 کے ساتھ میں ق ط خ ص ض غ ط پس ان حروف میں سے اگر کوئی حرف
 ساکن درمیان کسرہ اور را کو ہو تو پر پڑھے گا جیسے اصرہم فطرہ وغیرہ
 نگران میں سے خاستن ہو اگر خا ہو تو باریک ہی پڑھے گا جیسے اخرج
 اور اسماعیلی جو قرآن میں وارد ہیں ابراہیم اسماعیل عمران اور لفظا م
 اور جہنم میں را مکرر ہو جیسے ضارا مدرارا فرارا وغیرہ ان میں
 ورش مخالف اصل خود تفہیم کرتا ہو اور جو لفظ او پر وزن فعلا کے ہو جیسے

ذکر اسناد صہدًا جہوًا اوسمین ورش سے دونوں وجہ تغیم اور ترقیق ہر جہ
ہیں لیکن تغیم زیادہ تر مشہور ہے اور لفظ شر دین بھی مخالف اپنی اصل
مقدم کے باریک پڑتا ہے کیونکہ قاعدہ تو یہ تھا کہ را سے قبل کسرہ ہو
تو باریک پڑے اور یہاں را کے بعد کسرہ ہے اور باریک پڑتا ہے اور
لفظ حیران میں موافق قاعدہ ورش کے ترقیق ہے لیکن بعض روایات
ورش نے اوسمین تغیم بھی کی ہے اور را میں ورش کے اور بھی مذہب ہیں
لیکن وہ شافعیین اس واسطے ان کے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ
اس کتاب میں التزام قراءات اور روایات متواترہ کا کیا ہے یہ مذہب
خاص ورش کا مذکور ہوا اور جورا ساکن بعد کسے کے واقع ہو تو او کو
باریک پڑنا باتفاق مذہب ہے قراء سبعہ کا اور ورش ہی اون میں داخل
ہے جیسے شریعت مہیۃ شریعتہ اربہ فرعون اور جورا کے بعد
کوئی حرف استعلاء کا آ جاوے یعنی جورا متحرکہ موافق اصل ورش یا ساکنہ
موافق اصول قراء سبعہ کے باریک پڑ ہی جاتی ہے اس کے بعد اگر حرف
استعلاء ہو تو سب کے نزدیک اوسمین تغیم ہے پس موافق اصل ورش کے
حروف استعلاء میں سے تین حرف قرآن میں واقع ہوئے ہیں فراق
اشراق اعراض الصراط صراط اور موافق اصول سبعہ کے بھی تین حرف
واقع ہوئے ہیں فرق قراطس مرصاد ادصاد اور خاص لفظ فرقین

سو کسورہ کے ہار یک پڑھنے میں فیما بین قرابہ خلافت نہیں ہو اور
 مضمومہ کے پر پڑھنے میں خلافت نہیں ہو مگر ورش کے را مضمومہ میں
 کئی مذہب ہیں ایسی ہی مفتوحہ کی تفہیم میں خلافت نہیں ہو مگر جبکہ مذہب
 میں مالہ ہو وہ ہار یک پڑھتے ہیں اور ورش کے نزدیک را مفتوحہ میں
 بھی کئی مذہب ہیں سو پہلے ورش ہی کا مذہب بیان کیا جاتا ہے کہ ورش
 ہار یک را کو مفتوحہ ہو خواہ مضمومہ اور ماقبل اوسکے یا ساکنہ یا کسرۃ متصلہ
 یک ہی کلمے میں ہو تو حالت وصل میں ہار یک لیا کرتا ہے جیسے خبیذ
 لاضیہ ہشام سرا جا اور مشاہد اوسکے معلوم ہوا کہ سوا ی ورش کے کل
 قرآن حالت وصل میں ایسی را کو پر پڑھتے ہیں اور اگر کسرہ اور را کو درمیان
 کوئی حرف ساکن ہو سو ا حروف استعلاء کے تو اوسکو ورش مانع نہیں
 گردانتا ہار یک پڑھنے سے جیسے شعر صحیح ذکر وغیرہ اور حروف استعلاء
 کے ساتھ میں ق ط خ ص ض غ ط پس ان حروف میں سے اگر کوئی حرف
 ساکن درمیان کسرہ اور را کو ہو تو پر پڑھے گا جیسے اصرہم فطرہ وغیرہ
 نمران میں سے خاستن ہے اگر خا ہو تو ہار یک ہی پڑھے گا جیسے اخراج
 اور اسماعیلی جو قرآن میں وارد ہیں ابراہیم اسماعیل عمران اور لفظ آدم
 اور جس لفظ میں را مکرر ہو جیسے ضارا مدرارا فرارا وغیرہ ان میں
 ورش مخالف اصل خود تفہیم کرتا ہے اور جو لفظ او پر وزن فعلا کے ہو جیسے

ذکر اسناد صحیحاً اوسین ورش سے دونوں وجہ تفسیر اور ترقیق میری
ہیں لیکن تفسیر زیادہ تر مشہور ہے اور لفظ شر دین ہی مخالف اپنی اصل
مقدم کے باریک پڑتا ہے کیونکہ قاعدہ تو یہ تھا کہ را سے قبل کسرہ ہو
تو باریک پڑے اور یہاں را کے بعد کسرہ ہے اور باریک پڑتا ہے اور
لفظ حیران میں موافق قاعدہ ورش کے ترقیق ہے لیکن بعض رعایا
ورش نے اوسین تفسیر بھی کی ہے اور را میں ورش کے اور یہی مذہب میں
لیکن وہ شافعیین اس واسطے ان کے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ
اس کتاب میں التزام قراءات اور روایات متواترہ کا کیا ہے یہ مذہب
خاص ورش کا مذکور ہوا اور جو را ساکن بعد کسرے کے واقع ہو تو اس کو
باریک پڑنا باتفاق مذہب ہے قراء سبعہ کا اور ورش ہی اون میں داخل
ہے جیسے شریعت مہدیہ شریعت اربہ فراتون اور جو را کے بعد
کوئی حرف استعلاء کا آ جاوے یعنی جو را متحرکہ موافق اصل ورش یا ساکن
موافق اصول قراء سبعہ کے باریک پڑ ہی جاتی ہے اس کے بعد اگر حرف
استعلاء ہو تو سب کے نزدیک اوسین تفسیر ہے پس موافق اصل ورش کے
حروف استعلاء میں سے تین حرف قرآن میں واقع ہوئے ہیں فراق
اشراق اعراض الصراط صراط اور موافق اصول سبعہ کے ہی تین حرف
واقع ہوئے ہیں فرق قراط موصاد اصداد اور خاص لفظ فرق میں

تفہیم اور ترقیق دونوں وجہ درست ہیں اور جو را کہ بعد کسرہ عارضہ
یا کسرہ منفصلہ کے واقع ہو تو حکم اوس را کا تفہیم سے آواز کسرہ عارضہ
دو قسم ہر ایک یہ کہ حرف ساکن کو بسبب التقای ساکنین کے کسرہ دیا جاو
جیسے دان امرأۃ دوسرے یہ کہ ابتدا ایسے کلمے کے ہمزہ وصل سے کیا جاو
جیسے امرأۃ اور کسرہ منفصلہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ کسرہ ایک کلمے میں آو
را دوسرے کلمے میں ہو جیسے بامردہا دوسرے یہ کہ لام یا بار جاوہ مقدم ہو
را سے جیسے لوسول برازقین اور جو را کہ واقع ہو بعد اوسکے کسرہ چھو
برجوں یا یا جیسے قریۃ مردہا پس قراہ سبب سے اوس را کی ترقیق
میں کوئی نص نہیں ہو اوسکو پر ہی پڑھنا چاہیے اور جس کلمے میں باریک ادا
کیا ہو ایسی را کو اس امر پر قیاس کر کے کہ یہ دونوں بسبب یعنی کسرہ اور یا
اگر را سے قبل ہوں تو اوہین ترقیق ہو پس اوس قیاس پر ہی اگر یہ دونوں
سبب را کو بعد ہوں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ قرات میں قیاس کو دخل
نہیں اور را کو سورہ حالت وصل میں بلا خلاف باریک اور حالت وقف
میں بلا خلاف پڑھنی جاتی ہو جیسے دسر منحصر رجال یہے لیکن اگر
را کو سورہ واقع ہو بعد کسرہ کے جیسے مقتدر یا بعد حرف انا کہ یہ گٹھ کے
جیسے القہار ابرا وغیرہ جس کے مذہب میں انا کہ یہ یا یا ساکنہ کے بعد جو
نہیں نصیب تو اوہ وقت حالت وقف میں بھی باریک پڑھنی جاتی ہے

جیسے صورت مذکورہ میں راہات مفتوحہ و مضمومہ کو ہار یک پڑھتے تھے اور وہ
 بالروم کرنا رپ تاج و حلات اصل کے یعنی جو راہ حالت اصل میں ہار یک یا پڑھ ہی جاتی ہو
 تو حالت وقف بالروم میں بھی ویسی ہی پڑھ ہی جاوے گی اور جب کوئی سبب
 اسباب ترقیق راہ سے جو مذکور ہوئے نہ پایا جائے تو راہ میں عمل تغنیم کا ہوگا
 کیونکہ راہ میں اصل تغنیم ہے اور ترقیق وجود سبب پر موقوف ہے

باب اللامات

اس باب میں لام کی تغنیم اور ترقیق کا بیان ہے اور لام میں اصل
 ترقیق ہو اور وجود سبب اس میں تغنیم کی جاتی ہو جیسے راہ میں برعکس اس کے
 اصل تغنیم ہے وجود سبب اس میں ترقیق ہوتی ہو واضح ہو کہ لام مفتوحہ
 جو بعد صاد یا طار یا ظا مفتوحات یا ساکنات کے واقع ہو جیسے و صلوٰۃ
 مطلع ظل یوصل تو ایسے لام کو فقط ورش راوی لام نافع تغنیم سے
 ادا کرتا ہے اور جب حائل ہوا لفظ درمیان ط یا صاد اور لام کے جیسے
 طال فصلا او سمین دوات ورش کو خلاف ہو کوئی تغنیم اور کوئی ترقیق
 سے ادا کرتا ہے اور ایسی ہی جب لام مفتوحہ کو واسطے وقف کے ساکن
 کرین جیسے یوصل بطل ظل او سمین دونوں وجہ مروی ہیں لیکن صورت
 مذکورہ میں افضل تغنیم ہے اور جو لام کہ او سمین سبب تغنیم کا موجود ہو اور بعد
 اس کے وہ الف جو منقلبہ ہو یا سے واقع ہو جیسے لای صلاھا او سمین ہی

وہی دونوں وجہ جائز اور افضل تغنیم ہے اور وہ گیارہ سورتیں جو باب
الامالہ میں مذکور ہوئیں اوسکے اواخر آیات میں جہاں ایسا لام واقع ہو کہ
اوسمیں سبب تغنیم کا موجود ہو اور بعد اوسکے الف منقلبہ یا سے آوی اور
تین جگہ واقع ہوا ہر ایک سورہ قیامہ میں و لا صلیہ دوسرے سورہ اعر
میں فصلے تیسرے سورہ علق میں اذا صلیہ ان میں ترقیق افضل ہے اور
تغنیم بھی جائز ہے اور کل قرآن متفق ہیں اسم اللہ کی ترقیق میں جب واقع ہو
بعد کسے کے جیسے متفق ہیں اوسکی تغنیم میں جب واقع ہو بعد فقہ اور ضحہ کہ

باب الوقف علی اواخر الکلمہ

اصل وقف میں ساکن کرنا ہر حرف موقوف علیہ کا کہ وقف ضد ہے ابتدا کی اور
ابتداء میں حرکت ہوتی ہے اور ضد حرکت کی سکون ہے تو وقف میں سکون ہوا
پس لغت فصیح اور مختار وقف میں سکون محض ہے اور نزدیک امام ابو عمرو
اور ہر سہ ائمہ کو فہمین کے وقف میں روم و اشام کا طریقہ بھی اچھا جاری
ہے اور امام نافع و ابن کثیر و ابن عامر سے ہر چند روم و اشام میں کوئی
فہمین ہے لیکن اکثر ائمہ مشابہہ اہل اہل قرآن سبعہ کی قرأت میں طریقہ وقف
بالروم و الاشام جاری رکھتی ہیں کیونکہ اوسمیں حرکت موقوف علیہ کا بیان
اور اشارہ ہوتا ہے اور حقیقت روم کی ادا کرنا حرف حرکت دار کا وقت وقف
کے پست اور نرم آواز سے کہ جو شخص قرآن متوجہ طرف سماعت کے ہو وہ ادا کرے

نہایت

حقیقت روم و اشام

اوسکی حرکت کا اور اشام یہی کہ بعد ساکن کرنے حرف موقوف علیہ کے
 ملا دینا ہر دو لب کا جیسے وقت ادا کرنے کے صورت ہوتی، ہاں پس روم
 حرکت میں تلفظ ہوتا، ہر حرکت کا نرم آواز سے کہ اگر اندھا آدمی متوجہ
 سماعت ہو تو وہ اوسکی حرکت کا ادراک کر لے اور اشام میں ہر دو لب سے
 اشارہ ہی اوس میں تلفظ حرکت کا نہیں ہے اوسکو جو شخص قاری کے منہ
 کی طرف دیکھتا ہو وہ ادراک کرے گا اور جہاں اشام حرف بحرف دیکر لیا
 جاوے تو ملاحظہ صوت ایک حرف کا ساتھ صوت دوسرے حرف کو، ہر جیسے سورہ
 ام القرآن میں مذکور ہوا یا مخلوط ادا کرنا دو حرکت کا ہوتا، ہر جیسے سورہ بقرہ
 میں مذکور ہو گا اور اشام خاص ہی ساتھ ضمہ و رفع کے اور روم مضموم
 اور رفوع اور کسور و مجرور میں بھی کیا جاتا، ہر اور فتح و نصب میں روم اشام
 نزدیک قراء کے جاری نہیں ہے اور بقاعدہ نحو میں عمل اوسکا ہر حرکت میں
 ہوتا ہے اور تانیث جیسے رحمۃ و نعمۃ اور مع جمع جیسے علیکم الیہم
 اور حرکت عارضی جیسے مَرَّ یَشَاءُ اللہ اعین ہی روم و اشام داخل
 نہیں ہوتی اور ہاں کہنا جسکے ماقبل ضمہ یا کسر یا واو اور یاء ہو جیسے بعلمہ
 مخرجہ علقوہ ہاں اوس میں بعض نے روم اشام کا انکار کیا اور بعض نے
 ہر حال میں جائز کہا ہے

بَابُ الْوَقْفِ عَلَى مَرْسُومِ الْخَطِّ

بابت مقدم میں بیان تھا کیفیت وقف کا اور اس باب میں بیان ہر حرف موقوف
 کا کہ کس حرف پر وقف کیا جاوے پس واضح ہو کہ ہر سائنہ کو فہمیں اور امام ارفع
 اور امام ابو عمر دس مروجی ہوا اعتبار اربع رسم خط کا حالت وقف ابتداء وقف
 اضطرابی میں یعنی اگر امتحان کیا جاوے طالب کا کہ وقف بجایا بجاکر تاہر یا نہ
 ٹوٹ جاوے قاری کی اور حاجت پر وقف کر نیکی تو جیسا رسم ہو حرف موقوف
 علیہ کا محذوف یا باثبات ویسی ہی اوپر وقف کیا جاوے اور ہر چیز ابن کثیر اور
 ابن عامر سے اربع رسم کی روایت نہیں ہے مگر شیوخ ادا نے اونکی قرارت
 میں ہی اسی امر کو پسند کر لیا ہے اور بعض قراۃ سبعہ سے بعض مواضع میں
 مخالفت رسم کی کی ہے اور لون مواضع میں فیما بین اونکے اختلاف مروجی ہوا
 ہے وہ ہر ایک آگے ذکر کیا ہوگی اور علامہ شاطبی نے اس باب میں فقط ذکر
 مواضع مختلف فیہا کا ہی کیا ہے کیونکہ اونہوں نے اختلاف قراۃ ہی بحث
 فرمائی ہے مگر بیان واسطے ذہن نشین کرنے اور سمجھانے مقصود اس باب
 کے اول مواضع متفقہ قراۃ سبعہ جلا ذکر کیے جاتے ہیں آپس واضح ہو کہ مدار اتباع
 رسم کا اوپر سچانے حذف اور اثبات یارات اور واوات اور الفات اور
 اوپر معرفت اون کلمات کے جو موصول لکھے جاتے ہیں یا مقطوع یعنی طے ہوئے
 یا الگ الگ لیکن یارات سو وہ منقسم ہیں طرف یارات زوائد اور غیر زوائد کے
 اور جہت یارات باب زوائد میں بیان ہو گئی وہ سب کے سب محذوف ہیں

رسم میں اور جو باب زوائد میں مذکور نہیں ہوئی وہ چھٹکین یا ساکن سو متحرک
 تو سب ثابت ہیں رسم میں وقف کیا جاتا ہے اور پھر ساتھ سکون کے اور جو
 ساکن ہیں تو بعض ثابت ہیں رسم میں اور بعض محذوف ہیں جو ثابت ہیں
 رسم میں وہ ثابت ہیں وقف میں اور جو محذوف ہیں رسم میں وہ محذوف
 ہیں حالت وقف میں جیسے فارہبون فاتقون ولا تکفرون والطیون
 وسوف یؤت الله واخشون وغیرہ ایسی آیات جو متفرق واقع ہیں تمام
 قرآن میں ان کو صحیح قرار ہا اتفاق حالت وصل و وقف میں حذف کر دینا
 بنا بر متابعت رسم کہ یہ آیات مصاحف میں مرسوم نہیں اور یہی حکم ہے
 ان آیات کا جو ساقط ہیں بسبب عامل جازم کے جیسے اتق الله لاتبغ
 الفساد ومن تق السیئات وغیرہ اور یہی حکم ہے ان آیات اضافت کا
 جو ساقط ہیں آخر اسم سے بسبب نال کے جیسے لا قوم یارب وغیرہ سوائے
 تین کلمات کے کہ ان کے حذف و اثبات میں اختلاف ہے قرار کا جیسے باب
 آیات اضافت اور آیات زوائد میں بیان ہوگا ایک تو یا عباد الٰہ الذین
 امنوا عنک ہوت میں و ذکر یا عباد الٰہ الذین امنوا اسر فوازم میں تمسک
 یا عباد لا خوف علیکم زخرف میں کہ انہیں یا ثابت ہے مصاحف میں
 سو ا حروف زخرف کے کہ ان میں یا مرسوم ہے مصاحف مدنیہ اور شام
 میں خاصہ پس ان میں اختلاف ہے اور جو یا ثابت ہے رسم میں اگر بعد

اوسکے ساکن آوسے توکل قرار متفق ہیں اوسکے حذف پر بحالت وصل
 اور ثابت ہر حالت وقف میں جیسے لا تسقى الحرث يلقى الروح تاقى السهم
 وغیرہ اور ایسی ہی باتفاق یا ثابت ہر بحالت وقف اور ن کلمات میں جو جمع
 سالم ہیں ساتھ یا اور نون کے اور مضاف طرف ایسے کلمے کے ہیں جسکی اول
 میں الف لام ہو کہ نون او نکا حذف ہر سبب اضافت کے اور یا بسبب التثنية
 ساکنین کے پس جب وقف کیا جاوے تو باتفاق قرار یا پر وقف ہوگا
 جیسے حاضر المجهل على الصيد مهلكى القرى وغیرہ اور جو یا کہ بعد
 حرف متحرک آوے باتفاق حالت وصل و وقف میں ثابت ہے جیسے اخشون
 ولا تم يا ابي بالشمس وغیرہ مگر سورۃ کف میں فلا تسألني کی یا میں ان کو ان
 سے خلافت مروی ہو کہ یا رات زوائد میں معارم ہوگا اور لیکن واجب واقع
 ہو طرف کلمے میں اور ساقط ہو تلفظ میں بسبب قات ساکن کے قنوه و او
 ثابت رہے گی حالت وقف میں باتفاق جیسے تتلوا النشيا طين يحى الله
 وغیرہ ایسے واوات مرسوم ہیں منما حذف میں سوک پانچ جگہ کے ایک سورۃ
 اسر میں ویدع: لا نسا: بالشرا اور شورى میں يحى الله الباطل: وقر
 میں بدع الداع اور تحریر میں وساخ المومنين اور خلق میں سندع
 الزبانية ان پانچ جگہ میں سب کے نزدیک وقف بغیر او کے ہر بنا بر متابعت
 رسم اور لیکن الف اگر ساقط ہو تلفظ میں بسبب التثنية ساکنین کے پس بحالت وقف

ثابت ہر باتفاق جمیع قراہیے فان کانتا اثنتین د عوالله وغیرہ اور
لفظ لکنا هو الله میں بعد توقف باتفاق الف ثابت ہر اور وصل میں غلاف
چنانچہ معلوم ہوگا ایسی ہی و لیکو نا من الضغین اور لنسفعاً بالناصیۃ
میں بحالت وقف الف ثابت ہر ایسی ہی یا ایہا کا الف سب جگہ ثابت ہر
وقف میں نہ وصل میں سو ایاہ المثنون سورہ نور میں اور ایاہ الساجد
زخرف میں اور ایاہ الثقلان سورہ رحمن میں کہ نہ وقف میں خلاف ہو جو کہ آئندہ
کو معلوم ہوگا اور انکار رسم الف کے ساتھ نہیں ہے اور لیکن موصول اور مقطوع
جیسے من ماعن مامن فان لہ ان لان ما ان ما ات ما کل ما حیثا
ان لہ ان لا فی ما ایضا بشما کیلا یوم ہم عن من امر من وغیرہ
ایسے دو دو مکمل جہان موصول مرسوم ہیں وہاں آخر کلمے پر وقف ہوگا اور جہاں
مقطوع مرسوم ہیں وہاں اول کلمے پر ہی وقف جائز ہو اب بعض وہ مقامات
جہاں بعض قراہیے مخالفت رسم خط مصحف کی ہر تعیین بیان ہو تو میں معلوم
رہے کہ انہما کہیں ہر کا رسم خط ساتھ تار کے ہر جیسے رحمت نعمت سنت
لعنت ام ات معصیت شہرت قرب جنت طہرت وغیرہ ایسے
کلمات میں بن کشیر ابو عمر و کسائی ہر پر وقف کرتے ہیں باقی فرات پر ہی
وقف کرتے ہیں اور وصل میں سب ہی ادا کرتے ہیں اور سورہ نجم میں افراتم
اللات اور لفظ موضات کسی طرح واقع ہو اور فاص سورہ نمل میں فان عجۃ

نہ مقامات مختلفہ الیہ میں بعض کلموں میں
رسم کی مخالفت کی ہے

اور سورۃ ص میں لفظ کلات حین میں فقط کسائی ہمارے وقف کرتا ہو اور
لفظ ہیہات میں بڑی اور کسائی ساتھ ہمارے وقف کرتے ہیں باقی قراء
حالت وصل و وقف دونوں میں باتباع رسم تا پڑھتے ہیں اور لفظ یاہت پر
وقف بالہا قرارت ابن عامر و ابن کثیر ہے اور نزدیک باقیین کے ہاں تو لفظ
کاین میں سب قراء نون پر وقف کرتے ہیں باتباع رسم الا ابو عمر و کہ وہ یا
وقف کرتا ہو اور لفظ مال هذا الرسول فرقان میں اور مال هذا الكتاب کیف
اور مال حقلاء القوم نساء اور مال الذین سورۃ معارج میں ابو عمر و فی ما
پر وقف کیا ہے اور کسائی سے خلاف مروی ہے یعنی ما پر موافق ابو عمر و
اور لام پر موافق باقیین کے دونوں وجہ میں اور رسم انکا مصاحف میں مقطوع
ہو یعنی ما الگ اور لام الگ ہر سوم ہے اور لفظ یا ایہ نور زخرف و رحمن میں
جو بدون الف ہر سوم ہے اوپر وقف بالف قرأت کسائی و ابو عمر و ہی باقی قراء
باتباع رسم ہمارے وقف کرتے ہیں اور ابن عامر حالت وصل میں ان تینوں
کو بعضہ ہار پڑھتا ہے باتباع ضمۃ یا جو قبل ہمارے واقع ہے اور لفظ ویکانہ
اور ویکانہ ہر کل قراء وقف مروی ہے موافق رسم کے مگر کسائی یا پر
وقف کرتا ہے اور کان سے ابتدا اور ابو عمر و کاف پر وقف اور آں سے
ابتدا کرتا ہے اور لفظ ایاۃ اکیدہ میں مہ فصول ہے ایا پر وقف کیا ہے
حمزہ و کسائی نے نہ باقی قراء نے ہا پر نہ لفظ واد النہی جو بیان یا مرسوم ہوا میں

یا پر وقف کیا ہے کسی نے باقیوں نے دال پر ہاتھ لے رسم وقف کیا ہو
اور لفظ فہم مد عم لہ و غیرہ میں فہم مد عم لہ بعد زیادت ہو وقف کرنا خلاف
مروی ہو بڑی راوی ابن کثیر سے یعنی بدون زیادت یا موافق کن قرار ہاتھ لے
رسم اور زیادت یا دونوں وجہ مروی ہیں اور جب یہ وجہ زیادت یا ہی
مروی ہے تو تجمل اس قاصد کی صحیح نہیں

بَابُ اِھْبِمْ فِیْ اِثْبَاتِ الْاِضَافَةِ

اس باب میں اختلاف قرار کیا یا ان سبب یارات اضافت کر یعنی یا بر تکلم جو
متصل ہوتی ہے ساتھ اسم کے جیسے سبیلے اور فعل کے ساتھ جیسے لیبلوئی
اور حرف کے ساتھ جیسے انی اور شناخت یا اضافت کی یہ ہر کہ فعل میں
بمقابلہ لام کلمہ اور اسم اور حرف میں نفس اصول رکھے ہو اور جس کلمے
میں یا اضافت متصل ہو بجای اوسکے ہا ضمیر اور کاف ضمیر داخل ہو سکے
جیسے سبیلے میں سبیلہ اور سبیلک اور لیبلوئی میں لیبلوۃ اور
لیبلوک اور انی میں انہ اور انک کہہ سکتے ہیں اور ایسے یارات تمام قرآن
میں بکثرت واقع ہیں ان میں سے دو سو بارہ یا مین یا ہم قرار کے اختلاف
ہے کہ بیان کیا جاتا ہے معلوم رہے کہ یارات اضافت میں اختلاف قرار کا
فتح اور سکون میں ہے اور وہ قرآن شریف میں چہ طرح سے واقع ہیں ایک
تو قبل ہزۃ قطعہ مفتوحہ کے دوسرے قبل ہزۃ قطعہ مکسورہ کے تیسرے قبل ہزۃ

قطعہ مضموم کے چوتھے قبل ہمزہ وصل کے کہ اس کے ساتھ لام تعریف ہو
 پانچویں قبل ہمزہ وصل منفردہ بدون لام تعریف کے چوتھے قبل کسی حرف کے
 سو آہمزہ کے پس دوسو بارہ مختلف فیہا میں سے ننانوے یارات مختلف
 فیہا وہ ہیں کہ قبل ہمزہ قطعہ مفتوحہ کے میں وہ یہ ہیں سورۃ بقرہ میں ^۱انی
 اعلم وجہہ فاذا کرونی اذکر کم اور آل عمران میں رب اجعل لی آیۃ
 اور انی اخلق اور مائدہ میں انی اخاف اور انی ان اقول اور انعام میں
 انی اخاف اور انی اراکھ اور اعراف میں انی اخاف اور سورۃ بعدیہ
 اعجلتم اور انفال میں انی اری اور انی اخاف اللہ اور توبہ میں ^۲معی
 ابداء اور یونس میں لی ان ابدلہ اور انی اخاف اور ہود میں انی
 اخاف تین جگہ اور لکئی اراکھ انی اعظلم انی ^۳اعلم ^۴بدن
 فطرتی افلا ضیعۃ ^۵الیس انی اراکھ شقائی ان ^۶ارھطی ^۷انم
 اور یوسف میں یحزنی ان ربی احسن انی اراکھ ^۸اعص
 اور انی اراکھ ^۹احل دو انی اراکھ ^{۱۰}سبع ^{۱۱}نعیل ^{۱۲}ارجع انی انا اخو لک
^{۱۳}انی اور انی اعلم ^{۱۴}سبیل ^{۱۵}ادعو اور ابراہیم میں انی انکنت
 اور محمد میں عبادتی انی انا اور قل انی انا اور کف میں ربی اعلم
 ربی ^{۱۶}احذروا ^{۱۷}فوسو ^{۱۸}ربی ان ربی احذروا ^{۱۹}لم تکن من دوتی ^{۲۰}اونیکم ^{۲۱}م
 ربی ^{۲۲}بعد لی آیت ^{۲۳}انی ^{۲۴}موجود ^{۲۵}انی اخاف ^{۲۶}طہ میں انی انست ^{۲۷}لعلی ^{۲۸}اتیکم

اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ یَسِّرْ لِّیْ مَرْحَلَتِیْ اَعْمٰی مُؤْمِنُوْنَ مِیْن
 لِّعَلِّیْ اَعْمَلْ شَعْرًا مِیْن اِنِّیْ اَخَافُ رُبِّیْ اَعْلَمُ نَلْ مِیْن اِنِّیْ اَنْتَ اَوْ رَعِیْ
 اِنْ اَشْکُرْ لِّیْ لَبِیْوُیْ اَشْکُرْ قَصَصِیْن عِیْسٰی رُبِّیْ اِنْ جِلْدِیْ اِنِّیْ اَنْتَ
 لِّعَلِّیْ اَتِیْکُمْ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکْدِبُوْنَ رُبِّیْ اَعْلَمُ مِیْن
 لِّعَلِّیْ اَطْلَعْ عِنْدِیْ اَوَّلُ رُبِّیْ اَعْلَمُ مِیْن یَسِیْرِیْن اِنِّیْ اَمْنَتْ صَافَاتِ مِیْن
 اِنِّیْ اَرٰی اِنِّیْ اَذْجَلْتُ مِیْن اِنِّیْ اَحْبَبْتُ زَمْرِیْن اِنِّیْ اَخَافُ تَاْمُرُوْیْ
 اَعْبَدُ غَافِرِیْن ذُرُوْیْ اَقْتُلْ اِنِّیْ اَخَافُ تَمِیْن مَجْهَدُ لِّعَلِّیْ اَبْلَغُ مَا لَیْ
 اَدْعُوْکُمْ اَدْعُوْیْ اَسْتَجِیْبْ لِّکُمْ زُخْرَفِیْن مِیْن مَحْتَجِّیْ اَفَلَا دَعَا مِیْن اِنِّیْ
 اَتِیْکُمْ اَحْطَافِیْ مِیْزَاوَرَعِیْ اِنْ اَشْکُرْ اَتْعَدَانِیْ اِنْ اَخْرَجْ اِنِّیْ اَخَافُ لَکَفِّیْ
 اَرَا لَکُمْ حَشْرِیْن اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ مَلَاکِ مِیْن مَعِیْ اَوْ رَحْمٰتِیْ اَوْحِیْ مِیْن اِنِّیْ اَهْلَنْتُ
 جَنِّ مِیْن رُبِّیْ اَعْدَا فُجُوْیْن رُبِّیْ اَکْرَمُ رُبِّیْ اَهْلَانِیْ پَسِیْرُ تَنَافُیْ یَارَاتِ
 گنی گنیں واقع ہیں قبل ہمزہ مفتوحہ کے ان یارات اصافت کو مفتوح پڑھو
 ہیں امام نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و اور باقی قراء ساکن پڑھتے ہیں مگر چند مواضع
 میں ان یادات محدودہ سے یہ کلیہ متروک ہے یعنی مفتوح پڑھنا ہر سہ اسم
 مذکورین کا بلکہ ان مواضع میں بعض اسم مذکورین تو مفتوح اور بعض ساکن
 پڑھتے ہیں اور بعض مواضع مذکورہ میں اسم مذکورین کے ساتھ اسم و روات
 ہی مفتوح پڑھتے ہیں شریک ہیں تمذیبہ اِنِّیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اَعْرَافِیْ

اور لا تقنتی الا تو بہین اور اتبعی اھدک مریم مین اور توحنی کن ہود
مین ہر چند یہ یارات ہی قبل ہمزہ مفتوحہ کے مین مگر او کو کل قرآنے بالاتفاق
ساکن پڑھا ہوا ان مواضع مین فتح و سکون کا اختلاف نہیں ہوا اور یہ عدد
تاناوسے مین داخل نہیں ہوا آب منجملہ لون یارات تاناوسے کے جہاں جہا
اوس کلیہ کی مخالفت ہوئی ہر تفصیل بیان ہوتی مین معلوم رہے کہ ذرہنی
اقتل اور اذعونی استجب اور فا ذکرہنی اذکر کہ منجملہ یارات معدودہ مین
فتح پڑھا ہے فقط ابن کثیر نے موافق اصل متقدم کے اور نافع اور ابو عمرو
نے مخالف اصل مذکور ان ہر سہ یارات کو مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے
اور اذعنی ان اشک سورہ نمل اور احاف مین فتح پڑھا ہے ورش اور
بنی نے اپنی اصل پر آوز قالون اور قبل اور ابو عمرو نے مخالف اصل کو
مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے اور لیلونی اشک اور سبیلہ اذکو
سورہ نمل اور یوسف مین فقط نافع نے اپنی اصل پر فتح پڑھا ہے اور ابن کثیر
و ابو عمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے اور انی اسرائی
اعصا اور انی اسرائی احل سورہ یوسف مین انی کی ہر دو یا اور لی ابی
لی کی یا اور سورہ ہود مین ضیفے اور ط مین یسری کی یا اور آخر کف مین
من دوفی اولیاء کی یا اور آل عمران اور مریم مین اجعل لی آیتہ کی یا ان آئمہ
یارات مین فتح پڑھا ہے نافع و ابو عمرو نے موافق اصل خود اور ابن کثیر نے

مخالف اصل کو مثل دیگر قرار ساکن پڑھا ہو آٹھواں یا بات مذکورہ کو اور لکنی الاکم
سورۃ ہو د اور احتاف میں اور من فحی افلا سورۃ زخرف میں اور انی اداکم
ہو د میں نافع و ابو عمر و بنزی نے موافق اصل کے فتح پڑھا ہو اور قبیل نے
مخالف اصل مذکور ان چاروں یا بات کو مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہو
اور فطری افلا ہو د میں بنزی اور نافع نے فتح اور قبیل اور ابو عمر و
ساکن پڑھا مثل دیگر قرار کے اور لیخونی ان یوسف میں اور حشر تہی اعمی
طی میں اور تامرونی اعبدا ثم میں اور اتعدا تہی ان احتاف میں نافع و
ابن کثیر نے موافق اصل خود فتح پڑھا اور ابو عمر و و مخالف اصل مذکور مثل
دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہو یہ وہ یا بات مذکور ہوئیں جنہیں نافع و ابن کثیر و ابو
ہریرہ ائمہ میں سے بعض نے مخالفت اپنی اصل کی کر کے فتح ان یا بات کا متروک
کیا اب وہ مذکور ہوتی ہیں جہاں ہر سہ ائمہ مذکورین کے ساتھ اور کوئی بھی شریک
ہے فتح میں پس اسرہطی اعن جو ہو د میں ہی اوسمیں ہر سہ ائمہ مذکورین کے
موافق ابن ذکوان راوی ابن عامر ہی فتح پڑھتا ہو اور مالی ادھو کہ سورۃ
غافر میں ہشام راوی ثانی ابن عامر اور علیہ ان جع یوسف میں علیہ اتیکم ط میں اور
علیہ اعلیٰ صلاحو ممنون میں اور علیہ اتیکم اور علیہ اطلع قصص میں اور
علیہ ابلاغ الاسباب غافر میں ہر سہ ائمہ مذکورین کے موافق ابن عامر ہی فتح
پڑھتا ہو ان میں کہیں ابن ذکوان اور کہیں ہشام راویان ابن عامر اور کہیں

ہر دو نے مخالفت اپنی اصل سے کی ہے کہ اونکی اصل میں اسکان تھا اور معی
 ابدال تو بہ میں اور معی اور حنا ملک میں ہر سہ ائمہ مذکورین کے شریک ہیں فتحہ
 میں ابن عامر اور حصص اوہی عاصم اسمین ابن عامر اور حصص مخالفین اپنی اصل اسکان
 کے اور عند اولہ جو سورہ قصص میں ہے اوہیں نافع وابو عمرو سے توفیق ہی مروی ہے
 مگر ابن کثیر سے فتحہ واسکان ہر دو جوہرین یہ حکم بیان ہوا اون یارات کا جو قبل
 ہمزہ مفتوحہ کے واقع ہیں اور باون یارات مختلف فیما وہ ہیں جو قبل ہمزہ قطعہ
 مکسورہ کے واقع ہوئے ہیں اون میں فتحہ پڑا ہوا نافع وابو عمرو نے سوائی بچیں
 یارات کے کہ اونہیں کہیں تو بعض نے ان ہر دو ائمہ میں سے اپنی اصل کو ترک
 کیا ہے اور کہیں اور ائمہ ہی اونکے ساتھ فتحہ میں موافق ہیں وہ پچیس یارات
 ہیں بناتی ان کنتم سورہ حجر میں اور انصاری الی اللہ آل عمران اور صف
 میں اور بعبادی انکم شعرا میں اور نعشی الی ص میں اور سجدہ یا شائے
 اللہ کف اور قصص اور صافات ان ائمہ یارات میں فقط امام نافع نے موافق
 اصل خود فتحہ کیا ہے اور ابو عمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قرآن کے ساکن
 پڑھا ہے اور اخو فی ان بی سورہ یوسف میں فقط ویش اوہی نافع نے
 موافق اصل خود فتحہ کیا ہے اور قالون اور ابو عمرو نے مثل دیگر قرآن کے ساکن پڑھا
 ہوا اور یثیث انیت ما نہ میں نافع اور ابو عمرو کے موافقت کی ہے حصص اوہی
 عاصم نے باقیوں سے ساکن پڑھا ہوا اور رسل ان اللہ قوی عزین مجاہدین

نافع وابن عامر نے فتحہ پڑھا ہی اس میں ابو عمر نے مخالف اصل خود مثل دیکر قرار
 کے ساکن پڑھا ہی اور امی اہلین مائہ میں اور اجری الا نو جگہ ایک یونس
 دو بود پانچ شعر ایک سب میں ابن عامر اور حفص موافق میں نافع اور ابو عمر کے
 فتحہ میں اور ابو بکر و حمزہ و کسائی وابن کثیر نے ساکن پڑھا ہی اور ابائی ابراہیم
 یوسف میں اور دعائی الا نوح میں نافع و ابو عمر کی موافقت کی فتحہ یا میں ابن کثیر
 اور ابن عامر نے اور کو فیدین نے ساکن پڑھا ہے اور توفیقی الا مجتہدین رحمہ
 الی اللہ یوسف میں ابن عامر موافق ہے فتحہ یا میں نافع و ابو عمر کے اور فہمیں
 وابن کثیر نے ساکن پڑھا ہو پچھیں یا اے جنہیں کہیں تو نافع و ابو عمر کے موافق اور
 بھی بعض قرار ہیں اور کہیں اون و نون میں سے بعض نے اپنی اصل فتحہ کی مخالفت
 کی ہے یہاں مجتہدین اور یصدقی انی قصص میں اور انظر فی الی اعراف و حجر
 و ص میں اور اختری فی مناقون میں اور ذریقی انی تبت احتاف میں
 اور یدعو ننی الیہ یوسف میں اور تدعو ننی الی النار اور تدعو ننی الیہ
 غافر میں یہ نو بات باتفاق کل قرار ساکن میں چونکہ انہیں اختلاف فتحہ و اسکا
 نہیں ہے اس لیے داخل عدد ہاؤں مختلف فیہا میں نہیں میں باقی ستائیس
 یا بات پنجہ ہاؤں جنہیں نافع و ابو عمر کے نزدیک فتحہ باقی قرار کرتے ہیں اسکا نہ ہو
 یہ میں مئی الا بقرو میں مئی انک آل عمران میں ربی الی صراطہ نعم میں
 نفسہ ان اتبع اور ربہ اذہ لحن یونس میں عنی اذہ نطی ان ادت الی اذا

ہووین ربی انی ترکت نفسی ان النفس بلیان ربی انہ ہوا
 بی اذ اخرجنی یوسف من ربی انما اسرا من ربی انہ کان بی مریم من
 لذلک لی ان الساعۃ علی عینی اذ ولاہوسی انی طہ من انی الہامیا من حدۃ
 لی لا لابی انہ شعرا من الی ربی انہ عنکبوت من ربی انہ سبا من
 انی اذ ایس من من بعدک انک من من امری الی اللہ فافر من الی ربی انی
 فصلت من آوردس یارات ایسی من جو پہلے ہمزہ مضمومہ کے واقع ہوئی
 ہین وہ یہ من انی اعیذہ ابک آل عمران من انی ارید انی اعذہ ما من
 انی امرت انعام من عذابا صیب اعراف من انی اشہد ہووین انی انی
 یوسف من انی القیالی نخل من انی ارید قصص من انی امرت زمر من
 ان یامات من فقط امام نافع نے فتح کیا ہے باقی قرآن نے ساکن پڑھا ہے
 اور بعض کا وقت بقرہ من اور اتونی افغ علیہ کف من باتفاق کل قرآن کو
 ہے یہ دونوں عددوں مختلف فیہا من داخل نہیں اور چودہ یارات ہین
 جو قبل لام تعریف کے واقع ہوئی ہین قل لعا دی الذین امنوا سورۃ ابراہیم
 من اور یاعباد الذین امنوا ان رضی عنکبوت من اور یاعباد الذین امنوا
 زمر من اور عباد الصالحون انبیاء من اور عباد النکور سبا من اور عہدی
 انشاء من بقرہ من اور ان سراد فی اللہ زمر من اور ربی اذ ہی بقرہ من اور
 انانی لک رب یہ من اور ایا فی الذین اعراف من اور انشذک فی اللہ ملک من

اور مسینے الضی اور مسینے الشیطن انبیاء اور ص میں ربی الفوا حش اعر
 میں یہ چودہ یارات جیسے بے ترتیب اشعار شاطبیہ میں ضبط ہوئیں ویسی ہی اس میں
 نقل کی گئیں ان سب میں حمزہ اسکان کرتا ہی باقی قرا فتحہ اور عہد الظالمین
 میں جنص موافق ہے حمزہ کا اسکان میں اور قل لعا دی الذین امنوا میں
 ابن عامر اور کسائی موافق ہیں حمزہ کے اسکان میں اور یا عبا دی الذین
 امنوا اور یا عبا دی الذین اسر فوال بعد حرف نون کے ابو عمرو و کسائی موافق
 ہیں حمزہ کے اسکان میں اور آیاتی الذین یتکبرون میں ابن عامر موافق
 ہے حمزہ کے اسکان میں اور ثبات یارات مختلف فیہا وہ جو قبل حمزہ منفردہ
 کے واقع ہیں یہ میں استی شد بہ طہ میں انی اصطفیتک اعراف میں ابن
 و ابو عمرو نے فتحہ کیا اور لیقنی لتخذت فرقان میں فقط ابو عمرو نے فتحہ پڑھا
 لنفسی اذہب اور ذکر کیا اذہب طہ میں نافع و ابن کثیر و ابو عمرو نے فتحہ کیا اور
 ان قوی لتخذ و افرقان میں نافع و ابو عمرو و بزمی نے فتحہ کیا اور یاتی من
 بعد اسمہ احمد صف میں نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابو بکر نے فتحہ کیا ہی باقی قراء
 نے ساکن پڑھا ہے اور جو یارات کہ واقع ہیں قبل اور کسی حرف کے سو آئندہ
 ان میں سے تیس آیات میں اختلاف ہی عیائی سورۃ النعام میں کل قرار فی
 سو نافع کے فتحہ پڑھا ہی اور روایات نافع میں قالون صرف سکون اور ویش
 راوی نافع فتحہ و سکون دونوں وجہ سے اس یا کو ادا کرتا ہی اور و جھو

آل عمران میں اور وجہی للذی انعام میں فتح پڑھا ہر نافع و ابن عامر و حفص نے
 باقی نے سکون اور یقینی مؤمنانوح میں حفص اور ہشام نے فتح باقی نے
 سکون اور یقینی للطائفین سورۃ بقرہ اور حج میں حفص اور نافع اور ہشام نے
 فتح اور باقی نے سکون اور شرکائی فصلت میں اور من و راثی مریم میں
 ابن کثیر نے فتح اور باقی نے سکون اور ولید دین سورۃ کفرون میں حفص
 اور نافع اور ہشام نے یہ خلاف فتح پڑھا ہے اور بزی نے فتح و اسکان و نو
 وجہ سے پڑھا باقی قرار نے سکون سے پڑھا ہے اور عاتق اللہ انعام میں
 فتح پڑھا ہے فقط نافع نے اور ارضی و اسعة عنکبوت میں ابو صراط یستقیما
 انعام میں فتح پڑھا ہے فقط ابن عامر نے اور مائی لاری سورۃ نمل میں ابن کثیر
 اور ہشام اور کسائی اور عاصم نے فتح پڑھا ہے باقی نے اسکان کیا ہے اور
 لی نجمۃ ویرماکان فی ہر علم ص میں اور ماکان لی علیکم ابراہیم میں بمعنی بنی ابراہیم
 انزلت میں بمعنی دنا و تو یومین بمعنی صبر و تیر جگہ کیف میں اور ذکر من بمعنی انبیا
 میں اور ان بمعنی بدو شعر میں اور معی ردا نقص میں فقط حفص نے اور
 من معی من المؤمنین دوسری جگہ شعر میں حفص اور ورش نے فتح پڑھا ہے
 اور باقی قرار نے سکون اور ان المؤمنین و خان میں اور ولیو منوالی
 بقرہ میں ورش نے فتح پڑھا ہے اور باسنادی کاخون و زخیرت میں فتح
 پڑھا ہے ابو بکر نے اور حذف اس کا کام دوی ہو حفص اور جریرہ اور کسائی اور

ابن کثیر سے اور باقی قرآن اس یا کو ساکن پڑھا ہو اور یاء فیہا لمین فتح پڑھا
ورش اور خص سے باقی قرآن کے سکون اور مالا بعدائیں میں سکون کیا ہے
حزہ نے اور باقی قرآن کے فتح پڑھا ہے

بَاب مَذَاهِبِهِمْ فِي الْيَاءِ وَالزَّوَالِدِ

اس باب میں حکم بیان ہوا ان آیات کا جو زائد ہیں اور ہر رسم خط کو ان میں اختلاف قرار کیا
و اثبات میں ہے یعنی جو حذف کرتا ہو وہ تو موافق رسم ہی اور جو انکے اثبات کرتا
تو وہ یا مکتوب نہیں مگر اس کی قرأت میں رسم خاطر زیادہ ملحوظ ہوگی اس واسطے
ان کو زوائد کہا ہے پھر ان میں سے بعض تو لام کلہ میں اور بعض لام کلہ نہیں آئند
ایک کا بیان ہو گا تیس قاعدہ امام ابن کثیر کا یہ ہے کہ جو آیات ان کے نزدیک زائد
ہیں چھ آگے معلوم ہونگے وہ اول زوائد کو وصل و وقف دونوں حالت میں
ثابت رکھتے ہیں اور ہر شام راوی ابن عامر کی روایت میں فقط لفظ کیدن
کی یا جو سورہ اعراف میں یہی بھی ایک نائد ہے اس سے ہر دو وجہ یعنی اثبات
ہر دو حال میں اور حذف ہر دو حال میں بھی مروی ہے اور پہلی یا زائد سورہ
نمل میں ہے اقدن میں اس کو فقط حمزہ نے ہر دو حالت میں ثابت رکھا ہے اور قاعدہ
حمزہ و کسائی و ابو عمرو نافع کا یہ ہے کہ جو آیات ان کی قرأت میں نائد ہیں تو حالت
وصل میں اثبات اور حالت وقف میں حذف کرے زمین سو اس کی روایت کے جو ابو بکر و عوفی کہ
ان میں حمزہ ہر دو حالت میں ثابت رکھتا ہے اور علیہ روایت زائد فمکلف فیہا بائسٹھ ہیں جو

کہ ذکر کجائی میں اذالہ سورہ فجر میں اور الی الداع سورہ قمر میں اور الجوار سورہ میں
اور المنادق میں اور ان یهدین ان یوثین ان اعلن کف میں اور ان اخرتین
اسرا میں اور لا تتبعن طہ میں ان نوایات کا اثبات کرتے ہیں نافع و ابو عمرو
و ابن کثیر موافق اپنے اصول کے یعنی نافع و ابو عمرو وصل میں باثبات اور وقف
میں حذف اور ابن کثیر دونوں حالت میں اثبات کرتے ہیں اور ما کنا نبغ سؤ
کف میں اور یوم یات ہود میں نافع و ابو عمرو و ابن کثیر و کسائی بھی اثبات یا
کرتے ہیں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور نافع و ابو عمرو و کسائی وصل میں اثبات
اور وقف میں حذف کرتے ہیں اور و تقبل د علہ ابراہیم میں حمزہ وورش و ابو عمرو
و بزی اثبات یا کرتے ہیں حمزہ وورش و ابو عمرو وصل میں اور بزی دونوں حالت
میں اور اتبعون غافر میں اور ان تری کف میں ابن کثیر و ابو عمرو و قالون اثبات
کرتے ہیں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور ابو عمرو و قالون وصل میں اور اتخذون
سورہ نمل میں ابن کثیر ہر دو حالت میں اثبات اور نافع و ابو عمرو وصل میں
اثبات اور حمزہ کا مذہب فقط اس میں ہر دو حالت میں اثبات کا مذکور ہو چکا
اور یدع الداع قمر میں بزی اور ورش و ابو عمرو اثبات کرتے ہیں بزی ہر دو حالت
میں اور ورش و ابو عمرو وصل میں اور بالواد سورہ فجر میں ابن کثیر اور ورش
اثبات یا کرتے ہیں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور ورش وصل میں مگر خاص اس لفظ
میں بزی کی روایت میں ابن کثیر سے ہر دو حالت میں اثبات ہو اور قبل کی

روایت میں ہر دو حالت میں اثبات اور وصل میں اثبات اور وقف میں حذف
 بھی ہر دو وجہ مروی ہیں اور اکوٹن اور اھان سورہ فجر میں نافع اثبات کرتے
 ہیں وصل میں اور بڑی ہر دو حالت میں اور ابو عمر سے مروی ہے اثبات ان
 دونوں یا کا وصل میں لیکن حذف ان دونوں یا میں ابو عمر سے مضبوط روایت ہے
 اور اتان اللہ جو سورہ نمل میں دوسری یا زائد ہر دو میں اثبات یا دفع مروی ہے
 محض اور نافع اور ابو عمر سے حالت وصل میں اور حالت وقف میں خلاف ہے
 قالون و ابو عمر و محض سمجھنے یہ ہر سہ مذکورین وقف میں ثابت رکھتے ہیں
 یا کو ساکن اور حذف بھی کرتے ہیں دونوں وجہ میں اور ورش وصل میں اثبات
 یا مفتوحہ اور وقف میں حذف کرتا ہے اور کالجواب سورہ سبا میں اور اللہ
 سورہ حج میں ابن کثیر و ابو عمر و ورش ثابت رکھتے ہیں یا کو موافق اپنے اصول کے
 یعنی ابن کثیر وصل و وقف ہر دو حالت میں اور ابو عمر و ورش حالت وصل میں
 اثبات اور وقف میں حذف کرتے ہیں اور المہتد جو سورہ اسراء میں اور
 کسف میں ہے یا کو نافع و ابو عمر و ورش حالت وصل میں ثابت رکھا ہے ایسی ہی تعین
 جو آل عمران میں ہے او میں نافع اور ابو عمر و ورش اثبات کیا ہے وصل میں اور کیدون
 سورہ اعراف میں ابو عمر و ورش اثبات کیا ہے وصل میں اور ہشام راوی
 ابن عامر سے خاص اثر میں اثبات ہر دو حالت میں اور حذف ہر دو حالت میں ہر دو
 وجہ مروی ہیں کہ اوپر مذکور ہوا اور قنوتون یوسف میں ابن کثیر ہر دو حالت میں

اور ابو عمرو وصل میں ثابت کرتا ہے اور فلا تسألن ما لیس لک سورہ ہود
 میں ابو عمرو وورش نے وصل میں ثابت کیا ہے اور تحفہ زون ہود میں اثبات کثرت
 ابراہیم میں قد ہدای انعام میں واتقون بقرہ میں واخشون ولا تشدوا
 مائدہ میں خافوا ان کنتم آل عمران میں ان یارات کو ثابت کیا وصل میں
 ابو عمرو نے اور من یتقی سورہ یوسف میں ثابت کیا ہے یا کو ہر دو حالت میں
 قبل نے اور المتعال سورہ رد میں ابن کثیر ثابت کرتا ہے یا کو حالتین میں
 اور التلاق اور القناد سورہ غافر میں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور وارش
 وصل میں اثبات اور وقف میں حذف کرتا ہے اور قالون سے ایک وجہ ملتی
 وارش کے اور دوسری وجہ حذف ہر دو حالت میں مروی ہے اور اللداع اذا
 دعان بقرہ میں ہر دو یارات کو ابو عمرو وورش نے وصل میں اثبات اور
 وقف میں حذف کیا ہے اور قالون سے اثبات ان دونوں یارات کا
 وصل میں مروی ہے مگر ائمہ مشہورین نے قالون سے حذف ہی ان یارات کا
 لیا ہے اور کیف ثبوت سورہ ملک میں اور لزدین صافات میں اور توجون
 اور فاعزلون محان میں اور نذسہر جیکہ سورہ قمر میں اور عید ایک ابراہیم
 اور دو قاف میں اور یقنن وین لیس میں اور یکن یون قصص میں نکلیں
 چار جگہ ایک ج دو سر بہا تیسے فاطر چرتے ملک میں یہ اوئیں یارات ہیں
 انہیں فقط وارش نے وصل میں اثبات کیا ہے اور فشر عباد الذین زمر میں

سوسی راوی ابو عمر نے وصل میں اثبات یا منسوخ کیا ہے اور وقف میں مکن
 پڑھا ہے اور دانتھون ہذا صراط زخرف میں اثبات یا کیا وصل میں
 ابو عمر نے اور فلا کما لینی عن ثنی سورہ کہف میں کل قرار باتفاق حالت
 وصل دو وقف میں اثبات یا کا کرتے ہیں باتباع رسم مگر ابن ذکوان کے
 خلف مروی ہے یعنی اثبات ہر دو حالت میں اور حذف ہر دو وجہ آور
 یونہی سورہ یوسف میں اثبات اور حذف ہر دو حالت میں دونوں وجہ
 مروی ہیں قبل راوی ابن کثیر سے اور یقیناً سورہ قصص میں کل قرأ
 باتفاق ہر دو حالت میں اثبات یا کا کرتے ہیں بنا پر اتباع رسم کے
 تمت لا صولی + احمد بن علی نعمانہ کہ اصول مطرودہ قرا سب جمع اختلاف
 روایت کہ جن پر عمل تمام قرآن میں بدون تخصیص سورہ دون سورہ جاری
 اور ساری ہے بطریق کتاب علامہ شاطبی موافق فہم ناقص اس فی بعض
 مزاجہ کے بیان ہوئے آمیدی ماہرین فن ناظرین اوراق سیاہ کردہ
 حقیر سراسر تقصیر سے کہ جہاں کہیں بقتضائی بشریت یا بتقاضای قصور فہم
 زلت یا خطا دیکھیں او سکوزیل حلم و عفو سے ڈھالیں اور اسکی اصلاح میں
 کوشش فرمائیں اب آگے اختلاف فرعی جو ہر سورہ کے بعض کلمات میں
 فیما بین قرا سبجہ و روایت مذکور غیبت و خطاب توحید جمع و اشتقاق ماخذ
 وغیرہ میں ہو کمال شد و قوت بیان ہو گا فقط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب فرش الحروف

سورة البقرة جو اختلاف کہ دور اور کاکم ہے قرآن مجید میں اور ہر سورہ
میں پہلے محل پر مذکور ہے اور کو فرش کہتے ہیں اور بعض نے اس کا نام فرغ
رکھا ہے بمقابلہ اصول کے سورہ بقرہ کے فرشی اختلاف بیان ہوئی ہیں
وَمَا يَخْدَعُونَ بَفْتَحِهِ يَا وَدَالٍ وَبَكُونِ خَا قَرَاتِ عَاصِمٍ وَخَمْرَهُ وَكَسَائِي هِرْ
اَنَّهُ كُوْفِينِ اور ابن عامر شامی کی ہی اور نافع و ابن کثیر و ابو عمر و بضمہ یا فَتْحِ
خَا و کسره و ال بزیا دت الف میان خَا و دال مثل حرف اول کے پڑھتے ہیں
بِمَا كَانُوا يَكْنُ بُونَ بَفْتَحِهِ يَا وَسَكُونِ كَافٍ وَتَخْفِيفِ دَالٍ قَرَارَتِ هِرْ اَنَّهُ
كُوْفِينِ اور نافع و ابن کثیر و ابو عمر و ابن عامر بضمہ یا فَتْحِ كَافٍ وَتَشْدِيدِ دَالٍ هِرْ
وَإِذَا قِيلَ لَفْظِ قِيلَ اور غِيضٍ اور سَجِيٍّ ہر جگہ کسره قاف و غین و جیم
کو ہاشام ضمہ پڑھنا قرات کسائی اور روایت ہشام کی ابن عامر سے ہی اور
جِلَّ و سَبَقِ مین ہاشام ضمہ قرات کسائی و ابن عامر یعنی ان دو حرف
میں ہشام و ابن کون ہر دو راوی ابن عامر متفق ہیں اور سَبَقِ و سَبَقِ
میں ہاشام ضمہ قرات کسائی و ابن عامر و نافع ہے پس قیل غیض
جیہ مین کسائی اور ہشام اشہام اور باقی قرار کسره خالصہ اور جیل
سَبَقِ مین کسائی و ابن عامر اشہام سے پڑھتے ہیں باقی

فرش الحروف

سورة البقرة
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ كُنْ يَكُنْ
كُوْفِينِ
بِفَتْحِهِ يَا وَدَالٍ
وَبَكُونِ
خَا قَرَاتِ
عَاصِمٍ
وَخَمْرَهُ
وَكَسَائِي
هِرْ
اَنَّهُ
كُوْفِينِ
ابن عامر
شامی
کی
ہی
اور
نافع
و
ابن
کثیر
و
ابو
عمر
و
بضمہ
یا
فَتْحِ
کَافٍ
وَ
تَشْدِيدِ
دَالٍ
ہر
جگہ
کسره
قاف
و
غین
و
جیم
کو
ہاشام
ضمہ
پڑھنا
قرات
کسائی
اور
روایت
ہشام
کی
ابن
عامر
سے
ہی
اور
جِلَّ
و
سَبَقِ
میں
ہاشام
ضمہ
قرات
کسائی
و
ابن
عامر
یعنی
ان
دو
حرف
میں
ہشام
و
ابن
کون
ہر
دو
راوی
ابن
عامر
متفق
ہیں
اور
سَبَقِ
و
سَبَقِ
میں
ہاشام
ضمہ
قرات
کسائی
و
ابن
عامر
و
نافع
ہے
پس
قیل
غیض
جیہ
میں
کسائی
اور
ہشام
اشہام
اور
باقی
قرار
کسره
خالصہ
اور
جیل
سَبَقِ
میں
کسائی
و
ابن
عامر
اشہام
سے
پڑھتے
ہیں
باقی

کسر خالصہ اور سیئی اور سیئت میں کسائی و ابن عامر و نافع اشہام باقی کل
 قرآن بعدہ کسر خالصہ پڑھتے ہیں اور اس سورہ میں نقطہ قیل وارد ہوا ہے
 مگر چونکہ باقی حروف مذکورہ کا حکم مثل قیل کے تھا اس واسطے سب کا حکم ہی
 جگہ بیان ہو چکا اب یہ الفاظ اپنے مقام پر ذکر کیے جائینگے ایسی ہی اور بھی
 بعض کلمات ہیں کہ جس سورہ میں اول اونکا وقوع ہوا ہے اور پہر اور سرور
 میں بھی دور اونکا ہوا ہے تو ایک ہی جگہ کلیۃً سب کا حکم بیان ہو گا یا نہ
 ملحوظ رہے جیسے وَهُوَ بَكْلٌ شَيْءٌ مِّنْ لَّهُ وَهُوَ سُوْرَةٌ بَعْرَةٌ مِّنْ پَہْلے واقع
 ہوا ہے پس یہاں تمام قرآن کے وھو اور دھي کا اختلاف کلیۃً بیان ہوتا ہے
 ہر مقام پر اعادہ لازم نہیں لفظ ھو اور ھي ہر ان بعد و او یا فایا لام کے
 آوے او سکی ہا کو ساکن پڑھنا مذہب کسائی و قالون و ابو عمرو کا ہے او نی
 قرات میں وَهُوَ وَهِيَ فَهُوَ فَهِيَ کھو کھی با ساکن ہا پڑھینگے اور جب
 تم کے بعد واقع ہو تو کسائی و قالون ساکن پڑھتے ہیں باقی قرار ہوگی ہا کو
 مضموم اور ہی کی ہا کو کسور ادا کرتے ہیں اور یُعْمَلْ کھو میں بطریق شاطبیہ
 بالاتفاق سکون نہیں ہے فَازَ کھایا میں قرات حمزہ کی بزیادت الف بیان
 زای و لام مخففہ کے ہے باقی قرار بدون الف و تشدید لام پڑھتے ہیں اور
 فَتَلَفَ اَدَمُ مِنْ سَرِّهِ کھلا سبب بفتح میم آدم و رفع تار کلمات قرات
 ابن کثیر کی ہے باقی قرار بر رفع میم آدم و نصب تار کلمات پڑھتے ہیں

اور جمع مؤنث سالم میں علامت نصب کی کسر ہے وَلَا یَقْبَلُ لفظ اول
 اس سورہ میں بتا رہا نیت قرأت ابن کثیر و ابو عمرو ہے باقی قرار یہاں تذکیر اور لفظ
 ثانی میں اختلاف نہیں بلکہ خلاف بنا تذکیر ہے وَاعْزُوا عَدُوًّا اس سورہ
 میں اور وَاعْزُوا عَدُوًّا اسوۃ اعراف اور طہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 قصے میں انہیں تین جگہ وَاعْزُوا عَدُوًّا آیا ہے بدون الف قرأت ابو عمرو و ہر
 باقی قرار اثبات الف میان واو و عین پڑھتے ہیں اور جمیعاً کا لفظ جو اس
 جگہ شاطبیہ میں کہا ہوا مراد اس سے یہی ہے کہ جہاں کہیں حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کے قصے میں یہ لفظ آیا ہے اس میں یہ اختلاف جاری ہے
 کیونکہ اَفْمَنْ وَعْدَنَاهُ وغیرہ میں جو سوای قصہ مذکورہ کے ہر اوس میں اختلاف
 نہیں ہے بَارِئُکُمْ بِسُکُونِ ہمزہ اور یَا مُرْکُزُ بِسُکُونِ راء ایسی ہی یا مُرْہِم
 یا مُرْہِم یَنْصُرْکُمْ یُنْصِرْکُمْ سب جگہ باسکان راء قرأت ابو عمرو ہے
 باقی قرار بکسر ہمزہ و ضمہ راء پڑھتے ہیں اور بہت سے قرار جلیل عرقیین نے
 روایت دوری میں ان الفاظ کو باختلاس حرکت پڑھا ہے یہ روایت
 بھی حید ہے پس دوری کی روایت میں یہ الفاظ دو وجہ سے باسکان
 اور باختلاس حرکت اور موسیٰ کی روایت میں باسکان پڑھی جاوین
 اور باختلاس کے معنی یہ ہیں کہ اسقاط ایک ثلث حرکت کا اور القاء و ثلث
 حرکت کا جو کھنچر اس سورہ اور سورہ اعراف میں بفتحہ ثین اور کسر فاء

قرأت ابو عمرو اور ابن کثیر اور سرسہ ائمہ کو قیمن ہے اور نافع اس لفظ کو
 اس سورہ میں یُخَفَّرُ بَعْضُهُ یَا وَفَتْحَ قَارِبَتْ کیر اور ابن عامر خَفَّرَ بَعْضُهُ تَوَفَّوْ
 قَاتَانِیْث ہر دو جگہ اور اعرف میں نافع ہی بتانیث مثل ابن عامر کے پڑھتے ہیں
 النَّبِیُّنَ لَقَطَ النَّبِیِّ مَفْرُودًا وَالتَّبِیُّنَ اور التَّبِیُّونَ جمع سالم میں ابدال چھریا
 مشدودہ اور الانبیاء جمع مکسر میں یا مخففہ کل قراء کی قرأت ہی مگر امام نافع
 بدون ابدال ہمزہ پڑھتے ہیں اور سبب جو سبب مد کے او کی قرأت میں یہی
 ہے ایسی ہی النبوق مصدر میں کل قراء ہمزہ کو یا ابدال واو مشدودہ اور نافع پڑ
 ابدال ہمزہ قرأت کرتے ہیں مگر قالون کی روایت میں خاص دو جگہ سورۃ
 احزاب میں ایک ان وهبت نفسها للنبي دوسرا لا تدخلوا بيوت
 النبي حالت وصل میں یا مشدودہ اور وقف میں ہمزہ ہی والصابین
 اور الصابون کسروۃ بار موحده وکسرہ وضعۃ ہمزہ قرأت قرارستہ لفظ
 باسقاط ہمزہ کسرہ وضعۃ بار موحده پڑھتے ہیں هُنَّ وَاوْرُكْهُنَّ ہر دو لفظ
 میں حمزہ کی قرأت باسکان زافا ہے اور حالت وقف میں آخر واو وصل
 میں ہمزہ اور خفض کی روایت بضم زار و فافا اور آخر میں واو ہر دو حالت وصل
 وقف میں باقی کل قرارساتہ ضمہ زای اور فاکے اور آخر میں ہمزہ وصل فوقف
 میں پڑھتے ہیں عَمَّا يَعْمَلُونَ لَقَطَ عَمَلُونَ مِنْ يَعْمَلُونَ یا غیب قرأت
 ابن کثیر باقی بتا خطاب عَمَّا يَعْمَلُونَ وَلِلَّذِينَ دوسری جگہ یا غیب

قرأت نافع والیو بکرو ابن کثیر اور باقی تبار خطاب خطیبہ مکمل قرار ہو جیہ
اور امام نافع بزیادت الف بعد ہمزہ بلفظ مع پڑھتے ہیں لا تعبدون
إلا الله یا غیب قرأت حمزہ وکسائی و ابن کثیر باقی قرار تبار خطاب و قولوا
للتائبین حسنا بفتوحہ عاصم قرأت حمزہ وکسائی باقی قرار بضمہ حاکسون
سین تظہر وقت اس سورہ میں اور تظہروا سورہ تحریم میں بتخفیف ظا
قرأت کوفیین باقی بتشدید ظا اسری بفتوحہ ہمزہ و سکون سین قرأت
حمزہ باقی بضمہ ہمزہ و فتوحہ سین بالف کشیدہ تَفْدَدُكُمْ بضمہ تا و فتوحہ فَا بآ
کشیدہ قرأت نافع وکسائی و عاصم باقی بفتوحہ تا و سکون فَا الْقُدُسِ اس سورہ
میں اور جہان آوے باسکان دال قرأت ابن کثیر باقی قرار بضمہ دال
اَنْ يَنْزِلَ عَلَيْكُمْ لَفْظٌ نِزْلٌ بِغَيْبٍ لِرِ تَنْزِلٍ تبار خطاب اور تَنْزِلٌ تَنْزِيلٌ
مکمل بشرط مضموم ہونے علامت مضارع کے کسر زای خواہ بفتوحہ زای یعنی
اس باب کے مضارع معروف خواہ مجہول کچھ صیغے باسکان نون بتخفیف زای
قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بفتوحہ نون و تشدید زای سیاہی دو حرکت سورہ
جمہر کے ایک سَا نَزَّلَ الْكِتَابَ دوسرا مَا نَزَّلْنَا لَآيَةً دُو حُرُوفٍ اَنْفَاقِ
قرأت بفتح زای ایہا حیب علامت مضارع مفتوح چونکہ ہاں یہ
بفتح و فتوحہ زای ہے جیسے وَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور سورہ اسرار میں جود
جگہ پر وَ نَزَّلَ الْكِتَابَ اور حقیقی تَنْزِيلٌ لِّکِنَّا مَا نَزَّلْنَا الْكِتَابَ

اور ابن کثیر مثل دیگر قرأت کے بتشدید اور سورہ النعام میں علیٰ اَنْ یُنْزِلَ
 اَیۃً بَتَّخِیفٍ نَّاسِی قُرَاتِ ابْنِ کَثیر اور ابو عمرو مثل دیگر قرأت بتشدید اَیۃً مُنْزِلًا
 سورہ مائدہ میں اور یُنْزِلُ الْغَیْثَ سورہ لقمان اور شوریٰ میں بَتَّخِیفًا
 قرأت ابن کثیر اور ابو عمرو حمزہ وکسائی اور باقی کی قرأت بتشدید ہے
 جِدَّیْلَ اس سورہ میں اور جہان آوے بفتح جیم وراہ اور بعد ارا کے حمزہ
 مکسورہ قرأت حمزہ وکسائی و ابوبکر اور فقط ابوبکر شعبہ بخلاف یار پڑھتا ہے
 اور قرأت ابن کثیر بفتح جیم وکسورہ راہ دون حمزہ اور نافع و ابو عمرو و ابن عامر
 و حفص مکسورہ جیم وراہ دون حمزہ پڑھتے ہیں و متکمل بہ ترک حمزہ و یار پڑھتا
 قرأت ابو عمرو و روایت حفص با ثبات حمزہ مکسورہ و ترک یار بعد حمزہ پڑھتا
 نافع ہے اور قرأت ابن کثیر و ابن عامر و حمزہ وکسائی و ابوبکر شعبہ کی با ثبات
 حمزہ و یار ہے وَلَکِنَّ الشَّیْطَانَ بِتَخْفِیفٍ وکسورہ نون لکن و رفع لفظ شیاطین
 قرأت حمزہ وکسائی و ابن عامر باقی قرار عاصم و نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و تشدید
 و فتح نون لکن و نصب شیاطین پڑھتے ہیں مَا کُنْھِمْ بِضَمِّ نون اول کسورہ
 سین قرأت ابن عامر باقی بفتح نون و سین اَوَّلَھِمْ بِضَمِّ نون اول و
 کسورہ سین قرأت کو فہم و ابن عامر و نافع اور قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و فتح
 نون و سین اور حمزہ ساکنہ ہر اَنَّا لِلّٰہِ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِمْ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِمْ
 وَاِیَّیْہِمْ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِمْ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِمْ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِمْ عَلَیْہِمْ

حرف اول سورۃ آل عمران اور مریم اور مؤمن میں بضم ن فیکون
قرأت ابن عامر ہے باقی قراء فیج نون پڑھتے ہیں اور سورۃ نحل اور سورۃ
یس میں یہ لفظ جو واقع ہے اوسین قراءت ابن عامر اور کسایی کی بضم ب اور باقی
کی بفتح ہے ولا تکتل بضم تاء و لام قراءت کل قراء ہے مگر امام نافع بفتح تاء و
سکون لام پڑھتے ہیں پس بقراءت نافع لا نہی اور باقی قراءت کے نزدیک
لا نہی ہے اِذْ هُمْ پندۃ جملہ تام سورۃ بقرہ میں اور سورۃ نسا میں تین حرف
آخر وَاَتِیْعَ مَلَاَئِکَہِمْ وَاَتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَہِیْمَ وَاَوْحٰی اِلَیْہِ اِبْرَہِیْمَ اور ایک
آخر سورۃ النعام میں دِیْنًا قِیْمًا وَاَتِیْعَ مَلَاَئِکَہِمْ اور دو حرف آخر سورۃ براءۃ
میں فَاَمَّا کَانَ اسْتَوْفٰ اِبْرَہِیْمَ اور اِنَّ اِبْرَہِیْمَ لَا وَاٰہِ اور سورۃ
ابراہیم میں ایک فَلَمَّا قَالَ اِبْرَہِیْمُ اور دو سورۃ نحل میں اِنَّ اِبْرَہِیْمَ
کَانَ اٰمَنًا اور وَاَتِیْعَ مَلَاَئِکَہِمْ اور تین سورۃ مریم میں اذکر فی الکتاب
اِبْرَہِیْمَ اور عن الہی کا اِبْرَہِیْمَ اور مِنْ ذُرِّیَّتِہِ اِبْرَہِیْمَ اور ایک حرف
آخر سورۃ عنکبوت میں فَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَہِیْمَ اور ایک سورۃ
شوری میں وَمَا وَصَّیْنَا یٰۤاِبْرَہِیْمَ اور سورۃ نجم میں وَاِبْرَہِیْمَ الَّذِیْ قَفٰی
اور سورۃ قاریات میں ضعیف اِبْرَہِیْمَ اور سورۃ حدید میں تَوَحَّوْا اِبْرَہِیْمَ
اور حرف اول سورۃ ممتحنہ میں اَسْوَءَ حَسَنَۃٍ فِیْ اِبْرَہِیْمَ ان ۳۳ مقام
پر لفظ ابراہیم بفتح ہا و الف بعد روایت ہشام ہر ابن عامر سے اور سوا

مقامات مذکورہ کے اور جگہ ایرامیم کبسرہ یا اوریا کے روایت مذکورہ میں بھی
 ہے اور باقی کل قرآن کے نزدیک ہر جگہ کبسرہ یا اوریا کے ہو اور خاص سورہ بقرہ
 کے ۵۱ حروف میں ابن کوان ہادی ثانی ابن عامر سے ہر دو وجہ مروی ہیں
 وَتُخَذُ الْقُرْآنُ نَافِعٌ وَابْنُ عَامِرٍ يَقْتَضِي خَاتَمَ الْكَبْرِ خَاتَمًا وَابْنُ عَامِرٍ
 بسکون ہاء قرأت ابن کثیر اور روایت سوسی ہے اور سورہ فصلت میں
 بسکون ہاء روایت سوسی اور ابو بکر اور قرأت ابن کثیر و ابن عامر ہواوردوری
 کی روایت میں سب جگہ باختلاس کسرہ ہو باقی قرآن کے قرأت کبسرہ خالصہ
 تمامہ ہو قَامِئَةً بِاسْكَانٍ مِيمٌ وَتُخَفِّفُ الْقُرْآنُ ابْنُ عَامِرٍ باقی بقیۃ ميم و تشدید
 و وَهِيَ الْقُرْآنُ نَافِعٌ وَابْنُ عَامِرٍ أَوْضَى بِالْفِ قَبْلَ أَوْ بَابِ فَعْلٍ سے اور باقی
 بدون الف باب تفصیل سے پڑھتے ہیں اَمْ يَقُولُونَ بِنَا خُطَابٌ قُرْآنُ ابْنِ عَامِرٍ
 و حمزہ و کسائی اور روایت خص ہے باقی بیا غیب رَعُوفٌ بِحَذْفِ وَاوِ
 قرأت حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ و ابو عمرو باقی باثبات وَاوَعْلًا يَعْلَمُونَ وَابْنُ
 بِنَا خُطَابٌ قرأت ابن عامر و حمزہ و کسائی باقی بیا غیب هُوَ مَوْلَاهَا بَقِئَةً
 لام و الف متقلبہ از یا قرأت ابن عامر باقی کبسرہ لام و یا رَعْلًا تَعْلَمُونَ
 وَابْنُ حَيْثُ بیا غیب قرأت ابو عمرو باقی بِنَا خُطَابٌ تَطَوَّعٌ ہر دو جگہ
 بیا رَحْمَتَانِی و تشدید ط اور اسکان عین قرأت حمزہ و کسائی باقی تَاغُوْبِہِ
 وَتُخَفِّفُ طَاوُفَہِ عین وَتَصْرِيفُ اِیْضًا اس سورہ اور سورہ چاشیہ میں اور

تَنْزِيلُ الرِّجِّ سُوْرَةُ كَيْفَ تَبْتَدِئُ تَوْحِيدَ قُرْآنِ حَمْزِهِ وَكَسَائِي بَاقِي بِلَفْظِ جَمْعٍ اَوْ
 وَمَنْ يُرْسِلِ الرِّجَّ سُوْرَةُ نَحْلٍ مِنْ اَوْرٍ وَهَكَوَالَّذِي يُرْسِلِ الرِّجَّ اَعْرَافٍ مِنْ
 اَوْرٍ اَلَّذِي يُرْسِلِ الرِّجَّ جَوْدٌ وَاَحْرَفٌ هُوَ سُوْرَةُ رُوْمٍ مِنْ اَوْرٍ اَلَّذِي
 اَرْسَلَ الرِّجَّ سُوْرَةُ قَاطِرٍ مِنْ اِبْنِ كَثِيْرٍ وَحَمْزُهُ وَكَسَائِي تَوْحِيدَ بَاقِي جَمْعٍ اَوْرٍ اَلَّذِي
 الرِّجَّ سُوْرَةُ حَمْزٍ مِنْ فَقَطْ حَمْزُهُ تَوْحِيدَ بَاقِي جَمْعٍ اَوْرٍ اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 شُوْرِي مِنْ اَوْرٍ اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 مَكْرَمٍ نَافِعٍ لِي بِلَفْظِ جَمْعٍ طَرَحَا اَوْرٍ اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 لِي تَوْحِيدَ اَوْرٍ اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 مَعْتَمَدٌ مَذْكُوْرُهُ مِنْ اِبْهَامٍ قُرْآنِ اَخْتِلَافٍ هُوَ اَوْرٍ اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 كَرْنِي سِي ظَاهِرٌ هُوَ كَلَامٌ نَافِعٌ مَقَامَاتٍ مَذْكُوْرُهُ مِنْ بِلَفْظِ جَمْعٍ طَرَحَا
 اَوْرٍ اِبْنِ كَثِيْرٍ بَقَرَةُ اَوْرٍ كَهْفٍ اَوْرٍ جَاثِيَا اَوْرٍ جَعْفَرِيْنَ جَمْعٍ اَوْرٍ دِيْكَرٍ مَقَامَاتٍ مِنْ تَوْحِيدِ
 اَوْرٍ اَبُو عَمْرٍو اِبْنِ عَامِرٍ وَعَاصِمٌ سَيِّدُ اَنْ سَبْعِيْنَ بِلَفْظِ جَمْعٍ طَرَحَا اَوْرٍ سَوَا اَوْرٍ
 اِبْرَاهِيْمُ اَوْ شُوْرِي كِي اَوْرٍ حَمْزُهُ سَيِّدُ سُوْرَةِ فِرْقَانٍ مِنْ اَوْرٍ كَسَائِي سَيِّدُ حَجَرٍ اَوْرٍ
 فِرْقَانٍ مِنْ بِلَفْظِ جَمْعٍ طَرَحَا اَوْرٍ اَبَقِيْ جَمْعٌ قُرْآنِي مِنْ جَوَ لَفْظِ الرِّجِّ اَيَا اَوْرٍ
 قَاصِدًا اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 قَهْوِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي اَلَّذِي
 مِنْ اَلَّذِي تَوْحِيدٍ مِنْ كَلِّ قُرْآنِ سَبْعَةٍ مُتَّفِقَةٍ مِنْ اِيْسِي هِي جَمَانِي لَفْظٌ بِرُوْنِ اَلْفِ

کے واقعہ سے جیسے واکزن امر سکتا دیکھا اور سکی توجید میں ہی خلاف نہیں ہے
وَلَوْ يَتَى الْكَذِبُ بِنَا خَطَابِ قَرَارَتِ نَافِعِ وَابْنِ عَامِرٍ بَاقِي قَرَارِ بِنَا غَيْبِ
اِذْ يَدُونَ بَعْضُهُ يَاقَرَارَتِ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بَعْضُهُ يَاقَرَارَتِ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بَعْضُهُ يَاقَرَارَتِ
قَرَارَتِ ابْنِ عَامِرٍ وَكَسَائِي وَرَوَايَتِ خُصْفِ قَبْلِ هِيَ بَاقِي بَسْكَوْنِ طَافِطِ اِطْطِ
اس مقام پر ایک کلیہ سمجھ لینا چاہیے جب آخر حرف ساکن ایک کلمے کا ملاتی ہو
حرف ساکن دوسرے کلمے سے جیسے یہاں کلمہ مَن مَن فَوْنِ ساکن ملاتی ہو کلمہ
اضطر کے ضاد ساکن سے اور دوسرے کلمے کے ساکن کے بعد حرف مضموں ہو
ساتھ ضمہ لازمہ کے جیسے یہاں طَا اَرْبَاسِ ایسے مقام پر ساکن اول کو حرکتِ ضم
یا کسر دینے میں باہم فکر کو اختلاف ہی حمزہ و عاصم و ابو عمرو و کسر و نور و نافع
و ابن کثیر و ابن عامر و کسائی ضمہ دیتے ہیں سو اَلْفَظِ اَوَّلِ قُلْ نَزَّوِيَا اَبُو عَمْرٍو
یعنی اگر باکن اول واو اَوُّ یا لام قُلْ ہو تو ابو عمرو ہی بضمہ پڑھے گا جیسے اَوَّلِ اَعْوَا
قُلْ اَعْوَا اور جو ساکن اول تنوین ہو تو ابن ذکوان ہی بکسرہ پڑھے گا جیسے
مَحْظُورًا اَنْظُرْ مگر لفظ بحر جہاد اَدْخُلُوا اور خبيثه اجتملت میں ہر حرف ساکن
اول تنوین ہے مگر ابن ذکوان سے کسرہ اور ضمہ ہر دو وجہ مروی ہیں پس
جو کسرہ دیتے ہیں تو موافق قاعدہ حکم التقار ساکنین کے اور جو ضمہ پڑھتے ہیں
وہ باتباع ضمہ لازمہ کے ہے اور واضح ہو کہ ایسا ساکن اول و آت میں کوئی حرف
ہو گا ان حرفوں میں سے ا ب ت ث ج ہ و د س ش ل لام کی

قل ادعوا شہکاکم قل ادعوا الدین من حنظلہ قل ادعوا اللہ قل فظنوا
 انہی مثال قالوا خرج علیہم اوکی مثال لو انقص او اخرجوا او ادعوا
 الرحمن نون کی مثال از اقتلوا ان احکم لکن انظر ان اشکروا ان اعدوا
 تنوین کی مثال محظوظ انظر قلیلا انظر متشاہ انظروا برحۃ ادخلوا
 مبین لاقتلوا خبیثۃ باجنت عیون ادخلوها اور عزیر ابن اللہ
 مین عزیر کو تنوین و کسر پڑھا ہے عاصم و کسائی نے تو عاصم کسر مین
 اپنی اصل پر مین اور کسائی جو کسر دیتے مین تو بوجہ عارض ہوئے فہم مین
 کے کہ او مین ضمہ لازم نہیں اور شرط لازم کی تھی پس کلام اصل سے خارج
 ہے ایسی ہی ان امشوا ان تقواللہ ان امرہ مین ضمہ لازم نہیں او مین ساکن
 اول کو باتفاق حرکت کسرہ کی دینگے یا اختلاف جاری نہیں ہو اور شناخت
 ضمہ لازم و عارضہ کی یہ ہے کہ اگر کلمہ ثانیہ کی ابتدا الف سے کیجاوے
 تو اگر مفعوم ہو تو لازم و رندہ عارض ہے اور وال کی مثال ولقد استعرجی
 لیس الیٰ بنصب بار قرارت حمزہ و جنس باقی قراءہ برقع راہ اور لیس الیٰ بان
 مین بلا خلاف رفع ہو و لیکن الیٰ ہر دو جگہ تخفیف کسرہ نون کن و رفع
 راہ الیٰ قرارت نافع و ابن عامر باقی بتشدید فتحہ نون و نصب بار مین متوجہ
 بغتہ واو و تشدید صا و قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بسکون
 واو و تخفیف صا و فذیہ طعام ہنویں اعلیٰ رفع ثانی قرارت ہر راۃ کفین

و ابو عمرو و ابن کثیر اور روایت ہشام ہے باقی نافع و ابن کثیر کو ان ترک تنوین جز
 طعام مسکین زیادت الف بیان میں کہ وقتہ نون بلفظ جمع قرأت نافع
 و ابن عامر باقیین بدون زیادت الف بلفظ مفرد و بز نون بتوین اور قرأت
 جمع میں بفتح میم و میں اور قرأت افراد میں کسرة میم سکون سین ہے القرآن
 بالف لام او قرآن بدون الف و لام متقل حرکت ہمز و بطرف راء ساکنہ و حذف
 ہمز و قرأت ابن کثیر باقی قرأ باسکان راء و اشبات ہمزہ و لا تکملوا بفتح کاف
 تشدید میم روایت ابو یوسف شعیبہ باقی قرأ باسکان کاف و تخفیف میم بیوت
 بدون الف لام و اربعون الف و لام بنعمہ باربعہ قرأت ابو عمرو و روایت
 حفصہ و دریش سند و رافعی کسرة با و کاف و نون تم جوار و حتی یفتی لکم و در قرآن
 فانی کھ ہر سہ صیغہ بقصر یعنی حذف الف بعد تانیہ و ثانیہ و یاء و یا و تانیہ
 راء ساکنہ قائم و طرہ راء و تانیہ اول و ثانیہ و تانیہ ثانیہ و کسائی و ابو طائی
 بن یحیی با شجرت الف ہر سہ بیوت میں اور مہمہ تا و یا و فتحہ تانیہ و کسائی و کسائی
 قاف اول و ثانی میں فلا کریم و لا فسی فی ہر دو نقطہ و فی و غیرہ قرأت
 ابن کثیر و ابو عمرو و سہ باقی کی قرأت انہی بدون تنوین ہے فی الفی بفتح سین
 قرأت نافع و کسائی راء و کسائی باقی کسرة سین و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ
 باقی بنصب لام و جمع الہام و ہر جائزہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ
 و ابن کثیر و ابو عمرو و سہ باقی فہمہ و کسائی و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ و تانیہ

بشا و ثلثہ قرأت حمزہ و کسائی باقی پادوسہ قُلِ الْعَفْوَ برفع و او قرأت
 ابو عمرو و بیری باقی بنصب لا عنتکم تمسیل و تحت حمزہ ہر دو وجہ روایت احمد
 بزی باقی صرف تحقیق حمزہ سخی یطہون بسکون طاء و ضمہ با قرأت نافع و ابن
 ابو عمرو و ابن عامر و روایت مختص ہے اور حمزہ و کسائی و ابوبکر بفتح طاء و با تشدید
 ہر دو پڑھتے ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بضمہ یا قرأت حمزہ باقی بفتح یا لا تضاکر فی لفظ اصل
 میں لُذْیٰرُہُ تہا ایک اکا و عام دوسری میں باتفاق قرار ہے مگر اگر غم فہما
 کو بضمہ پڑھا ہے ابن کثیر و ابی عمرو نے باقین کی قرأت بفتح یٰ اِذَا سَلَّمْتُمْ
 مَّا اَنْتُمْ عَلٰی سُوْرَتِیْنِ اَوْ مَآ اَنْتُمْ عَلٰی سُوْرَتِیْنِ بِاَسْمٰی سُوْرۃ روم میں بقصر قرأت
 ابن کثیر ہے باقی بفتح پڑھتے ہیں قَدْرُہُ ہر دو جگہ بفتحہ وال قرأت حمزہ و کسائی
 و روایت مختص باقی بسکون ذال تَشْتَقُھُنَّ ہر جگہ بفتحہ تا و مدیم قرأت حمزہ و
 کسائی باقی بفتحہ تا و قصر و صیغۃ برفع قرأت نافع و ابن کثیر و کسائی و روایت
 ابوبکر باقی بنصب یَبْصُطُ بصاد قرأت نافع و کسائی و روایت ابوبکر و بزی ہے
 اور ابو عمرو و ابن عامر و قبیل و مختص حمزہ بسین پڑھتے ہیں ایسی ہی فی الخلق
 بصطۃ سورۃ اعراف میں ہی نافع و کسائی و ابوبکر و بزی نے بصاد اور ابو عمرو
 و ابن عامر و حمزہ و قبیل و مختص نے بسین اور خلا و راوی حمزہ و ابن کثیر و ابن کثیر
 ابن عامر سے ان دونوں حرف میں ہر دو وجہ صاد و مدیم مروی ہیں اور زادہ
 بسطۃ اس سورت میں اختلاف نہیں اور میں باتفاق سین ہے فیض و حفظہ اسورہ

اور سورہ صمد میں برفع قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و کسائی اور
ابن عامر و جاسم نصب اور ابن عامر و ابن کثیر و جگہ نقد یعنی ضاع مضارع معرو
خواہ مجهول متصل ہو ساتھ اس کے ضمیر یا نہ ہو اور نقطہ مضاعفۃ اسم مفعول ابن باب
سے بقصر و تشدید عین اور باقی قرار بہرہ و تخفیف عین پڑھتے ہیں پس سورہ فقرہ
اور صمد میں جو لفظ مضاعفہ ہے او میں چار قرارت ہیں ابن کثیر برفع فاقصر
و تشدید عین ابن عامر نصب قصر و تشدید عین عاصم نصب و تخفیف عین
نافع و ابو عمر و حمزہ و کسائی برفع و مد و تخفیف عین ابو سوائی ان دو سورہ
جہاں آدھے او میں ابن عامر و ابن کثیر بقصر و تشدید عین باقی قرار بہرہ و تخفیف
عین پڑھتے ہیں عسید جہاں آدھے بقصر و تشدید عین قرارت نافع باقی بقصر و تشدید
ذکر و لا فتح اللہ اس سورہ اور سورہ حج میں بقصر و تشدید عین و سکون فاقصر قررت
قرار ہے اور نافع بقصر و تشدید عین و فتح فاقصر پڑھتے ہیں عسید بقصر و تشدید
عجم قرارت ہر آئہ کو فیمین ابن عامر شامی ہے اور نافع و ابن کثیر و ابو
بقرہ عین پڑھتے ہیں لا بیع ولا خطۃ ولا شتاۃ ہر لفظ متون برفع
قررت کو فیمین ابن عامر و نافع اور ابن کثیر و ابو عمر و بک متون و نصب تنویر
ہیں ایسی ہی لا بیع و لا خلال سورہ ابراہیم اور لا لغو و لا تأثیر سورہ طہ
میں ہی قررت کو فیمین و ابن عامر و نافع متون و رفع اور ابن کثیر و ابو عمر و بک
تنویر و نصب ان دونوں کے نزدیک یہ سب کلمات بنی او پر فتح کے ہیں

انا انھی لفظ انا کے بعد جو ان کہیں ہمزہ مضمومہ ہو کہ وہ تمام قرآن میں ہیں
 آیا ہے ایک ہی دوسرا انا انیسٹھ سورہ یوسف میں یا ہمزہ مضمومہ کہ وہ
 جگہ ہے انا اول المسلمین انعام میں انا اول التوینید انعام میں انا انھو
 یوسف میں انا اکثر مذی اور انا اقل منک کہف میں انا ایلک وہجہ
 نمل میں انا ادھو کہ قاف میں انا اول العابدین زمرہ میں انا انم مملکت میں
 تو انا م نافع حالت فیہ من بعد باقی قرآن میں ہے ہمزہ مضمومہ میں اور
 جو بعد انا کے ہمزہ مکسورہ ہو کہ وہ تین جگہ ہی ایک انا انا الانذیر بشیر
 اعراف میں دوسرا انا الانذیر مبین شعرا میں تمیزہ انا الانذیر
 مبین احقاف میں تمیزہ قانونی نامی نافع سے ہے دو جہہ وقوعہ جہت
 وصل میں مروی ہیں اور ویش دیگر خبر ہمزہ و حالت تنفیذ انا انذیر
 کل قرا اثبات الف میں متفق ہیں خواہ اس کے بعد ہمزہ ہو یا نہ ہو
 الف میں متفق ہیں جب بعد اس کے ہمزہ ہو حالت وصل میں اور بعد از ایات
 الف اور پر ہمزہ نافع کہ ہمزہ و وجود زیادت، ما و پر مدالی کہ ایہ جہت
 بروایت قانون اور جہت زیادت، ما و پر مدالی کہ ایہ جہت
 یہ مد مفصل ہے اور ہمزہ ہمزہ و وجود زیادت، ما و پر مدالی کہ ایہ جہت
 وجود کی مروی ہے ہمزہ و وجود زیادت، ما و پر مدالی کہ ایہ جہت
 ہمزہ و وجود زیادت، ما و پر مدالی کہ ایہ جہت

اور بحالت وخصائیات باعین اتفاق ہے۔ قالاً غمکہ ہمزہ وصل وجریم قرأت
 حمزہ وکسانی باقی ہمزہ قطعی وضمہ وفتح کبیرہ صا وقرار نامزد باقی نہیں
 جزاً اس سورہ اور سورہ زخرف میں امر ججۃ سورہ جبرین بضمہ زامی روایت ابو بکر
 ہے ہمزہ باقی بار مکان وریہ لفظ انہیں میں مقام پر قرآن میں واور وہی اگلا لفظ
 اکل ہمزہ انت طرف نہیں خوش کے بہان آئے بغضہ کان قرأت کو فین
 واور غاخر ہے اور جو مضامین طرف ضمیر مذکر یا اسم ظاہر کے یا مضامین ہو
 جیسے انکاء اکل بخیط فی اکل اکل کی غمکہ کان میں ابو عمرو ہی ہر چار روایت
 کے شریک میں باقی اسکان ہر ابوقریب اس سورت میں اور سورۃ مؤمنون
 ہمزہ ہمزہ زار زور نہ غامدہ ہمزہ ہمزہ باقی بغضہ زور کہ غمکہ وایمانت وصل
 بڑی روی ابن کثیر اس ناگوشتہ دپڑ ہوتا ہے اور اگر نا پر وقف کیا جاوے
 تو ابتدا پر بتا منقوض ہوا شدیدی ہے۔ مطارح میں کلمات اور بھی ہیں کہ عین
 بنار یہ معانی قبل یہ ایت بڑی تاشدوسہ ہے ولا تفرقوا آل عمران میں
 اوالہ میں توقہم نسائکم ولا تعاونوا المشرکین ففرقوا انعام میں فاذا
 ہے تلفیق اعوان وشرع میں اور صافی میں انک تلفق طہ میں ماآل
 الذلک بکے مجہدین ہاں ہمزہ تازہ انشیطین تزل شعر میں تزل علیک
 ہمزہ تازہ میں لا یتناہون صافان ہمزہ تازہ اکلطہ دلیل میں اذ تلقنہ اور
 فان تو اوفا غامدہ نو میں لا کلمہ اور وان تو اوفا غامدہ اخافہ اور وانی

اَنْ تَحْمِلَ كِسْرَةَ حَمْزِهِ بَاقِيَ بَقِيَّةِ حَمْزِهِ فَتَنْتَهِيَ بِسُكُونِ الْفَالِ وَتُخَفِّفُ كَافَ
 اِبْنِ كَثِيرٍ وَالْبُوعْمُ وَبَاقِيَ بَقِيَّةِ ذَالٍ وَتَشْدِيدُ كَافَ اَوْ حَمْزِهِ بِرَفْعٍ اَوْ بَاقِيَ بِمَنْصِبٍ اَوْ
 بِجَارَةٍ سَاوِيَةٍ بِمَنْصِبٍ اَوْ دَوْنَهَا عَاصِمٌ بَاقِيَ بِرَفْعٍ اَوْ سُوْرَةٍ نَسَائِمٍ لَفْظُ تَجَارَةٍ
 هِرَاسَةٍ كَوْفِيٍّ بِمَنْصِبٍ اَوْ بِرَفْعٍ قَرِيبٍ بَعْضُهُ رَاوِدٌ وَحَذْفُ الْقَافِ كَثِيرٌ
 وَالْبُوعْمُ وَبَاقِيْنَ كِسْرَةُ اَوْ فَتْحُهُ اَوْ اَشْبَاتُ الْفِ قِيَعُفَرٌ اَوْ رِ وَيُعَدُّ بِمَنْصِبٍ
 هِرَاسَةٍ بِمَنْصِبٍ نَافِعٍ وَابْنِ كَثِيرٍ وَالْبُوعْمُ وَحَمْزُهُ وَكَسَائِيٌّ اَوْ عَاصِمٌ وَابْنُ عَامِرٍ بِرَفْعٍ
 وَكُتِبَ بِتَوْجِيهِ قَرَارَتِ حَمْزِهِ وَكَسَائِيٌّ بَاقِيْنَ بِلَفْظِ جَمْعٍ اَوْ سُوْرَةٍ تَحْرِيمٍ
 مِنْ بِلَفْظِ جَمْعٍ اَوْ بُوعْمٌ وَخُصَّ بَاقِيَ قَرَارِ تَوْجِيهِ

سورة عمران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَفْظُ السُّورَةِ بِأَمَلٍ مَحْضَةٍ قَرَارَتِ كَسَائِيٌّ وَالْبُوعْمُ وَرَوَاتُهَا
 اِبْنُ ذَكْوَانَ اَوْ تَقْلِيلُ اَمَلٍ قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَرَوَاتُهَا وَرِثُ اَوْ رَقَالُونَ تَغْلِيلُ
 اَوْ فَتْحُهُ هِرَاسَةٌ بِمَنْصِبٍ اَوْ بِرَفْعٍ اَوْ عَاصِمٌ وَهَشَامٌ بِفَتْحِهِ اَوْ سَتَغْلَبُونَ
 وَتُحْشَرُونَ هِرَاسَةٌ بِمَنْصِبٍ نَافِعٍ قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَكَسَائِيٌّ بَاقِيَ بِتَأْخِاطِ
 بِرَوَاتِهِمْ بِأَغْيَبِ كُلِّ قَرَارٍ مَكَرُوفٍ بِتَأْخِاطِ بِرَضْوَانٍ هِرَاسَةٌ بِمَنْصِبٍ
 رَوَاتُهَا اَوْ بِكِسْرَةٍ سَوَايَ مِنْ اَتْبَعِ رَضْوَانَهُ كَيْ جَوْدٌ وَسِرَاحُفٌ بِسُوْرَةٍ مَائِدَةٍ

میں کہ اس میں باتفاق کسرہ ہو باقی قرار کسرہ راہر حکمہ بطریق سے ہیں ان
 الذین یقتلوا حمزہ قتلوا کسائی باقی کسرہ حمزہ ویقتلون الذین دوسرا حرف بضم یا
 وفتح قاف یا لکشد و کسرہ قاف قرارہ حمزہ باقی یقتلوا کسائی باقی قاف بدل الف و ضم ہا پر کسرہ
 میں الیچیت بالف لام ہر حکمہ اور بلاد میت ہوان الف لام تخفیف طاق قرارہ ابن کثیر و
 ابو عمرو و ابن عامر و روایت ابو کبیر ہے اور نافع و حمزہ و کسائی جو نہ ص ث یا پیر یا و الی شذوذ
 لکبتہ سورہ یس میں اَوْ مِنْ كَانَ عِنَّا سورہ النعام میں اور کھ انہی عینا شجر
 میں کان تر از تخفیف مگر نافع تشدید و جبر حکمہ اطاعت میت کالیسیہ میں ہوا ہر سہ میں
 بنو نصر متبع متبعون میں ہوا علی جیسے و ماہر عینتہ انک ملت انہم میتوں بعد
 ذلک یقتلوا و ان باتفاق تشدید ہوا و لفظ المیتۃ و الدم بقصرہ و راء مد او نکل
 ویرقیۃ دو جگہ سورہ بانو میں ادریۃ سورہ قاف میں بافاق نفیس ہے و کثرتا تشدید فا
 قرارہ ہر سہ میں کونین انہی توحید یحییٰ و یقتلوا کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور
 راہر حکمہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور راہر حکمہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور
 ہر حکمہ ہے باقی ہوا الف حمزہ اندالہ و فسطح ابو کبیر شاذ ہے ہر حرف الف شکلیہ از کسائی
 بنصیب دیگر ذرا تمیز سے ہر حرف کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور راہر حکمہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور
 الی حمزہ قرارہ حمزہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور راہر حکمہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور
 اوسے لفظ اَنْ اَنْ کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور راہر حکمہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور
 یقتلوا حمزہ یقتلوا کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور راہر حکمہ کسائی باقی کسرہ حمزہ قاف قرارہ ابن عامر اور

اور کف میں ایک ایک جگہ بضمہ یا فتحة موحده و کسرہ شین مشدده قرأت نافع
 و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و عاصم ہر اور حمزہ و کسائی بضمہ یا و اسکان موحده
 و ضمہ شین مخففہ تور سورہ شوریٰ میں یُبَشِّرُ اللہ میں عاصم و نافع و ابن عامر
 بضمہ یا فتحة موحده و کسرہ شین مشدده و ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی
 بضمہ یا و اسکان موحده و ضمہ شین مخففہ اور پیش ہم رہا ہم سورہ توبہ اور انا
 نبشركم بغلام حرف اول سورہ حجر اور یذکر یا انا نبشرك اور لتبشیرہ المتقین
 ہر دو سورہ مریم میں فقط حمزہ بفتح یا و اسکان موحده و ضمہ شین مخففہ اور یقین
 بضمہ یا فتحة موحده و کسرہ شین مشدده الحاصل یہ کلمات مذکور ہوئے ذوالعمر
 ایک اسرا ایک کف ایک شوریٰ ایک توبہ و مریم ایک حجر میں ان نو صیغوں
 مضارع کو بحر کات مذکورہ بتشدید پڑھتے ہیں نافع و ابن عامر و عاصم اور
 حمزہ سب کو بحر کات مذکورہ بتخفیف پڑھتا ہے اور ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر
 کلمہ بتشدید اور حرف شوریٰ میں بتخفیف اور کسائی نے آل عمران و اسرا و
 سورہ بتخفیف اور توبہ و حجر و مریم میں بتشدید پڑھا ہے و یُعَلِّمُ الْکِتَابَ
 بیا غیب قرأت عاصم و نافع باقی بنون سکون آئی اَخْلَقَ بِکسرہ ہمزوائی قرأت
 نافع باقی بفتح اور آفی قد جئتکم میں باتفاق فتح ہے فیکون طیدا سورہ
 اور سورہ مائدہ میں کل قرار سکون یا بدون الف مگر نافع بعد الف بعد طاء اور
 ہمزہ کسورہ پڑھتے ہیں فِیْهِمْ بیا غیب روایت مختص ہے باقی کل قرار

بنون منکلم ہا انتہم بحذف الف بعد ہا روایت قبل اور ویش باقی باثبات
 الف اور نافع و ابو عمرو و تسہیل ہمزہ باقی تحقیق ہمزہ اور قراد مصرنا قلین ہوا
 ویش ہمزہ کو ببدال الف پڑھتے ہیں حاصل یہ کہ قالون و ابو عمرو باثبات الف
 بعد ہا و ہمزہ مسلسلہ اور ویش بنون الف ہمزہ مسلسلہ و ببدال ہمد و وجہ اور قبل
 ہمزہ محققہ بعد ہا اور بزی و ابن عامر و ہر سہ ائمہ کو فہمین بالف بعد ہا و ہمزہ محققہ
 پڑھتے ہیں اب اس کے توجیہ میں جو فیما بین قرا اختلاف ہو وہ بیان ہوتا ہے
 پس یہ باتنیہ کا ہے نزدیک ابن فہم کو ان اور کو فہمین اور بزی کے کہ داخل ہوا
 انتہم پر کیونکہ اگر یہ مبدلہ ہوتا ہمزہ سے نزدیک ان مذکورین کے تو یہ لوگ
 درمیان ہا اور ہمزہ انتہم کے الف نہ داخل کرتے کیونکہ انکا مذہب ادخال
 الف بین الہمزتین نہیں ہوا و ریب وہ باثبات الف پڑھتے ہیں تو معلوم ہوا
 کہ ان کے نزدیک باتنیہ کا ہے اور ویش و قبل کے نزدیک ہمد ہمزہ
 کیونکہ اگر ان کے نزدیک بھی باتنیہ کا ہوتا تو بعد ہا کے الف ہوتا اور ان و نو
 کی روایت میں بد و بن الف بقصر ہے ہے قالون و ابو عمرو و ہر سہ ائمہ نزدیک
 باتنیہ اور ہمد ہمزہ سے ہمد و وجہ محتسب ہیں کیونکہ ان کے اصول میں ادخال
 الف درمیان ہمزتین مغتصبتین کے ہوتا اگر ہمد نہ ہمزہ سے کہیں تو الف
 بین الہمزتین ہے اور جو باتنیہ کا کہیں تو وہ بھی محتسب ہے اور ایک جماعت
 ذوالوجاہت نے ہر ایک کی قراست میں ہمد و وجہ مذکورہ کا احتمال روایت کیا ہے

اور ابن ذکوان و ہر سہ کو فیمن و بڑی جتنکے نزدیک باتنبیہ کا ہو اور قالون
 و ابو عمرو و ہشام کے مذہب میں من و وجہ احتمال باتنبیہ ہی پس با ایک کلمہ
 اور انتم دوسرا کلمہ ہے یہاں من مفصل ہے پس ان مذکورین میں سے جنکا
 مذہب من مفصل میں قصر ہے وہ قصر کرینگے یعنی زیادت مبرا و پر تا اصلی
 کے نکڑینگے سو سی اور بڑی کا مذہب من مفصل میں بخلاف قصر ہے وہ قصر
 ہی کرینگے اور قالون اور دوری کے نزدیک بخلاف ہو وہ بخلاف قصر کرینگے
 اور باقی پنج ذات مذکرینگے اور ورش کا مذہب ہمزہ انتم میں ابدال و تسہیل
 و و نون میں پس و تسہیل میں تو مد نہو گا اور وہ ابدال میں مد طویل ہو گا
 بسبب شاق ہونے سکون کے بعد اور سکے ثعلبونی لکھتے بضمہ نا و فتحہ میں
 اور کسرہ لام مشدہ قرأت کو فیمن و ابن علم باقی بفتحہ نا و اسکان میں و فتحہ
 لام مخفہ و لایا فہر کہ برفع را قرأت کسائی و نافع و ابن کثیر ہے اور ابو
 باسکان را باقی بضمب را اور براویت دوری راوی ابو عمرو و ہر دو وجہ اسکان
 و اخلاص و سین جاری ہیں لہذا انیت کم بضمہ نا ثانیہ بصیغہ واحد تکم قرأت
 کل قرأت ہے مگر نافع بنون و الف بلفظ جمع پڑھتے ہیں اور لام لیا کو مکسور پڑھا
 حمزہ زبر باقی نے مفتوح و البیہ یز جعون یا رغیب وایت حفص باقی تبار
 خطاب ربیعون یا رغیب قرأت ابو عمرو و حفص باقی بنا خطاب سجع البیت
 بکسرہ حار وایت حفص قرأت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ ایسی ہی مایفعلوا

اور کن یک کفر و بسیار غیب ہر سہ کورین باقی بتا خطاب لایضہ کلمہ
بکسرہ ضاد و حمزہ و اقرا ت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی بضمہ ضاد و وضمہ رار شد
مذللین اس سورہ میں او نیز نون سکنت بین بفتح نون تشدید زای قرأت ابن عامر
باقی باسکان نون و تخفیف زای مستویین بکسرہ و او قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و صم
باقی بفتح واد و سائر نحو و حذف او اولی قرأت ابن عامر و نافع باقی باشائاد
فتح حاور الفتح بضمہ قاف قرأت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بفتح قاف
و کسائی ہر جگہ کاف بالف مدودہ و حمزہ مکسورہ قرأت ابن کثیر باقی بفتح کاف
و حمزہ مفتوحہ و یا مکسورہ شدہ قتل معہ بفتح قاف بالف شیدہ و فتحہ تا قرأت
ہر سہ کو فیدین و ابن عامر باقی بضمہ قاف کسرہ تا پڑھتے ہیں الوجب اور عجا
جہان آج بضمہ عین قرأت ابن عامر و کسائی باقی بسکرت عین یغشی
بتا تانیث قرأت حمزہ و کسائی باقی بیا تذکیر کثرت بفتح لام کای قرأت
ابو عمرو باقی بضمہ بیا اعملا و ن بفتح و لکن بیا غیب قرأت حمزہ و کسائی
و ابن کثیر باقی بتا خطاب بضمہ متنا صحت جہان واقع ہوں بضمہ سر سیم
روایت ابو بکر او قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و حمزہ و نوح جگہ اس
سورہ میں بضمہ یاء و یاء اس سورہ کے درجہ مکسورہ اور باقی قرأت ہر جگہ مکسورہ
سیم پڑھتے ہیں و یا بکسرہ بیا غیب است حص باقی سب بتا خطاب بفتح
بضمہ و فتحہ غین و جمہ صیغہ ہوا قرأت نافع و حمزہ و کسائی و ابن عامر و

ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم بفتحہ یا وضعہ غین کو اطاعونا ما قتلوا انفسہم
 روایت ہشام ہے باقی بتخفیف تا لو کا تحسین الذین قتلوا اس سورہ میں اور
 لَمْ قَتَلُوا سورہ حج میں قرآن ابن عامر یعنی ہشام اور ابن کوان متفق التشدید
 باسے بتخفیف آورد قتلوا لاکہ قرآن جو آخر سورہ میں ہے او سکوت شدہ
 تا پڑھا ہے ابن عامر اور ابن کثیر نے اور انھیں دو نون نے قد تحمسی
 الذین قتلوا سورہ انعام میں بتشدید پڑھا ہے اور باقی قرآن سے بتخفیف
 اور ما ماتوا و ما قتلوا جو لفظ فعل سے پہلے واقع ہے او سکوت تخفیف میں
 خلاف نہیں اور لفظ تحسین جواب مذکور ہو یا بغیب تا خطاب ہر دو وجوہ
 ہشام ہے باقی تا خطاب ہی پڑھتے ہیں وَاَنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ بَكْسُكُمْ
 قرأت سانی باقی بفتحہ حمزہ و لا یخزنک ہر جگہ لفظ یخزن سوامی سورہ انبیاء
 یا سورہ یوسف یا سورہ زمر قرأت نافع اور باقی قرآن بفتحہ یا وضعہ زای ہر جگہ اور حرف
 و رد انبیاء میں نافع ہی بفتحہ یا وضعہ زای پڑھتے ہیں و لا یخسبن الذین
 کفروا یا یحسبن الذین یخونون و نون میں تا خطاب قرأت جزو باقی بیا رغیب و ما
 قتلوا سید بیا رغیب قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی تا خطاب یخسبن الذین
 اس سورہ اور سورہ انعام میں بفتحہ یا وضعہ میم و تشدید یا زانیہ سورہ
 قرآن حمزہ و سادہ یا بفتحہ یا وضعہ کسورہ میم و سکون یا زانیہ سکن کتب
 بیا وضعہ یا نون و میم تا و قتلوا بفتحہ لام اور نون بیا رغیب قرأت

باقی قرآن لفظ اول بنون مفتوحہ وضمہ تا اور لفظ ثانی بنصب لام اور لفظ ثالث بنون وَاَلَّذِیْ بَزَّیَارَتِ بَارِ موصدہ قرارت ابن عامر اور یہاں مصاحف شام میں مرسوم ہے وَالَّذِیْ بَزَّیَارَتِ بَارِ روایت ہر شام اس لفظ کے مرسوم بالبار ہونے میں خلاف ہے باقی قرآن ہر دو لفظ بدون بار پڑھتے ہیں کَتَبْتُ بِسْمِ اللّٰہِ اور کَلَّمَکُمْ لَکُمْ ہر دو صیغہ بیا غیب قرارت ابن کثیر والیہ عمرہ روایت ابو بکر یہ ہے باقی بتا خطاب لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ لَفْظِ عِیْسٰی بیا غیب قرارت ابن عامر ونافع وابن کثیر ابوعمرہ ہے باقی بتا خطاب فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ یَدْفَعُوْنَہُمْ بیا غیب وضمہ بَارِ موصدہ قرارت ابن کثیر ابوعمرہ ونافع وبقی بتا خطاب فَمَتَّعُوْهُ وَفَعَلُوْا وَقَتْلُوْا ہر دو صیغہ مقدم و مؤخر قرارت حمزہ وکسانی ہے باقی بتقدیم قاتلوا ایسی ہی یَقْتُلُوْنَ وَیَقْتُلُوْنَ سُوْرۃ توبہ میں ہی مقدم و مؤخر پڑھنا قرارت حمزہ وکسانی ہے باقی بترتیب کورہ پڑھتے ہیں

سورۃ النساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لفظ تَسَاءَلُوْنَ بتخفیف سین قرارت ہر سائے کوفین باقی قرآن بتثنیہ سین پڑھتے ہیں وَالْاَرْحَامِ بتخفیف ميم قرارت حمزہ باقی بنصب جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِسْمًا بِقَصْرِ قَرَارَاتِ نافع وابن عامر باقی بمعنی اثبات اَلْفَ سَيِّئُوْنَ بضمہ یا قرارت ابن عامر روایت ابو بکر باقی بفتوہ بِالْاَنْحَاثِ وَاَحَدٌ كَرِیْمٌ تا

سورۃ النساء

قرارت نافع ہی باقی نہ صبت یوحییٰ ہوتا ہر دو جگہ فقہ مصادروایت ابو بکر
و قرارت ابن کثیر وابن عامر اور لفظ آخر میں جنص ہی موافق ہو اور کاف فقہ مصاد
بین باقی قرار ہر دو جگہ کبیرہ مصاد پڑھتے ہیں فَلَاحِیۃ ہر دو جگہ اس سورہ میں
اور فِی اَمَیَّہا قصص میں اور فِی اَمِّ الْکِنِیۃ زخرف میں بحالت وصل کبیرہ
ہمزہ قرارت حمزہ و کسائی اور وصل سے مراد وصل لام کسورہ اور فی حرف جار سے
پس اگر ابتدا لفظ ام سے ہو تو باتفاق حمزہ مضمومہ باقی قرار وصل ایضہ پڑھتے ہیں
اور یَطْوِنَ اَمَّیَّہا کھ سورہ نخل اور نجم اور زمر میں اور یَبِیۡوُنَ اَمَّیَّہا کھ سورہ
نور میں ہی بحالت وصل کبیرہ حمزہ قرارت حمزہ و کسائی باقی قرار بضمہ حمزہ اور
ان چاروں مواضع میں فقط حمزہ میم کو ہی کسور پڑھتا ہے یُدْخِلُہ ہر دو جگہ
اس سورہ اور سورہ طلاق میں یکجا اور یکسر اور یدخلہ ہر دو صنف سورہ تغابن
اور یدخلہ اور یدنبہ سورہ فتح میں بنون متکلم قرارت نافع وابن عامر ہی باقی
بیا غیب اللذان اس سورہ میں اور اللذان فصلت میں اور هٰذَانِ ط اور جیز
اور هٰتَیْنِ قصص میں تشدید بنون قرارت ابن کثیر کی ہی باقی بتخفیف اور لفظ
فَذٰلِکَ سورہ قصص میں تشدید بنون ابن کثیر و ابو عمرو باقی بتخفیف کسرا
اس سورہ اور سورہ توبہ میں بضمہ کاف قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ اور
سورہ احزاب میں ہر دو جگہ بضمہ کاف قرارت ہر سہ کوفین اور روایت
ابن ذکوان باقی بضمہ مبینۃ اس سورہ اور سورہ احزاب اور سورہ طلاق

یقیناً یا قرات ابن کثیر اور روایت ابو بکر باقی قراء کبسرہ یا پڑھتے ہیں اور لفظ سینا
 بصیغہ جمع جہاں واقع ہو کبسرہ یا قرات ابن عامر حمزہ وکسائی وروایت خاصہ
 باقی قراء لفظ جمع کو بفتح یا پڑھتے ہیں مختصات بدون الف لام کبسرہ صا و قراء
 کسائی اور المختصات بالف لام سوای حرف اول والمختصات من النساء
 کے بھی کبسرہ صا و قرات کسائی باقی قراء ہر گاہ بفتح صا و ا ح ل لکم بضمہ حمزہ
 وکسرہ حار قرات حمزہ وکسائی وروایت مختص باقی بفتح حمزہ وحا ا ح ح
 بضمہ حمزہ وکسرہ صا و قرات نافع وابن کثیر وابو عمر و ابن عامر وروایت مختص
 ابو حمزہ وکسائی و ابو بکر بفتح حمزہ و صا و مدّ خلا اس سورہ اور سورہ حجّین
 بضمہ میم قرات کل قراء مگر نافع بفتح میم اور یہ خلاف خاص انہدین و سورہ
 یمن ہے اور مدخل صدق سورہ اسراء میں بلا خلاف ضمہ ہی ہے اسئلوا
 اللہ اس سورہ میں اور فاسئلوا اور فاسئلوہم اور فاسئل الذین اور
 واسئل غرض اس باب کے امر کے صیغے بعد و او یا ف کے جہاں واقع ہوں تو
 حرکت حمزہ کی طرف سین کے نقل کر کے حمزہ کو حذف کرنا قرات کسائی اور
 ابن کثیر باقی بسکون سین اثبات حمزہ عقدت بقصر قرات کو فہین باقی تہ
 یعنی اثبات الف بعد عین الجمل اس سورہ اور سورہ حدید میں بفتح ہا و خا و
 قرات حمزہ وکسائی باقی بضمہ موحده و سکون خا و ان تلت حسنة برفع قراء
 نافع وابن کثیر باقی بنصب کو تسوئی بضمہ قرات عاصم وابن کثیر و ابو حمزہ

باقی بقیہ تا دوسرے سے نافع و ابن عامر تشدید میں پڑھتے ہیں سو حمزہ و کسائی
بقیہ تا و تحفیف میں یا مالہ حمزہ اور قالون و ابن عامر بقیہ تا و تشدید میں بدو
اما اور و رش بقیہ تا و تشدید میں یا مالہ میں میں یا بقیہ بہر دو و جہر پڑھتے ہیں
مسکوٰۃ النساء اس سورہ اور سورہ مائدہ میں بقصر قرأت حمزہ و کسائی باقی
بدیعنی باثبات الف بعد لام الا فلیل ^{۱۰} متھم بنصب قرأت ابن عامر باقی رفع
کان لم یکن بتا نہایت قرأت ابن کثیر اور روایت حفص باقی پارتیکیر ولا
نظلمون فیکل یا غیب قرأت حمزہ و کسائی و ابن کثیر باقی بتار خطاب بکیت
طایفۃ او غام تاکا طاب من قرأت حمزہ و ابو عمرو باقی بقیہ تا باطہار و من اصدقی
اس سورہ میں اور جس جگہ صا د ساکنہ قبل ال کے ہو یا شام زای پڑھنا قرأت
حمزہ و کسائی باقی بصا و خالصہ فتبیکون اس سورہ اور سورہ حجرات میں فلکے
بعدا، مثناة پرتا، مثلثہ پرتا، موحده پرتا، فوقیہ قرأت حمزہ و کسائی باقی قرار
فلکے بعدا، مثناة پرتا، موحده پرتا، تحتیہ پرتا، نون لکن الکی الیکم و السلام بقصر
قرأت نافع و ابن عامر حمزہ ہے باقی بعد اور قبل اسکے دو جگہ لفظ سلم ہے اسکی
قصر میں خلاف نہیں ہے غیر ^{۱۱} اولی النص کہ برفع لفظ غیر قرأت حمزہ و ابن کثیر
و ابو عمرو و عاصم باقین بنصب متھم صا د اللہ فسوف نو تید یا غیب قرأت
حمزہ و ابو عمرو و باقی قرار بنون متھم اور یہ اختلاف اسی لفظ نو تید میں ہی جو واقع ہو
بعد لفظ غیر ^{۱۲} اولی کے اور او یغلب فسوف نو تید جو قبل ہو وہ بخلاف بنون ہے

باقی بقیہ تا دوسرے سے نافع و ابن عامر تشدید میں پڑھتے ہیں سو حمزہ و کسائی
بقیہ تا و تحفیف میں یا مالہ حمزہ اور قالون و ابن عامر بقیہ تا و تشدید میں بدو
اما اور و رش بقیہ تا و تشدید میں یا مالہ میں میں یا بقیہ بہر دو و جہر پڑھتے ہیں
مسکوٰۃ النساء اس سورہ اور سورہ مائدہ میں بقصر قرأت حمزہ و کسائی باقی
بدیعنی باثبات الف بعد لام الا فلیل ^{۱۰} متھم بنصب قرأت ابن عامر باقی رفع
کان لم یکن بتا نہایت قرأت ابن کثیر اور روایت حفص باقی پارتیکیر ولا
نظلمون فیکل یا غیب قرأت حمزہ و کسائی و ابن کثیر باقی بتار خطاب بکیت
طایفۃ او غام تاکا طاب من قرأت حمزہ و ابو عمرو باقی بقیہ تا باطہار و من اصدقی
اس سورہ میں اور جس جگہ صا د ساکنہ قبل ال کے ہو یا شام زای پڑھنا قرأت
حمزہ و کسائی باقی بصا و خالصہ فتبیکون اس سورہ اور سورہ حجرات میں فلکے
بعدا، مثناة پرتا، مثلثہ پرتا، موحده پرتا، فوقیہ قرأت حمزہ و کسائی باقی قرار
فلکے بعدا، مثناة پرتا، موحده پرتا، تحتیہ پرتا، نون لکن الکی الیکم و السلام بقصر
قرأت نافع و ابن عامر حمزہ ہے باقی بعد اور قبل اسکے دو جگہ لفظ سلم ہے اسکی
قصر میں خلاف نہیں ہے غیر ^{۱۱} اولی النص کہ برفع لفظ غیر قرأت حمزہ و ابن کثیر
و ابو عمرو و عاصم باقین بنصب متھم صا د اللہ فسوف نو تید یا غیب قرأت
حمزہ و ابو عمرو و باقی قرار بنون متھم اور یہ اختلاف اسی لفظ نو تید میں ہی جو واقع ہو
بعد لفظ غیر ^{۱۲} اولی کے اور او یغلب فسوف نو تید جو قبل ہو وہ بخلاف بنون ہے

فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ اِسْ سُوْرَةُ اِسْ سُوْرَةُ مَرْيَمِ مِیْنِ اُوْرِ اِیْمَلِ اَحْرَفِ سُوْرَةِ
 خَافِرِ مِیْنِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِنْ اِیْرَسَ جُكُمَ بَعْضُهُ یَا وَفَتْحَ خَافِرَاتِ اِبْنِ کَثِیْرٍ
 وَاِبُوْ عَمْرٍو رَوٰی اِیْتِ اِبُوْ بَکْرٍ هِیَ بَاقِیُ بَعْثُهُ یَا وَضَمَّهُ خَا اُوْرِ سَیْدِ خَلُوْنَ
 جَعَلَهُ دُوْسَرُ حُرُوفِ خَافِرِ مِیْنِ اِبْنِ کَثِیْرٍ وَاِبُوْ بَکْرٍ بَعْضُهُ یَا وَفَتْحَ خَا اُوْرِ اِبُوْ
 اَوْسَمِیْنِ مُوَافِقٍ دِیْگِرَ قَرَارِ کُمِیْنِ اُوْرِ لَفْظِ یَدْخُلُوْنَ خَا طَرِ مِیْنِ فَحْطِ اُوْرِ
 بَعْضُهُ یَا وَفَتْحَ خَا اُوْرِ بَاقِیُ بَعْثُهُ یَا وَضَمَّهُ خَا اُوْرِ سُوْرَةِ رَعْدٍ اُوْرِ نَحْلِ مِیْنِ اِبْنِ اَبِیْ
 فَتْحٍ یَا وَضَمَّهُ خَا هِیَ یُضَلِّحُ بَعْضُهُ یَا وَسُکُوْنِ صَادٍ وَکَسْرَةِ لَامٍ قَرَارِ کَوْفِیْنِ
 بَاقِیُ بَعْثُهُ یَا وَصَادٍ مُّشَدَّدَةٍ بِاَلِفٍ کَشِیْدَةٍ وَفَتْحَ لَامٍ قَلَنْ تَاکُوْ وَآبِخَدَفٍ
 وَاَوَّلِ وَضَمَّهُ لَامٍ قَرَارِ حَمَزَةٍ وَاِیْنِ عَامِرٍ بَاقِیُ قَرَارِ لِسْکُوْنِ لَامٍ وَثَبَاتٍ
 وَاَوَّلِ مَضْمُوْمَةٍ وَاَلِکَیْمِیِّ النَّوْیِ نَزَلَ اُوْرِ اَنْزَلَ هَرِ دُوْ حُرُوفِ بَعْثُهُ نُوْنٍ وَنَزَلَ
 مُشَدَّدَةٍ اُوْرِ بَعْثُهُ هَمْزَةٍ وَزَایِ قَرَارِ کَوْفِیْنِ وَنَافِعٍ بَاقِیُ قَرَارِ بَعْثُهُ نُوْنٍ مُّکْثَرٍ
 زَایِ مُشَدَّدَةٍ وَضَمَّهُ هَمْزَةٍ وَکَسْرَةِ زَایِ وَقَدْ نَزَلَ بَعْثُهُ نُوْنٍ وَزَایِ فَحْطِ قَرَارِ
 عَاصِمٍ بَاقِیُ بَعْثُهُ نُوْنٍ وَکَسْرَةِ زَایِ سَوَفَ یُفَیِّتُهُمْ اَجْرٌ اِیْبَارِغِیْبِ
 رَوٰی اِیْتِ خُصِّصَ بَاقِیُ بَنُوْنِ مُسْکَلٍ مَسْکُوْنٌ یُفَیِّتُهُمْ اَجْرٌ اِیْبَارِغِیْبِ قَرَارِ حَمَزَةٍ
 بَاقِیُ بَنُوْنِ مُسْکَلٍ فِی الدَّزْلِ لِسْکُوْنِ رَا قَرَارِ کَوْفِیْنِ بَاقِیُ بَعْثُهُ رَا
 لَا تَقْهَدُوْا بِاَسْکَانَ عِیْنٍ وَتَخْفِیْفِ اَلِ قَرَارِ کَلِّ قَرَارِ مَکْرٍ نَافِعٍ بَعْثُهُ عِیْنٍ
 وَتَشْدِیْدِ اَلِ تَهْرِ رَوَاتِ نَافِعٍ مِیْنِ سَعَالُوْنِ بِاِخْتِلَاسِ فَتْحٍ عِیْنِ اُوْرِ رِشْتِ اِبْنِ

مناجوراً اس سورہ اور سورہ اسرائیل اور الزبور سورہ انبیاء میں بھی
 اسے قرأتِ محرمہ باقی بھیجے اسے پڑھتے ہیں

سورة المائدة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَتَانُ ہر حرف بسکون نون اول قرارت ابن عامر روایت ابو بکر
بضمہ نون اَنْ صَدُّوْکُمْ بکسرہ حمزہ قرارت ابو عمرو وابن کثیر باقی بفتح حمزہ
قَاسِمَۃٌ بحدوف الف تشدید یاء قرارت حمزہ وکسائی باقی باثبات الف
تخفیف یا وَاَرْجَلُکُمْ بضم لام قرارت نافع وابن عامر وکسائی روایت
حفص باقی قرارت بجر وَقَدْ جَاءَ نَحْمُ دُسْکُنَا لفظ رسل مضاف بطرف
جمع متکلم یا ضمیر مخاطبین یا غائبین جیسے رسلنا رسلکم رسلہم اور لفظ
سُبُل جب مضاف ہو طرف نون متکلم کے جیسے سُبُلْنَا تو ضمہ سین اور
باکو ابو عمرو نے باسکان پڑھا ہے باقی بضمہ اور ہر سہ جگہ لفظ السَّکَنُ
کے حاکو ساکن پڑھا نافع وابن عامر و عاصم و حمزہ نے اور باقی قرارت
بضمہ حا پڑھا اور لفظ اُذِّنْ لَوْ اَآذِنْ مین ذال کو فقط نافع نے
ساکن باقی قرارت نے بضمہ اور لفظ مَرَّحَا سورۃ کہف مین بسکون حَا
قرارت کل قرارت سوای ابن عامر کے اوئے بضمہ پڑھا ہے اور لفظ
نُذِرْنَا سورۃ مرسلات مین بسکون ذال پڑھا حمزہ وکسائی و حفص ابو عمرو

باقی قرآن نے بضمہ اور لفظ نکس سورہ کہف اور طلاق میں بسکون کاف
 پڑھا حمزہ وکسانی وابن کثیر و ابو عمرو و ہشام و حفص نے باقی نے بضمہ اور لفظ
 نکس سورہ قمر میں کاف کو ساکن پڑھا نقط ابن کثیر نے اور باقی قرآن میں بضمہ
 پڑھا ہے وَالْعَيْنَ وَالْأَنْفَ وَالْأَذْنَ وَاللِّسْنَ ہر چار حرف کو برضہ پڑھا
 ہے کسانی نے باقی نے بنصب اور دال جرح کو مرفوع پڑھا ہے کسانی
 وابن کثیر و ابو عمرو وابن عامر نے اور باقی میں نے بنصب و لیس کہ بکسرہ
 لام و بنصب میم قرات حمزہ باقی بسکون لام و جزیم میم یخون تا خطا
 قرات ابن عامر باقی بیا غیب و یقول الذین امنوا باثبات و او قبل
 یقول قرات اسمہ کو فہین و ابو عمرو کی ہر باقی قرات بحذف و او اور برفع
 لام قرات کل قراء مگر ابو عمرو و بنصب لام پڑھتا ہے مَن یَذَّکَّرْ فَتَلَاہُ غَام
 باظہار ہر دو وال اول کمسورہ دوم ساکنہ قرات نافع وابن عامر باقی قرات
 ہا دو قام یفتحہ وال پڑھتے ہیں وَالْکُفَّارَ اُولَیِّئَہِمْ نَجْفُضُہَا قرات کسانی
 و ابو عمرو ہر باقی بنصب عَمَّادُ الطَّاعِنِہِ بضمہ ہا موحودہ قرات حمزہ
 باقی یفتحہ ہا و نصب تیرا سائنہ باثبات الف بعد لام و کسرہ تا بلفظ جمع
 قرات ابن عامر و نافع و ابو بکر باقی بحذف الف و فتحہ تا بلفظ مفرد و حیو
 اَنْ لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً برفع نون قرات ابو عمرو و حمزہ و کسانی باقی بنصب نون
 یعَا عَمَّادُ تہم بتخفیف قاف قرات حمزہ و کسانی و روایت ابو بکر اور ابن

بعد میں یعنی باثبات الف بعد عین بتخفیف باقی بتشدید قاف فجر المثل
 بتونین حمزہ ورفع لام قراءت کو فینین باقی بترک تنوین وخفض لام اور کفارۃ
 طعام مسکین بتونین کفارۃ اور رفع طعام قراءت ابن کثیر و ابو عمرو کو فینین
 باقی بترک تنوین وخفض میم اور لفظ مساکین بیان بخلاف بصیغہ جمع ہے
 قیامًا بقصر قراءت ابن عامر اور قراءت باقین باثبات الف ہر مۃ الذین
 استحقۃ بفتح تاء و حار روایت مخض باقی بضمۃ تاء و کسرة حاء مخض کی روایت
 میں ابتدا بکسرة حمزہ و باقی کی قراءت بضمۃ حمزہ ہوگی عَلَیْہِمْ اَلَا و کَلِیْلًا
 بتشدید و او و کسرة تاء و اثنان یا و فتنہ نون قراءت حمزہ و ابو بکر شعبہ
 باقی کی قراءت بتخفیف و او و فتنہ لام و یا و اثبات الف بعد یا و کسرة نون
 عَلَامُ النُّعُوبِ بکسرة عین مجہر ہر جگہ قراءت حمزہ و شعبہ باقی بضمۃ عین
 ایسی ہی لفظ عیون اور العیون اور شیوخا بکسرة عین اور شین قراءت ابن کثیر
 و حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر و ابن فکوان ہے باقی بضمۃ عین و شین اور
 ایسی ہی اغض جیو اب بکسرة جیم قراءت ابن کثیر و حمزہ و کسائی و روایت ابن
 فکوان باقی بضمۃ جیم اِنَّ هٰذَا لَا یَسْمَعُ مَبِیْنٍ اس سورہ اور سورہ ہود
 میں اور هٰذَا یَسْمَعُ مَبِیْنٍ سورہ صاف میں بفتح سین و الف بعد او کے
 اور کسرة حاء قراءت حمزہ و کسائی باقی بکسرة سین و اسکان حابدون الف
 هَلْ یَسْتَطِیْعُ بَیِّنًا و رَیُّکَ بضمۃ راء کسائی باقی برا غیب رفع با

هَذَا يَوْمُ بَرَفِ مِمْ قَرَاتِ كُلِّ قَرَارٍ مَرْنَاهُ بِنَصَبِ مِمْ پُرْهَتِ مِمْ -

سورة الانعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ يُضَرَفْ عَنْهُ يُنْقَسُ بِاَوْ كَسْرَةٍ رَارِ قَرَاتِ كَسَائِي وَحَمْزَةٍ وَرَوَايَتِ
ابنِ مَرْبُوتٍ بَقِيَّةً بِاَوْ قَسَمَةٍ رَارِ ثَوْبَةٍ كُنْ بِاَوْ تَذْكِيرِ قَرَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي
بِتَارِ ثَانِيَةٍ وَثَلَاثَةٍ بِرَفْعِ تَارِ ثَانِيَةِ قَرَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ
بَاقِي بِنَصَبِ الشَّوْءِ بِتَارِ ثَانِيَةِ قَرَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي بِخَفْضِ اَوْ كَالْكَذِّبِ
بِنَصَبِ بَاقِي قَرَاتِ حَمْزَةٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِرَفْعٍ وَكُنْ بِنَصَبِ نُونِ قَرَاتِ
حَمْزَةٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِرَفْعٍ وَكَذَا اِنْ سَجَدَ لَامِ ثَانِيَةِ اَوْ كَالْكَذِّبِ
بِخَفْضِ تَارِ ثَانِيَةِ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِاَوْ قَامِ لَامِ ثَانِيَةِ بِيَجْ دَالِ كَيْ اَوْ رَفْعِ الْآخِرَةِ كَيْ
پُرْهَتِ مِمْ اَفْلَا تَعْقِلُونَ قَدْ تَعْلَمُ اسَ سُوْرَةٍ مِمْ اَوْ اَفْلَا تَعْقِلُونَ
وَالَّذِينَ يَمْشُونَ سُوْرَةَ اَعْرَافِ مِمْ بِتَارِ خُطَابِ قَرَاتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ
وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِاَوْ غَيْبِ اَوْ اَفْلَا تَعْقِلُونَ حَتَّى اِذَا اسْتَبَاسَ
سُوْرَةَ يُوْسُفَ مِمْ بِتَارِ خُطَابِ قَرَاتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَعَاصِمٍ بَاقِي بِاَوْ
غَيْبِ اَوْ اَفْلَا تَعْقِلُونَ وَمَا عَلَّمْنَاهُ سُوْرَةَ يَسَ مِمْ بِتَارِ خُطَابِ قَرَاتِ
نَافِعٍ وَرَوَايَتِ ابْنِ ذَكْوَانَ بَاقِي بِاَوْ غَيْبِ پُرْهَتِ مِمْ فَاِنَّهُمْ سَرُّ لَا
يَكْذِبُونَ نَكَتِ بَاسْكَانِ كَافٍ وَتَخْفِيفِ فَلِ قَرَاتِ نَافِعٍ وَكَسَائِي بَاقِي بِفَتْحِ

و تشدید فال قُلْ اَرَآیْتُمْ جُفْل ہا ہی کو قبل حمزہ استفہام ہو تو ہر جگہ
کسانی بحدف حمزہ ثانیہ جو عین کلہ فعل ہی پڑتا ہو اور امام نافع اور سکوتہ سبیل
ادا کرتے ہیں اور فقط و رش سے ابدال او سکالف سے ہی مروی ہے
پس وجہ ابدال و رش میں مد حمزہ ہو گا یعنی فاصل در میان الف اور ہاء
ساکنہ کے باقی بتحقیق حمزہ او حمزہ جہاں کلمہ پر وقف کیا تو تسیل کیا اور احکام حمزہ
متوسطہ کے باب وقف حمزہ میں مذکور ہیں فَتَحْنَا عَلَیْکُمْ اس سورہ میں اور
لَفْتَحْنَا عَلَیْکُمْ اعراف میں اور اِذَا فَتَحْتَ یَا جُجُجْ انبیاء میں اور فَتَحْنَا
اَبْوَابَ السَّمَاءِ مَائِدہ قرین تشدید تا قرأت ابن عامر سے باقی بتخفیف تا
بِالْعَدَاءِ بضمہ غین واسکان دال و واو مفتوحہ اس سورہ اور سورۃ کہف
میں قرأت ابن عامر باقی بضمہ غین دال اور بعد دال کے الف آتِ
مَنْ عَلٰی مِنْکُمْ بفتحہ حمزہ قرأت نافع وابن عامر و عاصم باقین بکسرہ
اور آتِ خُفُوْرًا رَاجِعُمْ بفتحہ حمزہ قرأت ابن عامر و عاصم اور نافع مثل
دیگر قرآن بکسرہ حمزہ وَلَیْسَتِیْنِ بیا تذکر قرأت حمزہ و کسانی و روایت
ابو بکر باقی بتاء تانیث سَبِیْلُ الْبَحْرِ دین برفع لام قرأت کل قرار مگر
نافع نصب لام یَقْضُ الْحَقُّ بضمہ قاف و ضمہ صا و ملکہ تشدید قرأت عام
و ابن کثیر و نافع باقی باسکان قاف و کسرہ صا و غمہ بدون تشدید قَفَّوْهُ
اور اسْتَهْوَتْہِ و نور و یثی مونس غائبہ کو تذکر غائبہ امامہ محضہ

قرارت حمزہ ہے باقی بتا رہا تائید نصراً حاکم حقیقۃً اس سورہ اور سورۃ
اعراف میں بکسرۃ خا قرارت ابو بکر ہے باقی بضمہ خالک انجیختنا قرارت
ہر سہ ائمہ کو فہمین بالف در میان جیم و نون بصیغہ غائب باقی بصیغہ خطا
جیم کے بعد یار ساکنہ پرتا مفتوحہ قل اللہ یخفی کما یفہم نون و تشدید
جیم قرارت کو فہمین و ہشام باقی بسکون نون و تخفیف جیم اور قل من
یخفی کما یفہم التشدید ہے ولما یلوسینک بفتح نون اول و تشدید سین
قرارت ابن عامر و باقی بسکون و تخفیف رای کو گنبا لفظ رای بہت جگہ
قرآن میں ہے کہیں تو قبل اسم ظاہر کے جو متحرک الاول ہو جیسے یہاں
اور کہیں قبل ضمیر کے جیسے راء اور کہیں قبل اسم ظاہر ساکن الاول کے
جیسے راء القدر پس جہاں کہیں قبل حرف متحرک کے ہو تو اس کے دو نو
حرف یعنی را اور ہمزہ میں امالہ محضہ مروی ہے حمزہ و کسائی و ابو بکر و ابن
و کوان سے اور صرف ہمزہ کا امالہ محضہ کیا ہے ابو عمرو نے اور امالہ راہ
میں فقط سوسی راوی ابو عمرو سے خلاف ہر پس دوری کی روایت میں
راہ کا امالہ نہیں ہے صرف ہمزہ کا ہے اور سوسی سے ہمزہ کے ساتھ امالہ عدم
امالہ راہ کا ہر دو وجہ مروی ہیں اور جب واقع ہو قبل ضمیر کے جیسے راء
تو امالہ راہ ہمزہ و عدم امالہ ہر دو وجہ ابن ذکوان سے مروی ہیں اور
تقلیل امالہ حرفین مذکورین و رش سے مروی ہے ہر جگہ خواہ مع ضمیر خواہ

مع اسم ظاہر ہو باقی قالون و ابن کثیر و ہشام و ۱ و دو حرف ہفتہ
پڑھتے ہیں مطلقاً و رش ہر دو حرف میں تغلیل امالہ کرتا ہر مطلقاً حمزہ و
کسائی و ابوبکر امالہ مخفہ کرتے ہیں ہر دو حرف میں دوری فقط حمزہ کا
امالہ اور رار کا فتحہ اور سوسی ایک روایت میں مثل دوری کے دوسری
روایت میں بامالہ ہر دو حرف اور ابن ذکوان نے جب متصل ہو ساتھ اسم
ظاہر کے تو رار اور حمزہ دونوں کا امالہ بلا خلاف کیا ہر دو جب متصل ہو
ساتھ ضمیر کے تو ہر دو حرف کا امالہ اور فتحہ دونوں وجہ اوس سے مروی ہیں
یہ احکام اوس زانی کے جو قبل حرف متحرک کے تھا بیان ہوئی اور جو لفظ
زانی قبل سکون کے واقع ہو تو رار کا امالہ کرنا قدرت حمزہ و روایت
ابوبکر بخلاف اور سوسی سے بخلاف اور حمزہ کے امالہ میں ابوبکر اور سوسی
سے خلاف مروی ہے باقی قرار بنتیہ رار و حمزہ پڑھتے ہیں اور حانت و قف
میں حکم اوس زانی کا جو قبل سکون ہر مثل اوس زانی کے ہر جو قبل حرکت
ہو یعنی ہر دو حرف کا امالہ حمزہ کسائی و ابوبکر و ابن ذکوان سے اور صرف
ہر دو کا امالہ دوری سے ہر دو حمزہ کے ساتھ ہر دو دوری جہ را میں سوسی سے
اور تغلیل امالہ و رش سے اونیۃ یاقین عمروی ہو اور جو ساکن غیر شکہ اوس سے
متصل ہو جیسے نکتہ زابت زکوا زکوا و میں ما اتفاقر و محم و وقف
یہ حمزہ ہے ان کے ساتھ حمزہ و ابن ذکوان نے ان کے ساتھ حمزہ و ابن ذکوان نے ان کے ساتھ حمزہ

راوی ابن عامر کو تخفیف میں خلف ہی پس بروایت ہشام ایک وجہ تشدید
 کی بھی ہے باقی تشدید نون قطع درجہ اس سورہ اور سورہ یوسف
 میں متون قرأت کو فین باقی باصاف و الیسع اس سورہ اور سورہ یوسف
 میں بقوت تشدید لام و سکون یا قرأت حمزہ و کسائی باقی باسکان لام و فتوح یا
 فہذہم اقتداء بحذف ہا بقدرہ حالت وصل میں قرأت حمزہ و کسائی اور
 ابن عامر کے قرأت بکسرہ ہا اور ابن ذکوان سے بخلاف مد یعنی اشباع کسرہ
 یا ہی مروی ہے اور باقی قرأ ہر دو حالت میں اور قرأ مذکورین حالت وقف
 میں باسکان ہا پڑھتے ہیں ^{بکسرہ} قَرَأَ طِيسٌ يَبْدُوْنَهَا وَخَفُوْنَ
 ہر صیغہ یا غیب قرأت ابن کثیر و ابو عمرو ہی باقی بتار خطاب و لَقْنَدَا
 اَمَّ الْقُرَىٰ یا غیب روایت ابو بکر باقی بتار خطاب لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ
 برقع نون قرأت حمزہ و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت ابو بکر باقی
 نافع و کسائی و حصن صبیح و جَعَلَ الْيَلْبِصُ ماضی اور نصب الَّيْلِ
 قرأت ہر صیغہ کو فین باقی بالف بعد جیم بصیغہ اسم فاعل و جَرَّ الْيَلْبِصُ مَسْتَقْوً
 بکسرہ قاف قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بقوتہ قاف و نحو قَرَأَ تَشْدِيداً
 قرأت نافع باقی بتخفیف الی نَحَرٍ اس سورہ اور سورہ یس میں مِنْ قَمَرٍ
 بقوتہ تاء و میم قرأت حمزہ و کسائی باقی بقوتہ ہر دو صورت درجہ
 باشند بعد وال قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بدون حذف از ابن عامر و حمزہ

واسکان تا بصیغہ واحد مؤنث فائب پڑتا ہے وہما البشیرا کما اکلھا
 بکسرہ حمزہ قرأت ابو عمرو وابن کثیر وروایت ابو بکر خالف یعنی ابو بکر بکسرہ وفتحہ
 بہر دو وجہ پڑتا ہے باقی قرأت بفتحہ حمزہ اذ اجاءت لایق وکون بتار خطاب
 قرأت ابن عامر وحمزہ باقی بیار غیب اور لفظ وایاتہ یون وکون سورہ
 حاشیہ میں بتار خطاب قرأت ابن عامر وحمزہ وکسانی و ابو بکر باقی بیار غیب
 کل شیء قبلہ بضم قاف و باقرات ابو عمرو و ہر سہ کو فین و ابن کثیر
 اور نافع و ابن عامر بکسرہ قاف و فتحہ با اور لفظ قبلہ سورہ کہف میں بضم
 قاف و باقرات کو فین باقین بکسرہ قاف و فتحہ با و تمت کلمۃ
 اس سورہ میں ہرک الف بعدیم بلفظ توحید قرأت ہر سہ ائمہ کو فین
 اور حقت علیہم کلمۃ یونس میں اور حقت کلمۃ غافر میں کو فین
 کے ساتھ ابن کثیر اور ابو عمرو بھی بلفظ توحید پڑھتے ہیں پس سورہ انفعا
 میں نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر اور یونس غافر میں نافع و ابن عامر
 باثبات الف بعدیم بلفظ جمع پڑھتے ہیں انکہ منذر بفتحہ نون و تشدید
 زای قرأت ابن عامر وروایت حفص ہو باقی باسکان نون و تخفیف ذاک
 پڑھتے ہیں وقد فصل بفتحہ فا و صاد قرأت نافع و کو فین باقی بضم
 فا و کسرہ صاد پڑھتے ہیں ما حکم بفتحہ حا و را قرأت نافع وروایت
 حفص باقی بضم عا و کسرہ را و انکہ کثیرا یتوکلون اس سورہ میں اور

سَمَاءُ الْبَصِطِ لِقَا يُونُسَ مِنْ بَيْنِهِمْ قُرْآنَاتِ كَوْفِيْنَ بَاقِي بَقِيَّةُ يَاسِرٍ سَالَتَهُ بَدُونِ
 الْفَ بَعْدَ لَامٍ وَفَتْحِهِ تَا قُرْآنَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِي بِأَشْبَاتِ الْفَ
 بَعْدَ لَامٍ وَكَسْرَةٍ تَا صَدِيقًا اس سوره اور سوره فرقان مین بکسرہ یا بتشدید
 کل قرأت کی قرأت ہر مگر ابن کثیر باسکان یا بدون تشدید پڑھتا ہے
 جَوَّجًا بکسرہ را قرأت نافع و روایت ابو بکر ہے باقی بَقِيَّةُ رَا يَصْعَدُ
 باسکان صَادٍ وَتَخْفِيفِ عَيْنِ قُرْآنَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَفَتْحِهِ صَادٍ وَتَشْدِيدِهِ وَالتَّ كَشِيدِ
 وَتَخْفِيفِ عَيْنِ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي تَشْدِيدِ صَادٍ وَعَيْنِ بَدُونِ الْفَ اَوَّلِ الْكَبِيرِ
 يَصْعَدُ سوره فاطر مین خلاف نہیں وَيَوْمَ يَخْشَوْهُمْ جَمِيعًا يَمْشُرُ لِحْيَتِ
 اس سوره مین اور وَيَوْمَ يَخْشَوْهُمْ كَانْ لَمْ يَلْبَسُوا
 سوره يونس مین اور وَيَوْمَ يَخْشَوْهُمْ جَمِيعًا
 ثُمَّ يَقُولُ سوره سبأ مین یہ ہر چار عین بیارغیب روایت حفص باقی کل
 قُرْآنِ مَنُوكُمْ اَوْ وَيَوْمَ يَخْشَوْهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اِلٰهَ
 اول سوره النعام اور وَيَوْمَ يَخْشَوْهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَسْكَنْتُكُمْ
 اول سوره يونس مین بخلاف نون ہر و مَا رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَعْمَلُوْنَ
 بتا خطاب قرأت ابن عامر باقی بیارغیب وَمَنْ يَكُوْنُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ
 اس سوره اور سوره قصص مین یا تہ کبیر قرأت حمزہ و کسائی باقی بتا تیش
 ثُمَّ يَنْفِخُ فِيْ سَافِرَةٍ اَوْ يَكْبُرُ بِدُونِ بَاقِي قُرْآنِ ہر جگہ یقصر ہر جگہ ہر و ہر جگہ یقصر

قرات کسانی باقی بفتح زای و کذا لکثرین یکنایه ثانی العشرین قتل
 او کلا دهم شکر کاؤفتم بفتح زای و کسره یا و رفع لام قتل و نصب لال اولادهم
 و خفض ہمزہ شکر کاؤفتم قرات ابن عامر شامی کی ہو اور باقیون فی بفتح زای
 و یا و نصب لام قتل و جزوال اولادہم و رفع ہمزہ شکر کاؤفتم پڑھا ہو اور
 قرات ابن عامر مین قتل مصدر مضاف ہو اور شکر کاؤفتم او سکاہ مضاف الیہ ہو
 اور اولادہم مفعول قتل مصدر کا فاعل ہو درمیان مضاف اور مضاف الیہ
 کے تو بعض نحوین سنے اس قرات ابن عامر کا انکار کیا ہو کہ یہ ترکیب نحو
 قاعدہ نحویہ کے ٹھیک نہیں کہ عربیہ فصل درمیان مضاف و مضاف الیہ
 کہتے ہیں نہین ہر سداہی طرف کے ضرورت شعر یہ مین جیسے اس مصرعین
 لیلۃ ستر البیوم مین لا مہاک و مضاف ہو طرف مین کے اور ایوم طرف فاعل
 ہو نو فصل طرف کا ضرورت شعر یہ ہی مین جائز ہے پس یہ ترکیب جو کلام
 عربین نہیں پائی گئی تو کلام السدین کہ فصیح و ابلیغ کلام ہو کیونکر جائز
 ہوگی اس سبب بعض خاتہ نے تجلیل قاری اس قرات کی کی ہو پس
 یہ تجلیل مجاہل پر مرد و ہو کیر نہ رسم مصداق شام کا شکر کاؤفتم مین بیار ہے
 تو رسم شامہ ہو قرات مذکورہ کی اور جب یہ قرات بطریق توازی ایک امام
 رفیع القدر صیغ البیضا التحقیق سے ثابت ہو یہ ابو سکار و ابو سکار کرنا
 ہو ہو یہ نہیں ہو کہتا کہ شکر کاؤفتم شکر کاؤفتم ہو ہو ہی تمام پر دوسرا شامہ کلام

عرب سے پیش کیا ہو کہ اوس میں خاص مفعول فاعل ہو مضاف اور
 مضاف الیہ میں اور وہ قول یہ ہر نَجَّ الْقُلُوصَ اَيَّ تَزَادَةُ کراوس میں
 القلوص مفعول فاعل ہے درمیان نَجَّ مضاف اور اِی مضاف الیہ
 کے پس مجمل اس قاری اور منکر اس قرات کا خود ہی مستحق ملامت ہوا اور
 یہ قرات بے نکیر صحیح وثابت ہو وَلَنْ يَكُنْ مَيِّتَةً لَفْظِکُنْ بتا تانیث
 قرات ابن عامر و روایت ابو بکر ہے باقی بیا تذکیر اور لفظ مَيِّتَةً برفع
 تار ثانیہ قرات ابن کثیر اور ابن عامر باقی بنصب یَوْمَ حَصَادِهِمْ بفتحه
 حاقرات ابن عامر و ابو عمر و و عاصم باقی بکسر و حَاوِیْنَ الْمُعْنِ بِسکون
 عین قرات کوفیین و نافع باقی بفتحه عِیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ بتا تانیث
 قرات ابن عامر و حمزہ و ابن کثیر باقی بیا تذکیر مَبْتِئَةً برفع تار ثانیہ
 قرات ابن عامر اور باقی بنصب لَعَلَّکُمْ تَرَوْا کُرُودًا ہر جگہ لفظ تذکرہ
 بتخفیف ذال قرات حمزہ و کسائی و روایت حفص باقی بتشدید ذال تھبہ
 وَاَنْ هَذَا صِرَاطٌ یَّسْرٌ ہمزہ و تشدید نون قرات حمزہ و کسائی اور
 بتخفیف نون و فتحہ ہمزہ قرات ابن عامر باقی بفتحه ہمزہ و تشدید نون
 پڑھتے ہیں اِلَّا اَنْ یَّأْتِیَهُمُ الْمَلَائِکَةُ اِسْ سوره میں اور سورہ نحل
 میں بیا تذکیر قرات حمزہ و کسائی باقی بتا تانیث اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقْنَا
 اِسْ سوره اور سورہ روم میں من الذین فرقوا بحدیعی اثبات الف درمیان

قاف و تھیفہ قراءت حمزہ و کسائی باقی بقصر و تشدید رار و ینا قیما یکسرہ قاف
و فتحہ و تخفیف یا قراءت ہر سہ ائمہ کو فیدین و این عامر باقی بفتح قاف و کسر و تشدید

سورۃ الاعراف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ زیادت یا غیب قبل تا قراءت ابن عامر و تخفیف
ذال قراءت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت حفص ہے پس ابن عامر تذکرہ
زیادت یا و تخفیف و حمزہ و کسائی و حفص بدون زیادت یا و تخفیف ذال اور باقی
قراء بدون زیادت یا تشدید ذال و مینہا حشر جون اس سورہ میں اور کذا
تخر جون سورہ زخرف میں اور لفظ حشر جون اول سورہ روم میں بفتح تا
و ضمہ رار قراءت حمزہ و کسائی و ابن ذکوان ہے لیکن ابن ذکوان سے ضمہ تا
و فتحہ رار ہی مروی ہوا ہے فقط لفظ اول سورہ روم میں باقی قراء ہر سہ جگہ
بلا خلاف ضمہ تا و فتحہ رار پڑھتے ہیں اور لایحس جون و مینا جاثیہ میں بفتح
یا و ضمہ رار قراءت حمزہ و کسائی ہی باقی بضمہ یا و فتحہ رار پڑھتے ہیں اور
اِذَا نُمِيتُمْ حشر جون حرف ثانی سورہ روم اور لایحس جون معہم
سورہ حشر میں باتفاق تراء فتحہ تا و یا و ضمہ رار ہی و لباس التَّقْوَى برقع سیر
تراءت حمزہ و ابن کثیر و ابو عمر و عاصم ہی باقی بنصب خالصہ برقع تا قراءت
نازع باقی بنصب وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ لَفْظ لَا تَعْلَمُونَ دوسری جگہ اس سورہ میں

عرب سے پیش کیا ہو کہ اوس میں خاص مفعول فاعل ہی مضاف اور
 مضاف الیہ میں اور وہ قول یہ ہو نَجَّ الْقُلُوصَ اَيَّ مَزَادَةٍ كَرَاوَسَ مِیْنِ
 الْقُلُوصِ مفعول فاعل ہے درمیان تَرْجِجْ مضاف اور اِیْ مضاف الیہ
 کے پس مجمل اس قاری اور منکر اس قرات کا خود ہی مستحق ملامت ہوا اور
 یہ قرات بے تکمیل صحیح وثابت ہو وَلَنْ يَكُنْ مَيِّتَةً لَفْظِ لَكِنْ تَبَارُثَانِیْثِ
 قَرَارَاتِ ابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَاتِ الْبُكَيْرِ ہے باقی بیا تذکیر اور لفظ مَيِّتَةٍ برفع
 تَارُثَانِیْہِ قَرَارَاتِ ابْنِ کَثِیْرٍ اور ابْنِ عَامِرٍ باقی بنصب یَوْمَ حَصَادِمَ بفتح
 حاقرات ابْنِ عَامِرٍ وَالْبُكَيْرِ وَوَعَاصِمٍ باقی بکسرۃ حَادِیْمَ الْمُحَنِیْنِ بسلکون
 عِیْنِ قَرَارَاتِ کُوفِیْنِ وَنَافِعِ باقی بفتح رَعِیْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ تَبَارُثَانِیْثِ
 قَرَارَاتِ ابْنِ عَامِرٍ وَحَمْرَهٍ وَابْنِ کَثِیْرٍ باقی بیا تذکیر مَيِّتَةٍ برفع تَارُثَانِیْہِ
 قَرَارَاتِ ابْنِ عَامِرٍ اور باقی بنصب لَعَلَّكُمْ دَرَّ كَرُوْنَ ہر جگہ لفظ تذکرہ
 بتخفیف ذال قَرَارَاتِ حَمْرَهٍ وَكَسَائِیْ وَرَوَايَاتِ حُفْصٍ باقی بتشدید ذال حَجَبِ
 وَاَنْ هَذَا صِرَاطِیْ بکسرۃ ہَمْزَهٍ وَتَشْدِیْدِ نُونِ قَرَارَاتِ حَمْرَهٍ وَكَسَائِیْ اور
 بتخفیف نُونِ وَفَتْحِ ہَمْزَهٍ قَرَارَاتِ ابْنِ عَامِرٍ باقی بفتح ہَمْزَهٍ وَتَشْدِیْدِ نُونِ
 پُرِیْتِیْمِیْنِ اِلَّا اَنْ يَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِسْ سُوْرَهٗ مِیْنِ اُوْر سُوْرَهٗ نَحْلِ
 مِیْنِ بیا تذکیر قَرَارَاتِ حَمْرَهٍ وَكَسَائِیْ باقی تَبَارُثَانِیْثِ اِنَّ الدِّیْنَ قَرَّ قُوَا
 اِسْ سُوْرَهٗ اور سُوْرَهٗ رُومِ مِیْنِ مِّنَ الدِّیْنِ فَرَّقُوا بَمَدِّ عِیْنِ بِاِثْبَاتِ الْفِ وَرَمِیَا

فاورا تخفیف قراءت حمزہ و کسائی باقی بقصر و تشدید را در دینا قیما بکسرہ قاف
 و فتحہ و تخفیف یا قراءت ہر سہ ائمہ کو فیدین و ابن عامر باقی بفتحہ قاف و کسرہ تشدید

سورة الاعراف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ زیادت یا غیب قبل تا قراءت ابن عامر و تخفیف
 ذال قراءت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت حفص ہے پس ابن عامر تذکرہ
 زیادت یا و تخفیف و حمزہ و کسائی و حفص بدون زیادت یا و تخفیف ذال اور باقی
 قراء بدون زیادت یا تشدید ذال و مِنْهَا لَحْشٌ جُودٌ اس سورہ میں اور كذلك
 تخرجون سورہ زخرف میں اور لفظ لَحْشٌ جُودٌ اول سورہ روم میں بفتحہ تا
 وضمہ را قراءت حمزہ و کسائی و ابن ذکوان ہے لیکن ابن ذکوان سے ضمہ تا
 وفتحہ برابر ہی مروی ہوا ہے فقط لفظ اول سورہ روم میں باقی قراء ہر سہ جگہ
 بلا اختلاف ضمہ تا وفتحہ برابر پڑھتے ہیں اور لا يَخْشَى جُودٌ مِنْهَا جاثیہ میں بفتحہ
 یا وضمہ برابر قراءت حمزہ و کسائی ہی باقی بضمہ یا وفتحہ برابر پڑھتے ہیں اور
 اِذَا نُنَمِّتُ لَحْشٌ جُودٌ حرف ثانی سورہ روم اور لا يَخْشَى جُودٌ مَعَهُمْ
 سورہ حشر میں باتفاق قراء فتحہ تا یا وضمہ را ہر قرآنی التَّقْوَى برفع میں
 تراءت حمزہ و ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم ہی باقی بنصب حَائِصَةً برفع تا قراءت
 نافع باقی بنصب وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ لَفْظًا لَا تَعْلَمُونَ دوسری جگہ اس سورہ میں

بیا غیب روایت ابو بکر شعبہ ہی باقی بجا خطاب آور مالا کلموں
 نقطہ اول میں باتفاق تا خطاب ہو کا نفع بجا تذکیر و سکون فاعلیت
 قرات حمزہ و کسائی نور بتا تانیث و سکون فاعلیت قرات ابو عمر و باقی
 بتا تانیث و فتح فاعلیت تانیث پڑھتے ہیں و ما کذا التندی بترک
 و او قرات ابن عامر باقی باثبات و او قالوا نعم لفظ نعم ہر جگہ بکسرہ عین
 کسائی باقی بفتح عین ان لعمرو اللہ اسکان نون و رفعہ لعمرو قرات عامر
 و نافع و ابو عمر و روایت قبل باقی بنصب تشدید نون و نصب لعمرو
 اور سورہ نور میں اسکان نون و رفعہ لعمرو قرات نافع باقی بتشدید نون
 و نصب لعمرو یغشی الیکل اس سورہ اور سورہ رعد میں بفتح ر عین و تشدید
 شین قرات حمزہ و کسائی روایت ابو بکر باقی بسکون عین و تخفیف شین
 و الشمس و القمر و النجوم مستحق ایہ برفع ہر چار اسما قرات ابن عامر
 باقی بنصب اور سب قرات کے اعزاب حالت نصب میں بکسرہ ہو اور سورہ نمل
 میں برفع ہر چار اسما مذکورہ قرات ابن عامر اور برفع اسمین اخیر میں روایت
 حفص ہو باقی قرار بنصب ہر چار اور حفص بنصب او نہیں پڑھتے ہیں۔
 بنسرا میں یکدیگر جمع بسکون شین ہر جگہ قرات کو فہم و ابن عامر اور
 نہ فہم میں حمزہ و کسائی بفتح عین اس سورہ میں او نچ ان قرات ہو
 باقی قرات لعمرو نون و شین میں الی غیر ذلک اس سورہ میں او نچ ان قرات ہو

بکسرہ راقرات کسائی باقی برقی **اَبْرَکَکُم** دو جگہ اس سورہ اور ایک سورہ **اَحْطَا**
 مین باسکان بار و تخفیف لام قرارت ابو عمرو باقی بفتحہ با و تشدید لام
 مُفْسِدِیْنَ قَالَ الْمَلَأُ بِزِیَادَتِہٖ اَو قَبْلُ قَالَ قرارت ابن عامر باقی بدون واو
اِنَّا کُمْ لَنَآئِیْنَ اِلَیْہِ جَالِ ہمزہ واحدہ مکسورہ قرارت نافع و روایت حفص
 باقی بدو ہمزہ اول مفتوحہ ثانی مکسورہ پہر تحقیق و تسیل و ادخال الف مین موافق
 اصول ہر ایک کے عمل ہوگا **اِنَّ کُنَّا لَکَآجِزًا** اس سورہ مین ہمزہ واحدہ
 قرارت نافع و ابن کثیر و روایت حفص باقی بدو ہمزہ موافق اپنی اصول
 کے پڑھتے ہین **اَوَّآئِیْنَ** باسکان و او قرارت نافع و ابن کثیر و ابن عامر
 مکروش موافق اپنے اصل کے نقل حرکت ہمزہ کرتا ہو دراصل اس کے نزدیک
 و او ساکن ہے باقی قرارت بقرہ و او پڑھتے ہین **حَقِیْقُوْا عَلَیْہِ** بیا مفتوحہ مشدودہ
 قرارت نافع باقی بیا ر خیفہ کہ بدلی ہوئی ہے الف سے یا **اَوْثَقَ بَکْلِیْ** بھی
 اس سورہ مین اور **اَوْثَقَ بَکْلِیْ** بھی یونس مین بعد سین کے حار مفتوحہ مشدودہ
 امی سکے بعد الف قرارت حمزہ و کسائی باقی بعد سین کے الف پہر حار مکسورہ
 مخففہ پڑھتے ہین **تَلَقَّفْ** اس سورہ اور سورہ طہ او شعرا مین بسکون اللہ
 و تخفیف قاف وایت حفص ہر باقی بفتحہ لام و تشدید قاف **سَنُقْشِلْ**
 بضمہ نون و فتحہ قاف و کسرہ نون مشدودہ قرارت کو فین و ابن عامر و ابو عمرو
 ہے نافع و ابن کثیر بفتحہ نون و سکون قاف و ضمہ تا مخففہ اور بفتحہ نون و سکون قاف

میں کل قرار بضم یاء وفتحہ قاف و تشدید تاء کسورہ مگر نافع بفتحہ ریا و سکون
 قاف و تاء مختلفہ مضمومہ پڑھتے ہیں یکتیل شون اس سورہ اور سورہ نحل میں
 بضمہ را قرار ت ابن عامر روایت ابو بکر ہے باقی بکسرہ را ریع کفون
 بکسرہ کا و قرار ت حمزہ و کسائی باقی بضمہ کا و فاذ انجیتکم بخوف
 یافون قرار ت ابن عامر ہے باقی باثبات یافون جعلکم ذنبا بدون
 تنوین باثبات الف نمدودہ بعد کا و حمزہ قرار ت حمزہ و کسائی اور سورہ
 کہف میں بوجہ مذکورہ قرار ت ہر سہ کو فین باقی قرار ہر دو جگہ بخوف الف
 و حمزہ تنوین پڑھتے ہیں یہ سألنی بلفظ جمع قرار ت ابو عمر و کو فین بن عامر
 باقی توحید سبیل الذل شد بفتحہ را و شین قرار ت حمزہ و کسائی باقی بضمہ
 را و اسکان شین اور لفظ کاعلمت شد جا آخر سورہ کہف میں ہے
 بفتحہ را و شین قرار ت ابو عمر و باقی بضمہ را و اسکان شین اور کہف کا اول
 دو حرف میں بالتفات کل قرار فتحہ را و شین من حلیم بکسرہ حا باتباع
 کسرہ لام قرار ت حمزہ و کسائی ہے باقی بضمہ حالین کفیرا حننا ربنا
 و یغفر لنا بر دو حصے تاء خطاب نصب رہنا قرار ت حمزہ و کسائی باقی
 بیا غیب رفع بار یا ابتعکم اس سورہ اور سورہ طہ میں بکسرہ میم قرار ت
 ابن عامر و حمزہ و کسائی در روایت ابو بکر باقی بفتحہ و یضع عنکم اصراہم
 بفتحہ و و حمزہ و زیادت الف میان صا و و را یعنی جمع قرار ت ابن عامر

باقی یکسره حمزہ وسکون صا و حذوف الف بلفظ توحید خطیثت کھنجر
 الف بلفظ توحید قرات ابن عامر باقی باثبات الف بلفظ جمع اور بر فوہ تا پڑھا
 ابن عامر اور نافع نے باقون فی یکسره تا بصیغہ جمع سلامت مگر ابو عمر نے
 خطا کیا کہ اس سورہ اور سورہ نوح میں و ما خطا کما ہم یوزن قضایا
 بصیغہ جمع تکسیر پڑھا ہر قالوا معنی ساء بنصب وایت حفص اور باقین بفتح
 بعد ای بی یثین یکسره با و یار ساکنہ تیرک حمزہ یوزن عیس قرات نافع اور
 حمزہ ساکنہ بدون یا یوزن بر قرات ابن عامر اور باقون فی لغتہ موحده
 و حمزہ مکسورہ و یار ساکنہ یوزن رئیس اور ابو بکر شعبہ سے دوسری وجہ پیش
 بیا ساکنہ میان با و حمزہ مفتوحہ یوزن ضیغم ہی مروی ہر والذین یکتکون
 با ساکن میم و تخفیف سین روایت ابو بکر باقی بفتح میم و تشدید سین پڑھتے ہیں
 ذریتہم اس سورہ میں اور یہی لفظ ثانی سورہ طور میں بقصر و فتوحہ تا قرات
 کوفیین و ابن کثیر ہے باقی ہر دو لفظ مسکون میں بمذیع باثبات الف بعد یا
 و کسره تا اور نا حملنا ذریتہم سورہ لیس میں بقصر و فتوحہ تا قرات کوفیین
 و ابن کثیر و ابو عمر ہے باقین یعنی نافع و ابن عامر بعد و کسره تا اور لفظ اول
 سورہ طور میں بعد و کسره تا قرات ابو عمر و ابو بکر و نافع تا قرات ابن عامر
 باقی بقصر و رفع تا ان تقولوا اور ان تقولوا یا یا رفیع قرات ابو عمر و باقی بتا خطا
 و ذریتہم والذین یکتکون اس سورہ میں اور لفظ یکتکون نخل اور فصلت میں

بفتحہ یا و حاقرات حمزہ اور سورہ نحل میں کسائی بھی موافق حمزہ ہو باقی کل
 قرار ہر سہ جگہ بضمہ یا و کسرہ چاہتے ہیں ویکڑا کھم بجز مرار قرار حمزہ
 و کسائی باقی بضمہ را او یا غیب اہل ہر سہ ائمہ کو فین و ابو عمرو باقی
 بنون متکلم جعلوا لا شکر لک بضمہ شین و فتحہ را و کان بالف مدودہ
 و ہمزہ قرار حمزہ و کسائی و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و وایت جنس
 سہ اور امام نافع و ابو بکر بکسرہ شین و اسکان را و تنوین کاف بدون
 و ہمزہ پڑھتے ہیں لا یسبحون کہ اس سورہ میں اور لفظ یدعونہم شعرا
 میں تخفیف و فتحہ موحده قرار باقی بتشدید تا و کسرہ و وحده طیف کو
 طیف بوزن ضیف قرار ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی ہو باقی طایف بوزن غایف
 فاسخو انکم یمنون بضمہ یا و کسرہ میسم قرار باقی بفتحہ یا وضعیم

سورۃ الانفال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَرَادُ فِیْنِ بفتحہ وال قرار باقی بکسرہ وال اذ یغشی بکم بضمہ یا
 و اسکان غین کسرہ و تخفیف شین قرار باقی و فتحہ یا و اسکان غین و فتحہ
 شین بالف کشیدہ قرار ابن کثیر و ابو عمرو و بضمہ یا و فتحہ غین و کسرہ و تشدید
 عین قرار باقین النعاس برفع قرار ابن کثیر و ابو عمرو و بضمہ یا و فتحہ
 باقین و لکن اللہ قتلتکم اور لکن اللہ رہی ہر دو حرف اول تخفیف نون

و رفع جلالہ قرارت حمزہ و کسائی و ابن عامر و قشیدہ نون و نصب جلالہ
 قرارت یاقین ہر آورد و لفظ لکن اللہ جو آخر سورہ میں ہیں اونکی تشدید میں
 اختلاف نہیں ہر مؤلفین کیسے باسکان و ابو و تحفیف ہا قرارت کو فین و ابن عامر
 باقی بقیہ و ابو و تشدید ہا اور کل قرارت میں ہر متون ہوا ہی شخص کسکہ و بدون تنوین
 اور لفظ کید کو کل قرار نصب رخص بجز بتا ہر و آن اللہ مع المؤمنین
 جو بعد لفظ مؤمن کہ ہر بقیہ حمزہ قرارت نافع اور ابن عامر و روایت شخص ہر
 باقی بکسرہ حمزہ العنق و ہر دو جگہ بکسرہ عین قرارت ابن کثیر و ابو عمر و باقی
 بضم عین متن صحیح بہ و یا اول کسورہ و م مفتوحہ قرارت نافع و روایت
 ابو بکر و ہر ہی ہر باقی باسکان یا اول و ادغام یا ثانیہ اذیتوی الذین بتا
 تانیث قرارت ابن عامر باقی یا تذکیر و لا یحسبن الذین کفروا یا غیب
 قرارت ابن عامر حمزہ و روایت شخص باقی بتا خطاب اور سورہ نور میں لفظ
 یحسبن یا غیب قرارت حمزہ و ابن عامر باقی بتا خطاب انکم لا یفہمون
 بقیہ حمزہ قرارت ابن عامر باقی بکسرہ حمزہ السیالہ کسرہ سین و روایت ابو بکر
 اور سورہ محمد علی علیہ وسلم میں بکسرہ سین قرارت حمزہ و روایت شعبہ
 باقون فی ہر دو جگہ بقیہ و سورہ یس فی ہر دو جگہ بتا و یکن لکن
 یکن و تانیث یکن و ابو جعفر و ہر کسکہ یا کسیر قرارت کو فین و ابن عامر و باقی بتا
 تانیث قرارت لکن یکن و تانیث یکن و ہر کسکہ یا کسیر قرارت کو فین و ابن عامر و باقی بتا

باقی بتاریف اور ان یگانہ عشرون حروف اول اور قد ان یگانہ
 مکتبہ الف حرف چہارم بیا تذکرہ سے بلا خلاف و علم ان فیکم مضمناً
 بفتح ضاد معجم قرات حمزہ و عاصم باقی بفتح ضاد اور سورہ روم میں ہر حکم
 لفظ ضعیف امر ضعیفا حمزہ اور عاصم نے بفتح ضاد پڑھا ہے مگر وہ ان روایت مختار
 خاص سے بضم ہوا اور یاقین وہ ان ہی بضم ہی پڑھتے ہیں ان یكون لکھ
 استنبای لفظ یكون بتاریف قرات ابو عمرو باقی بیا تذکرہ فی ایک یكون
 اکثری و کسر الف جو معرف بالعم ہے بضم حمزہ و فتح سین الف بعد سین
 قرات ابو عمرو باقی بفتح حمزہ و اسکان سین بدون الف پڑھتے ہیں و لکھتے
 اس سورہ میں کسرہ و او قرات حمزہ ہوا اور ان لکھ سورہ کہف میں کسرہ
 و او قرات حمزہ و کسائی سے باقی بفتح واد پڑھتے ہیں۔

سورة التوبة

ایم لا ایمان لہم بکسرہ حمزہ ایمان قرات ابن عامر باقی بفتح ان یعمروا
 مسجد اللہ حرف اول بجدف الف و سکون سین بفتح توحید قرات ابن کثیر
 و ابو عمرو باقی بفتح سین و اثبات الف بلفظ جمع اور حرف ثانی بلا خلاف بلفظ
 جمع ہر عیشین لکھ بالف بعد راء بلفظ جمع روایت ابو بکر باقی بجدف الف
 بلفظ توحید عن یزید تنوین و کسرہ قرات کسائی و عاصم باقی بدون تنوین
 بضم اھون کسرہ ہا و زیادت حمزہ بفتح قرات عاصم باقی بفتح ہا و یک حمزہ

يُجْزَلُ بِهِ الَّذِينَ بَضَمُوا يَوْفَتَهُ ضَادَّ قُرَاتِ حمزة وكسائي وروایت حصص باقی
بقیہ یا وکسره ضاد ان یجزل یا تذکیر قرأت حمزة وكسائي باقی بتار تانیث
و راجعہ الذین بجز تار قرأت حمزة باقی برقع تحف بنون مفتوحه وفار مضمومه
تعدب بنون مضمومه و ذال کسوره طائفة بنصب قرأت عاصم باقی
یعت یا مضمومه ونصب تعدب بتار مضمومه و فتح ذال طائفة برقع
پڑہتے ہیں دائرۃ السوء اس سورہ اور سورہ فتحنا میں حرف ثانی بضمہ سین
قرأت ابو عمرو وابن کثیر باقی ان دونوں جگہ بقیہ سین پڑہتے ہیں اور ظن
السوء پہلا اور تیسرے حرف سورہ فتحنا میں اور مطر السوء سورہ فرقان میں
بلا خلاف فتح سین سے الا لہا قرۃ بضمہ اور انک شیخ باقی باسکان راہ
تحتہا الا تہر زیادہ میں و جرت قرأت ابن کثیر باقی بدون ین ونصب تحت
ان صلواتک بتوحید و فتح تار قرأت حمزة وكسائي وروایت حصص باقی زیادہ
الف بعد واو وکسره تا بلفظ جمع اور اصلو تک سورہ ہود میں ہی بتوحید
قرأت ہر سہ مذکورین ہی باقی بلفظ جمع قرآن حمزہ مضمومہ بعد جیم
ایسی ہی ترجیح سورہ احزاب میں ہمزہ مضمومہ بجای یا قرأت ابن کثیر
وابو عمرو وابن عامر وروایت ابو بکر ہے باقی بدون ہمزہ والذین الخ ذال
قرأت نافع وابن عامر الذین بدون واو باقی والذین مع واو پڑہتے ہیں
اسکس ہر دو حرف بضمہ ہمزہ وکسره سین اور بئیانہ برقع قرأت ہر دو قرار

مذکورین باقی ہفتہ میں نبی کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے اسے سبکوں راہ
 قرأت حمزہ و ابن عامر و روایت ابو بکر باقی ہفتہ میں اس طرح ہفتہ تا قرأت
 حمزہ و ابن عامر و روایت حفص باقی ہفتہ میں آگاہ کیا ہے بیاض تذکرہ قرأت
 حمزہ و روایت حفص باقی بتا تائید اوکا بروئے بتا خطاب قرأت حمزہ و باقی

سورۃ یونس

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ بامالہ حمزہ را ہر جگہ فوٹ سور میں قرأت کو فین و ابن عامر و ابو عمرو
 سوا ہی حفص کہ اور حرف طہ اور جوت ی کا مالہ حمزہ فولت سور میں قرأت
 حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر ہے اور مالہ حمزہ حرف ی فقط سورہ مریم میں
 ابن عامر ہی موافق ہے ہر نہ مذکورین کا اور سوسی راوی ابو عمرو و سوا کا
 مالہ حمزہ اور فتحہ ہر دو وچ میں اور مالہ حمزہ حرف ہ مریم میں قرأت
 کسائی و ابو عمرو و روایت ابو بکر ہے اور مالہ حمزہ حرف طہ میں قرأت
 ابو عمرو و کسائی و روایت ورش و ابو بکر ہے اور مالہ حمزہ ج حوا میں
 قرأت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر و ابن ذکوان ہے اور باقی قرآن غیر مذکورین
 جگہ ہفتہ میں آگاہ کیا ہے تذکرہ قرأت حمزہ و کسائی و ابو عمرو
 روایت ابو بکر و اخلا و مالہ میں ذکوان ہفتہ میں مختلف یعنی لفظ انہی جہاں
 کہیں ہر اربعہ و فطر قرآنی میں ابسکا اور ابو عمرو و غیرہ مذکورین کے لئے ہیں

مگر ابن ذکوان سے اس جگہ خلف بن ذکوان سے اس جگہ خلف بن ذکوان سے اس جگہ خلف بن ذکوان سے اس جگہ
 ابن القاسم نے اس خلف بن ذکوان میں تین طرق کے لیے ہیں ہر جگہ فتح اور
 امالہ اور صرف امالہ اس لفظ خاص کا سورہ یونس میں اور باقی ہر جگہ فتح
 باقی قرآن غیر مذکورین لفظ ادری کو تمام قرآن میں ہفتہ لیکن ورش امالہ بین
 کرتا ہے لفظ ادری اور ہر کلمہ ذوالراء میں اور لا جو اسمین ہے اور لا اہل
 حرف سورہ قیامہ میں بقصر یعنی یحذف الف واثبات الف بخلف ہر دو
 روایت بڑی ہے اور قبل ہر دو جگہ بقصر ہی پڑتا ہے اور باقی اثبات
 الف پڑتے ہیں اور لہ اور یا سورہ مریم میں امالہ بین میں قالون ورس
 دونوں اور حاویم بین امالہ بین میں ورش و ابو عمرو کرتے ہیں باقی ہفتہ
 اِنَّ هَذَا النَّحْلُ بِصِيغَةِ اسْمِ فاعِلِ قِراءت کو فیدین و ابن کثیر باقی قرآن بقیہ
 يُقْصَلُ الْاَيَاتِ بِاَرْغَبِ قِراءت ابن کثیر و ابو عمرو روایت خصص باقی بنون متکلم
 ضیاء ہر جگہ ہمزہ بجای یا روایت قبل باقی بیا لْقَضِي الْيَوْمَ بَعَثَهُ قَافُ
 ضاد بعد الف اور نصب اجلہم قِراءت ابن عامر باقی بضم قاف و کسر
 ضاد بعد او کے یا مفتوحہ و رفع اجلہم - حکما ایشی کونَ و ما کان الناس
 اس سورہ اور حکما ایشی کونَ ظہر الفساد سورہ روم میں اور حکما
 ایشی کونَ يَنْزِلُ الْمَلَايِكَةُ اور حکما ایشی کونَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ہر دو لفظ
 اول سورہ نحل میں بتا خطاب قِراءت حمزہ و کسائی باقی بیا غیب سے کہ

بفتح یا بعد اوسکے نون ساکن پیر شین بحجۃ مضمومہ قرأت ابن عامر باقی مضیاً
 پیرین حملہ مفتوحہ پیر یا مشدودہ مکسورہ متاع بنصب ایت حصص باقی قرار
 برقع پڑھتے ہیں قطعاً باسکان طار قرأت ابن کثیر وکسانی باقی بفتح هَذَا
 تَبْلُو اَبْر و تاقرات حمزہ وکسانی باقی بتا و بار موحده اَهْنِ لَا يَهْدِيْجِ کبسرۃ یا
 روایت ابو بکر شعبہ باقی بفتح اور کبسرۃ تاقرات حاصم باقی بفتح اور باختلاس
 فتحۃ ماروایت قالون وقرأت ابو عمرو باقی باتمام فتحۃ لیکن باسکان باثبوت
 دال قرأت حمزہ وکسانی ہر باقی بتشدید دال پڑھتے ہیں پس ابو بکر شعبہ کبسرۃ
 یا و ما و تشدید دال و حصص بفتحۃ یا و کسرۃ ما و تشدید دال ما و ورش و ابن کثیر
 و ابن عامر بفتحۃ یا و ما و تشدید دال اور ایسی ہی قالون و ابو عمرو لیکن باختلاس
 فتحۃ ما و حمزہ وکسانی بفتحۃ یا و اسکان ما و تخفیف دال پڑھتے ہیں و لکن
 التَّاسِ تخفیف کسرۃ نون و رفع مین قرأت حمزہ وکسانی باقی بتشدید فتحۃ
 نون و نصب مین هُوَ خَيْرٌ مَّا يَجْمَعُونَ بتا و خطاب قرأت ابن عامر باقی
 بیا غیب کا یعرَّب اس سورہ اور سورہ سبا میں کبسرۃ زای قرأت کسانی ہر
 باقی بضم و لا اصغر اور و لا اکبر ہر دو حرف اس سورہ میں برقع را قرأت حمزہ
 ہر باقی بنصب را اور سورہ سبا میں باتفاق رفع ہے مَا جِئْتُمُوهُ بِالْحَقِّ
 زیادت ہمزہ استفہام و مد ہمزہ و سل قرأت ابو عمرو ہر باقی بدون زیادت قصر
 و لا تَشْعُرْنَ تخفیف نون و ایت بن فکوان اور ایک جہ مضطرط بن فکوان سے بسکون

ماثر ثانیہ و فقہہ بار موحده و تشدید یون ہی ہی باقی تشدید تا ثانیہ و کسر موحده
و تشدید یون پڑھتے ہیں اَمَنْتُ اَکَہْ بکسر و حمزہ انہ قرارت حمزہ و کسائی باقی بقعہ
و یَجْعَلُ الرَّجْسَ نُونٌ تکلم روایت ابو بکر باقی بار غیب نَجْعُ الْمُؤْمِنِینَ لفظ نَج
ثانی بسکون یون ثانیہ و تخفیف جیم قرارت کسائی و روایت حفص ہے باقی بقعہ
یون ثانیہ و تشدید جیم اور لفظ اول بلا خلاف تشدید ہے

سورة هود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّا لَكُمْ نَذِيرٌ بَقِيَّةُ حَمْرَةٍ اِنِّي قَرَأْتُ ابْنَ كَثِيرٍ وَابُو عَمْرٍو وَكَسَانِي بَاقِي بِكْسَرٍ
 بَادِيِ الدَّاءِ بِحَمْرَةٍ مَفْتُوحَةٍ بَعْدَ دَالٍ قَرَأْتُ ابُو عَمْرٍو بِبَاقِي بِيَا مَفْتُوحَةٍ مِنْ
 كُلِّ نَوَجَيْنِ تَنْوِينٍ كُلِّ اسْ سَرَّةٍ اَوْ سَوْرَةٍ مُؤَمَّنُونَ مِنْ رَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِي
 بِدُونِ تَنْوِينٍ بِاضَافَةِ تَحْمِيَّتِ بَعْضُهُ عَيْنٍ وَتَشْدِيدِ مِيمٍ قَرَأْتُ حَمْرَةٍ وَكَسَانِي
 وَرَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِي بَقِيَّةُ عَيْنٍ وَتَخْفِيفِ مِيمٍ بِسَمِ اللّٰهُ فَخَّرَ نَهَا بَقِيَّةُ مِيمٍ
 قَرَأْتُ حَمْرَةٍ وَكَسَانِي وَرَوَايَتِ حَفْصٍ اَوْ اسْ لَفْظًا خَاصٍّ مِنْ حَفْصٍ هِيَ اِمَالَةٌ
 كَرَّتْ اَسْمَاءُ اَوْ زَانِعٌ وَابْنُ كَثِيرٍ وَابُو عَمْرٍو وَابْنُ عَامِرٍ وَابُو بَكْرٍ بَعْضُهُ مِيمٌ بِرَبِّهِ تَمِينَ لِسِ
 حَمْرَةٍ وَكَسَانِي وَحَفْصٌ بَقِيَّةُ مِيمٍ اِمَالَةٌ مَحْضَةٌ اَوْ ابُو عَمْرٍو بَعْضُهُ مِيمٌ وَامَالَةٌ مَحْضَةٌ اَوْ رُشْرُ
 بَعْضُهُ مِيمٌ وَامَالَةٌ بَيْنَ بَيْنٍ جَيْسًا بِأَبِ اِمَالَةٍ مِنْ مَذْكُورٍ هُوَ اَوْ رَاقِي بَعْضُهُ مِيمٌ بِدُونِ
 اِمَالَةٍ بِرَبِّهِ تَمِينَ يَابِئُكَ اَزْكَبَ لَفْظًا يَأْتِي فِي اسْ سَوْرَةٍ مِنْ بَقِيَّةٍ يَاقَرَاتِ عَامِمٍ

اور سوای اس سورہ کے اور ہر جگہ بفتح یا روایت مختص ہے اور یا بفتح
 اقیم الصلوٰۃ آخر حرف سورہ لقمان میں احمد بڑی ہی بفتح یا پڑھتا ہے اور
 قبل اس لفظ آخر لقمان کو بیا ساکنہ پڑھتا ہے اور یا بفتح کا کثیر لفظ اول
 سورہ لقمان بیا ساکنہ قرات ابن کثیر ہے پس لفظ سورہ ہود میں باقی ائمہ
 سوای عامم کبیرہ یا اور دیگر سور قرآنی میں سوای مختص اور حرف آخر سورہ
 لقمان میں سوای مختص اور بڑی کے باقی قرا کبیرہ یا پڑھتے ہیں مگر قبل حرف
 آخر سورہ لقمان کو بیا ساکنہ اور ابن کثیر لفظ اول سورہ لقمان کو بیا ساکنہ
 اور باقی کبیرہ پڑھتے ہیں مگر مختص کہ وہ بفتح پڑھتا ہے اور یا بفتح
 موحده جہان وارد ہوا اوسکے فتح یا تحتانی میں خلاف نہیں ہے لائے
 عَصٰی بفتح میم و رفع و تنوین لام و رفع غیر کل قراء کی قرات ہے مگر
 کسائی کبیرہ میم و فتح لام بدولن تنوین و نصب غیر پڑھتا ہے فلا تَسْأَلُوْهُ
 بِسْکُوْنٍ لَّام و تخفیف نون قرات کوفیین و ابو عمر و سبہ اور سورہ کہف میں
 بِسْکُوْنٍ لَّام و تخفیف نون قرات کوفیین و ابن کثیر و ابو عمر و سبہ اور فقط
 ابن کثیر اس سورہ میں بفتح نون پڑھتا ہے باقی کی قرات ہر دو جگہ بفتح لام
 و کسرہ و تشدید نون ہے اور چونکہ سورہ کہف میں تَسْأَلُوْهُ کی یکے حذف
 و اثبات میں فقط ابن ذکوان کو خلاف ہے اور خاص اس سورہ میں فیما بین
 قراء دیگر حذف و اثبات میں یکے اختلاف ہے اس واسطے توضیح کیجاتی ہے پس نافع

و ہشام سورہ کہف میں بفتح لام و تشدید کسرہ نون اثبات یا وصل موقوف
 میں اور ابن ذکوان ایک وجہ میں اوتکے موافق آور دوسری وجہ میں بفتح
 لام و تشدید نون بسکون حالت وقف میں اور وصل تشدید کسرہ نون بفتح
 یا اور باقی قرار باسکان لام و تخفیف نون کبیرہ و اثبات یا ہر دو حالت میں
 اور اس لفظ ہود میں ابن عامر قالون بفتح لام و تشدید بسکون نون موقوف
 میں اور کسرہ نون وصل میں بدون یا اور ایسی ہی ورش گروہ خاص
 وصل میں اثبات یا کربا ہی اور ابن کثیر بفتح لام و تشدید نون و سکون وقف
 اور فتح نون وصل میں اور ایو عمر و باسکان لام و تخفیف نون و
 اسکان وقف میں اور کسرہ نون و اثبات یا وصل میں اور
 کو فین بسکون لام و تخفیف نون بسکون وقف میں اور کسرہ نون
 بدون یا وصل میں پڑھتے ہیں و میں خزئی بقا میثقی
 بفتح میم یوم اس سورہ اور سورہ معارج میں قرات نافع و کسائی ہر
 باقی ہر دو جبکہ کبیرہ میم اور میں فزع یوم میں سورہ نزل میں فتح میم یوم قرات
 کو فین و نافع باقی کبیرہ میم اور لفظ فزع تنوین قرات کو فین باقی بدون
 تنوین با صفت اَلَا اِنَّ اَمْوَکَ اَلْکَرَفَا اس سورہ میں اور وَاٰتِیَہُ اَمْوَکَ اَسُوہ
 فرقان میں اور یہی حرف سورہ عنکبوت میں بدون تنوین قرات حمزہ و دروا
 خص اور وَاٰتِیَہُ اَمْوَکَ اَبَقِی سورہ نجم میں بدون تنوین قرات حمزہ و عامر ہے

باقی قرار غیر مذکورین ہر دو جگہ متون پر پڑتے ہیں لکن بکسرۃ متونین ذال قرأت
کسائی باقی بفتح بدل متونین ومن کذا آء السطوی یعقوب بن نصیب قرأت حمزہ
وابن عامر وروایت مختص ہے باقی برفع قال سلمۃ بکسرۃ سین سکون لام مد
الف اور ایسی ہی قال سلمۃ والذاریات میں قرأت حمزہ وکسائی ہو باقی بفتح
سین ولام والف بعد لام پڑتے ہیں قاسر یا هیک اور ان اسر یعباد
ہر دو لفظ ہر جگہ ہمزہ وصل قرأت نافع وابن کثیر سے باقی قرآن ہمزہ قطعی پڑتی
ہیں پس قرأت ہمزہ وصلی میں نون ان کسور ہو گا حالت وصل میں اور
ابتداء ہمزہ کسورہ اور قرأت ہمزہ قطعی میں نون ساکن اور ہمزہ ہر جگہ مفتوح
ہو گا الا مراءک خاص اس سورہ میں برفع تاقرات ابن کثیر والوعمر ہو
باقی بنصب ہی میں پس قرأت رفع میں بل واقع ہو گا احد اور قرأت
نصب میں استثنا ہے واقما الذین سعدوا بضم سین قرأت حمزہ
وکسائی وروایت مختص ہے باقی بفتح مین ورا کلاً بتخفیف اسکان
قرأت نافع وابن کثیر وروایت ابوبکر باقی بتشدید وفتح کما یوقینہم اس
سورہ میں اور کما یتجنع سورہ فیس میں اور کما علیہا سورہ طارق میں
میں قرأت ابن عامر وعاصم وحمزہ ہے باقی بتخفیف میں اور لفظ لعمامع سورہ
زخرف میں بتشدید میں قرأت حمزہ وعاصم بلخلاف ہو اور ہشام بتشدید و
تخفیف ہر دو وجہ باقی بتخفیف یوجع الاثم بضم یا وفتح جیم قرأت نافع وروا

حصہ ہے باقی بقیہ یا و کسر یحیم و ما سائر بک بغافل عما یعمَلین
 آخر سورہ فذ اور آخر سورہ نمل بتا خطاب قرارت نافع و ابن عامر روایت
 حصہ ہے باقی قرار یا رغیب پڑھتے ہیں سولۃ یوسف
 علیہ السلام یسما اللہ الرحمن الرحیم یا بابت ہر جگہ بقیہ یا قرارت
 ابن عامر باقی بکسر ایت حرف اول اس سورہ میں توحید قرارت ابن کثیر باقی
 بلفظ جمع عیا بکہ الجبت ہر دو جگہ بالف بعد بلفظ جمع قرارت نافع ہر باقی
 بدون الف توحید کا نام نکایہ لفظ جمع مصاحف میں بیک نون مرسوم ہے
 اصل میں دو نون ہیں اول مضموم دوسرا مفتوح پس ادا اس لفظ کا نزدیک
 کل قرار سببہ کے باخضای حرکت نون اولی بدون ادغام ہے پیرا خضای
 حرکت کو کسینے بروم اور کسینے باختلاف حرکت تعبیر کیا ہوا اور بعض اہل اولی
 بادغام نون اولی بیچ ثانیہ کے باشمام یعنی باشارہ ہر دو لب طرف ضمہ
 نون اولی کے کل قرار سے روایت کیا ہے پس ادغام صریح نہوا اور کلام امام
 شاطبی ہمسے بطور ضمہ اور مفہوم مخالف کی وجہ ثالث ادغام صریح کے بدون
 اشمام بھی نکلتی ہے اور علامہ ابن القاصح لکھتے ہیں کہ ہم نے ہر سہ وجود مذکورہ
 اس لفظ کو پڑھا قرارت قرار سببہ میں یرقع و بلعبت یا رغیب قرارت
 کو فین و نافع ہے باقی بنون متکلم پڑھتے ہیں اور یرقع نہ کون عین قرارت
 کو فین و ابن عامر ابو عمرو ہے باقی بکسر و حین یا بشری بالف بعد ہر

قرارت کو تیسرے بابانہ حصہ حمزہ و کسائی باقی اثبات یا مفتوحہ وصلہ اور
 ساکنہ و تنہا بارہ اخلا اور ورش بتقلیل امالہ اور تقلیل امالہ ہر دو وجہ مروی ہیں
 ابو عمرو سے آیت چہ ثبات فتح ہی اوس سے مروی ہے اور وہ افضل ہے پس
 ابو عمرو بابانہ حصہ و تقلیل ہی پڑھتا ہے اس لفظ کو اور فتحہ افضل ہے باقی بفتحہ
 حیثیت الک کسرہ باقرات نافع و ابن عامر باقی بفتحہ اور شام ہمزہ ساکنہ بعد
 بار باقی یا ساکنہ اور بفتحہ باقرات ابن کثیر بخلاف اور شام بفتحہ و فتحہ دو
 وجہ باقی بفتحہ تارادۃ من عبادنا المخلصین لفظ المخلصین جمع معروف بلام
 کو بفتحہ لام ہر جگہ پڑھنا قرارت کو فین نافع ہوا و لفظ محکم خاص سورہ مریم
 بفتحہ لام قرارت کو فین باقی کسرہ لام پڑھتے ہیں اور سوای سورہ مریم
 کے لفظ محکم ہوا اور محکمین جہاں بغیر الف و لام ہے وہ متفق الکسر ہے
 حاشیہ ہر دو جگہ اثبات انف بعد شین حالت وصل میں قرارت ابو عمرو
 ہے باقی بحذف الف اور حالت وقف میں بخلاف حذف کذا با بفتحہ ہمزہ
 روایت حفص ہے باقی بسکون ہمزہ یعصرون تبار خطاب قرارت حمزہ
 و کسائی باقی یا غیب تکمل بیا غیب قرارت حمزہ و کسائی باقی بنون
 متکلم حیث یشاء بنون متکلم قرارت ابن کثیر باقی یا غیب خذ
 حانظ البصیفہ اسم فاعل قرارت حمزہ و کسائی و روایت حفص ہے باقی
 حفظ بلفظ مصدر و قال لفتیذہ بالف و بنون در میان یا و تھما سے ہوا

قرأت حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بتا کہ سورہ درمیان یا وابدال
 الف ایٹاک لانت یوسف بیک حمزہ مکسورہ باخبار قرأت ابن کثیر ہے
 باقی قرآن زیادت حمزہ استفہام پیاس اس سورہ اور سورہ رعد میں اور لفظ
 استیتاس اور استیتاسوا اور تیتاسوا ہر ایک لفظ کو قلب وابدال یعنی حمزہ
 کو الف سے بدل کر الف کو یا کی جگہ اور یا کو الف کی جگہ پڑھنا بخلاف مروی
 ہی زہری سے معنی قلب وابدال ہی پڑھتا ہو اور بدون قلب وابدال ہی مثل
 دیگر قرآن کے یوحیٰ الیہم بنون وکسرہ حار وایت حفص ہے باقی بیا وفتحہ
 حار اور یوحیٰ الیہ دوسرا حرف سورہ انبیاء میں بنون کسرہ حار قرأت
 حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بیا وفتحہ حار پس لفظ یوحی جب
 مصاحب ساتھ الیہم کے ہوا وکسو فقط حفص بنون وکسرہ حار اور جہاں
 مصاحب ساتھ الیہ کے ہوا وکسو حمزہ وکسائی و حفص بنون وکسرہ حار اور
 باقی قرآن ہر دو لفظ بیا وفتحہ پڑھتے ہیں فیحی من لشاء بحرف نون ثانیہ
 وتشدیدیم وفتحہ یا قرأت ابن عامر و حاصم ہے باقی باثبات نون ثانیہ
 ساکنہ و تخفیف جیم سکون یقذ لکذوا بتخفیف فال قرأت کو فیم باقی بتشدید

سورۃ الرعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَنَزَّلْنَاهُ وَنَزَّلْنَاهُ صُنُوعًا وَغَيْرُ بَرَفٍ جَمَلًا
 کلمات قرأت ابن کثیر و ابو عمر و روایت حفص ہے باقی بتخفیف اور صُنُوعًا

ثانی جو بعد غیر کے ہو وہ باتفاق مخوض ہے کیسے بیارتہ تکریر قرات عامہ
 وابن عامر باقی بتاریت و تفضل بیا غیب قرات حمزہ و کسائی باقی
 بنو ابی کلم عزا کثا ثرا ابا ائنا الی خلق جدیدہ ائنا ائنا یہ استفہام
 مکرر اور مثل اسکے قرآن شریف میں گیارہ جگہ واقع ہے ایک تو ہر اس سورہ
 میں اور ائنا کثا عظماء و رفقا ائنا و جگہ سورہ اسراء میں اور ائنا
 متنا و کثا ثرا ابا و عظماء ائنا الصبعون سورہ مؤمنون میں ائنا
 کثا ثرا ابا و انا و ائنا الخرجون سورہ نمل میں اور ائنا کثا ثرا
 الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احیون العالمین ائنا کثا ثرا عنبوت میں
 ائنا ضلکنا فی الارض ائنا سجدہ میں ائنا متنا و کثا ثرا ابا و عظماء
 ائنا و جگہ صفات میں اور یہی لفظ واقعہ میں ائنا المردودون فی
 الحافۃ ائنا کثا نازعات میں پس کل قراءت سب جگہ حرف اول کو ہر تین
 باستفہام پڑھتے ہیں مگر نافع فقط حرف اول سورہ نمل میں بیک حمزہ
 بلفظ خبر پڑھتا ہے اور مگر ابن عامر ہر جگہ لفظ اول کو بیک حمزہ مکسورہ
 بلفظ خبر سوای سورہ نازعات اور سورہ واقعہ کے کہ وہ ان لفظ اول کو ہر
 حمزہ بلفظ استفہام پڑھتا ہے اور مگر لفظ اول سورہ عنبوت کو بیک
 حمزہ بلفظ خبر پڑھتا ہے ابن کثیر و حفص نافع وابن عامر نے یہ حکم حرف اول
 کا استفہام یہ سب بیان ہوا اب حرف ثانی کا حکم بیان ہوتا ہے کہ عنبوت

حرف ثانی کو یک ہمزہ بلفظ خبر پڑھا ہی نافع و کسائی نے سوای حرف
 ثانی سورہ عنکبوت کے کہ اسکو نافع و کسائی نے بدو ہمزہ باستفہام پڑھا
 اور حرف ثانی سورہ نمل کو یک ہمزہ بلفظ خبر پڑھا ہی ابن عامر و کسائی نے
 اور ایک نون اور زیادہ کیا ہے اون دونوں نے ایٹنا پڑھا ہی اور باقیین نے
 بدو ہمزہ باستفہام و یک نون پڑھا ہی اور نافع و ابن عامر و کسائی نے
 حرف ثانی سورہ نازعات کو یک ہمزہ باخبار اور باقون نے بدو ہمزہ
 باستفہام پڑھا ہی اور کل قرار موافق اپنے اصول کے تحقیق و تفسیل کرتے
 ہیں اور یہ بین الہرمین قرأت ابو عمرو و روایت قالون و ہشام میں ہے
 باقی بدون مد معلوم ہوا کہ نافع و کسائی ہر جگہ باستفہام حرف اول و خبر
 حرف ثانی مگر نافع دو جگہ مخالف اصل خود سورہ نمل و عنکبوت میں
 باخبار حرف اول استفہام ثانی اور کسائی نے فقط سورہ عنکبوت میں
 مخالف اصل خود باستفہام اول ثانی پڑھا ہے اور ابن عامر نے ہر جگہ
 باخبار حرف اول و استفہام ثانی اور میں جگہ اصل خود کی مخالفت کی ہے
 نمل و نازعات میں باستفہام اول و اخبار ثانی اور زیادت نون ثانی نمل
 میں اور سورہ واقعیہ میں استفہام ہر دو حرف اور ابن کثیر و حفص نے ہر جگہ
 استفہام ہر دو حرف مگر عنکبوت میں مخالف اصل خود حرف اول و اخبار
 و ثانی استفہام اور ابو عمرو و حمزہ و شعبہ نے ہر جگہ باستفہام اول ثانی پڑھا ہی

ہاں والی وائی باقی ہر جگہ ان الفاظ کو حالت وقف میں باثبات یا
 پڑھا بن کثیر نے باقی بدون یا آم ہل تستوی الظلمت بیا تذکیر قرأت
 حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر ہے باقی بتا تانیث و مما یوقد و ت
 بیا غیب قرأت حمزہ و کسائی و حفص ہے باقی بتا خطاب و صد و اعن
 السبیل اس سورہ میں اور و صد عن السبیل سورہ فافرین بضمہ صاد
 قرأت کوفین ہے باقی بفتح پڑھتے ہیں و یثیت بسکون مثلاً و تخفیف
 باقرات ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم و باقی بفتح مثلاً و تشدید موح و سیعلم
 الکفر و بلفظ جمع قرأت کوفین و ابن عامر باقی الکافر بتوحید پڑھتے ہیں

سورۃ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ + اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْغَنِیِّ اللّٰهُ بِرَفْعِ جَلَالِہٖ قرأت
 نافع و ابن عامر باقی بخفض خلق السموات و الارض بالف بعد خا و کسرو
 لام و رفع قات بصیغہ اسم فاعل و خفض الارض اس سورہ میں اور خلق
 کل ذیۃ سورہ نور میں لفظ خلق بصیغہ اسم فاعل و خفض کل قرأت
 حمزہ و کسائی باقی بدون الف بفتح لام و قات بلفظ ماضی و نصب الارض
 و نصب کل پڑھتے ہیں بمضارع بکسروہ یا مشدودہ قرأت حمزہ ہے
 باقی بفتح یا لیضلوا عن سبیلہ اس سورہ میں اور لیضل عن ہر جگہ بضمہ
 یاقرات ابن عامر و نافع و کوفین ہے باقی بفتح یا فاجعل آیتہ

بزیادت یا رسا کنہ بعد حمزہ روایت ہشام بخلف ہر باقی بدون زیادت یا
لَا تَزُولُ بِنَفْعِ لَامِ اَوَّلِ وَرَفْعِ ثَانِي قَرَارَتِ کَسَائِیْ باقی بکسر و اَوَّلِ وَنَسْبِ ثَانِي

سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. رُبَّمَا تَخْفِيفُ قَرَارَتِ نَافِعٍ وَمَا صَمَّ
بَاقِي بِتَشْدِيدِ سِكَرَاتٍ تَخْفِيفُ كَافِ قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي بِتَشْدِيدِ مَا نَزَلَ
الْمَلِكَةُ تَلْفِظُ نَزَلَ بِتَارِ مَضْمُونِ بَحَايِ نُونِ اَوَّلِ وَفَتْحِ زَايِ وَرَفْعِ لَفْظِ
الْمَلِكَةُ رَوَايَتِ ابُو بَكْرِ شُعْبَةَ اَوْرِثُونَ مَضْمُونِ وَكُسْرُ زَايِ وَنَسْبِ الْمَلِكَةِ
قَرَارَتِ حَمَزَةٍ وَكَسَائِیْ وَخَفَضِ هَاءِ بَاقِي بِتَارِ زَايِ مَفْتُوحَتَيْنِ وَرَفْعِ الْمَلِكَةِ
طُرُقَتَيْنِ هِيْنَ فِيمَ بَلِّغُ وَاِنْ تَشْدِيدُ وَكُسْرُ نُونِ قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَتَخْفِيفُ
وَكُسْرُ نُونِ قَرَارَتِ نَافِعٍ بَاقِي تَخْفِيفُ وَفَتْحِ نُونِ وَ مَنْ يَقْنَطُ اسْ سُوْرَةٍ مِنْ
اَوْرِثَ يَقْنَطُونَ رَوْضِ مِنْ اَوْرِثَ لَا يَقْنَطُوا زَمْ مِنْ بَكْسَرُ نُونِ قَرَارَتِ كَسَائِیْ وَ اَوْرِثَ
بَاقِي بِنَفْثَةِ نُونِ كَصَبُوْهُمُ اسْ سُوْرَةٍ مِنْ اَوْرِثَ يَنْجِيْكَ عَنْكَ بَتِ مِنْ بَاسْكَانِ
نُونِ تَخْفِيفِ حِيْمِ قَرَارَتِ حَمَزَةٍ وَكَسَائِیْ اَوْرِثَ اَنَا مَجْهُوْلَةٌ عَنْكَ بَتِ مِنْ بَاسْكَانِ لَنَا
وَتَخْفِيفِ حِيْمِ قَرَارَتِ حَمَزَةٍ وَكَسَائِیْ وَ ابْنِ كَثِيرٍ وَ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ هِيَ بَاقِي هَرْجَلُهُ بِنَفْثَةِ
نُونِ وَ تَشْدِيدِ حِيْمِ قَدْ نَالَا اِنَّمَا اسْ سُوْرَةٍ مِنْ اَوْرِثَ قَدْ نَالَا اِنَّمَا سُوْرَةٍ نَمَلِ مِنْ
تَخْفِيفِ دَالِ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي بِتَشْدِيدِ طُرُقَتَيْنِ

سُورَةُ الْفُلِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ + یُنْتَبِهُتُمْ لَكُمْ یُنَوْنِ مُتَّكَم رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي بِاِغْيَابِ
 وَالَّذِينَ يَدْعُوْنَ بِيَا غَيْبِ قَرَارَتِ عَاصِمٍ بَاقِي بِتَا خَطَابِ ابْنِ شَرَّكَ كَا فِي
 الَّذِيْنَ يَمْحُذُ هَمْزُهُ يَخْلَفُ رَوَايَتِ بَزِيْ بَاقِي بِاَشْبَاتِ هَمْزُهُ تُشَا قُوْنَ بِكْسَرَةٍ
 نَوْنِ قَرَارَتِ نَافِعِ بَاقِي بِفَتْحِهِ تَوَقُّفُهُمْ هِرْدُوْجِكُمْ بِاِتْذَكِيْرِ قَرَارَتِ حَمْزُهُ بَاقِي بِتَا
 تَانِيَتْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يَّضِلُّ لَفْظُ لَا يَهْدِيْ بَعْضُهُ يَا فَوْتُوْهُ دَالِ بَعْضُهُ
 مَجْهُولِ قَرَارَتِ نَافِعِ وَابْنِ كَثِيْرٍ وَابُو عَمْرٍ وَابْنِ عَامِرٍ بِبَاقِي بِفَتْحِهِ يَا وَكْسَرَةٍ دَالِ اَوَّلُكُمْ
 يَدُوْا اِلَى مَا خَلَقَ اللّٰهُ بِتَا خَطَابِ قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَكَسَا فِيْ اَوَّلِ اَوَّلُكُمْ يَدُوْا اِلَى الطَّيْرِ
 حُرُوفِ ثَانِي فِيْ اِسْ سُوْرَةٍ مِّنْ بِتَا خَطَابِ قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَابْنِ عَامِرٍ بِبَاقِي بِهِرْدُوْجِكُمْ
 بِيَا غَيْبِ مُّضَى طَوْنِ بِكْسَرَةٍ رَا قَرَارَتِ نَافِعِ بَاقِي بِفَتْحِهِ يَتَّكَمُ بِتَا تَانِيَتْ
 قَرَارَتِ ابُو عَمْرٍ وَبَاقِي بِاِتْذَكِيْرِ تُشَقِّقُكُمْ بَعْضُهُ نَوْنِ قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَابُو عَمْرٍ
 وَحَمْزُهُ وَكَسَا فِيْ وَرَوَايَتِ حَفْصٍ هِيَ اُوْرِيْ هِيَ حُرُوفِ سُوْرَةٍ مُّؤْمِنِيْنَ مِّنْ هِيَ قَرَارَتِ
 مَذْكُوْرِيْنَ بَعْضُهُ نَوْنِ هِيَ اُوْر نَافِعِ وَابْنِ عَامِرٍ وَابُو بَكْرٍ هِرْدُوْجِكُمْ بِفَتْحِهِ نَوْنِ ثَبِيْرَتُوْ
 مِّنْ اَقْبَيْنِ عَمَّتِ اللّٰهُ يَحْذَرُوْنَ بِتَا خَطَابِ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ هِيَ بَاقِي بِاِغْيَابِ
 يَوْمَ طَعَنَكُمْ بِاَسْكَانِ عَيْنِ قَرَارَتِ كُوْفِيْنَ وَابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِفَتْحِهِ عَيْنِ وَ
 الْخَيْرِ يَنْتَبِهُتُمْ لَكُمْ يُنَوْنِ مُتَّكَم قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَعَاصِمٍ وَرَوَايَتِ ابْنِ ذَكْوَانَ هِيَ بَاقِي
 بِيَا غَيْبِ اُوْر اَخْفَشَ فِيْ رَوَايَتِ ابْنِ ذَكْوَانَ مِّنْ هِيَ بِيَا بَيَانِ كِيَا هِرْدُوْجِكُمْ
 ذَا خَفَشَ سَيِّمِ نَوْنِ رَوَايَتِ كِيَا هِرْدُوْجِكُمْ ابْنِ ذَكْوَانَ سَيِّمِ نَوْنِ مِيَا مِّنْ خِلَافِ هِيَ

مِنْ بَعْدِ مَا قُتِلُوا بِغَمَّةٍ فَأَوْكَسَهُ تَقَارُاتُ كُلِّ قَرَارٍ مِگر این عامر بفتوحه قاتوا
 پڑھتا ہے وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ اس سورہ مآور فی طہیقی سورہ نمل میں یکسرہ
 ضاد قرارت ابن کثیر باقی بفتوحه ضاد پڑھتے ہیں

سورة الاسراء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْأَلَمْ نَجْعَلْ ذَا بِيَارِ غَيْبِ قَرَارَاتِ ابُو عَمْرٍو باقی
 بتا، خطاب یسوءمونا بنون بکلمه فتح حمزہ بدون واو قرارت کسائی تا وریا غیب
 حمزہ بعد اوسکے واو ممدودہ قرارت نافع وا بن کثیر و ابو عمرو روایت حفص ہے
 او ربیا غیب فتوحہ حمزہ بدون واو قرارت حمزہ وا بن عامر روایت ابو بکر ہے
 يَلْقَاهُ مَنْشُورًا بضم یا و فتوحه لام وتشديد قاف قرارت ابن عامر باقی بفتوحه
 یا وسکون لام وتخفيف قاف ثم ما يلقون بالف ممدودہ بعد غین و کسر نون
 مشدودہ قرارت حمزہ و کسائی باقی ترک الف و فتوحه نون شدودہ لهما ایف یہا
 اور اے کلمہ انبیاء میں اور اے لکھا احاط میں بفتوحه فابدون تنوین قرارت
 ابن کثیر وا بن عامر اور یکسرہ فا و تنوین قرارت نافع و روایت حفص باقی ابو عمرو
 و حمزہ و کسائی و ابو بکر یکسرہ فابدون تنوین پڑھتے ہیں گان خطاً بفتوحه نا
 و طاہدون در روایت ابن ذکوان اور ابن کثیر یکسرہ فا و فتوحه طاہد اور باقی
 قرار یکسرہ فا و سکون طا فلا یسوءمونا بتا، خطاب قرارت حمزہ و کسائی باقی
 بیا غیب یا لقسط اس اس سورہ اور سورہ شعرا میں یکسرہ قاف قرارت حمزہ

وکسانی و روایت مخصوص ہے باقی بضمہ قاف کان سیمۃ بضمہ ہمزہ وصلہ ضمہ
 بار قرارت کو فین بن ابن عامر ہے باقی بفتح ہمزہ و تاء مفتوحہ تبوین لید کما واد
 مائیدہم اس سورہ میں اور لید کما وافی سورہ فرقان میں باسکان فال
 وضمہ و تخفیف کاف قرارت حمزہ وکسانی اور لفظ آن ید کما سورہ فرقان
 میں فقط حمزہ یقین ذکرہ اور باقی قرار ہے جگہ بفتح ذال وکاف و تشدید
 حرف پڑھتے ہیں اور اوکاید کما الانسان جو سورہ مریم میں ہو او سکوا بفتح
 ذال وکاف و تشدید پڑھا ہوا بن کثیر و ابو عمرو و حمزہ وکسانی نے باقی نے ہا کا
 ذال وضمہ کاف و تخفیف پڑھا ہوا کما یقولون اذکما ہا حرف بیا غریب ارت
 ابن کثیر و روایت مخصوص ہے باقی بتا خطاب اور عتقا یقولون علوا و سراح
 بیا غریب قرارت عاصم و نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر ہو اور باقی بتا خطاب
 پڑھتے ہیں تسبیح لہ التھویث بتا تائید قرارت ابو عمرو و حمزہ وکسانی و تورا
 مخصوص ہے باقی بارت کیر و رجلاک بکسر جیم روایت مخصوص ہے باقی بسکون جیم
 پڑھتے ہیں ان یخفف یکم او یدسل علیکم ان یھدکم فیدسل
 علیکم فیدسل یکم یہ پانچوں صیغہ ہوں تکلم قرارت ہے ابن کثیر و ابو عمرو کی
 باقی بیا غریب پڑھتے ہیں خلفک الا قلیلا بفتح خا و سکون لام و حذو
 الف قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و روایت ابو بکر ہو باقی بکسر حاء و فتح لام
 بالف کشیدہ و نای بجا نہ اس سورہ اور سورہ فصلت میں بتقدیم الف

و تا غیر حمزہ روایت ابن ذکوان باقی بتقدیم حمزہ و تا خیر الف تخطی حرف
 اول بقیہ تا و سکون فاو ضمہ جیم قرائت کو فین باقی بقیہ تا و فتوحہ فاو کسر و تشدید
 جیم اور فتحی حروف ثانی بلا خلاف بقیہ تا و فتوحہ فاو کسر و تشدید جیم پر علیٰ کسفا
 اس سورہ میں بقیہ سین قرائت نافع و ابن عامر سے باقی بسکون اور
 علیٰ کسفا سورہ سبا میں اور علیٰ کسفا سورہ شعرا میں نقطہ خضر
 بقیہ سین باقی بسکون اور فتحی کسفا سورہ روم میں بسکون سین و فتحہ
 ہر دو چہ شام سے اور صرف جہ سکون ابن ذکوان سے مروی ہے باقی قرار بقیہ سین
 قل سبحن بلقط ماضی قرائت ابن کثیر و ابن عامر سے باقی بلقط امر پڑھتے ہیں
 اور بعد اسکے ہر دو لفظ قل باتفاق بصیغہ امر ہیں قال لقد علمت بقیہ تا
 قرائت کسانی باقی بقیہ تا سورۃ الکھف

بسم الله الرحمن الرحيم وَاَمَّا يَجْعَلُ لَّهٗ عِوَجًا اِسْ سُوْرَهٗ مِّنْ اُوْرِ مِّنْ مَّقَدِّمًا
 یس میں اور مَن ذراقی سورہ قیامہ میں نون مَن پر اور بَل تَرَان سورہ تطہیف
 میں لام بَل پر ان چار جگہ محض سے سکتے لطیفہ بدون قطع نفس کے حالت وصل
 میں مروی ہے باقی سب میں سکتے پڑھتے ہیں حالت وصل میں مِرْ لَدُنَّ
 اسکان دال با شام ضمہ کسرہ نون و مار روایت ابو بکر شعبہ اور سب بقیہ دال
 واسکان نون و ضمہ مار ابو بکر کی روایت میں مار مذکورہ موصولہ یا سحر آور
 کی قرائت میں موصولہ ہوا اور باقی بدون وصل پڑھتے ہیں مِّنْ اَنْحٰ کَوْفًا فَقَا

یہ روایت ابن ذکوان سے ہے کہ بقیہ تا و فتحی حروف ثانی بلا خلاف بقیہ تا و فتوحہ فاو کسر و تشدید جیم پر علیٰ کسفا اس سورہ میں بقیہ سین قرائت نافع و ابن عامر سے باقی بسکون اور علیٰ کسفا سورہ سبا میں اور علیٰ کسفا سورہ شعرا میں نقطہ خضر بقیہ سین باقی بسکون اور فتحی کسفا سورہ روم میں بسکون سین و فتحہ ہر دو چہ شام سے اور صرف جہ سکون ابن ذکوان سے مروی ہے باقی قرار بقیہ سین قل سبحن بلقط ماضی قرائت ابن کثیر و ابن عامر سے باقی بلقط امر پڑھتے ہیں اور بعد اسکے ہر دو لفظ قل باتفاق بصیغہ امر ہیں قال لقد علمت بقیہ تا قرائت کسانی باقی بقیہ تا سورۃ الکھف

بفتح میم و کسره فاقراءت نافع وابن عامر ہے باقی بکسر و میم و فتحه فاقراءت اور
 باسکان نای و حذف الف تشدید ابو یوزن تحریر قرات ابن عامر ہو اور ترا و تخفیف
 دای و اثبات الف فمه را تخفیف قرات کوفین ہو باقی تشدید میزای پڑھتے ہیں
 و لم یکن تشدید لام قرات نافع وابن کثیر ہو باقی تخفیف ابو یزید و کسا
 را قرات حمزہ و ابو عمرو و روایت ابو بکر ہے باقی بکسر و را پڑھتے ہیں ثلثین
 و سینین بحذف تنوین یا قرات حمزہ و کسائی باقی تنوین و لا یشرک فی حکم
 بتا خطاب و جزم کاف قرات ابن عامر ہے باقی یا غیب رفع کاف پڑھتے ہیں
 و کان لک شمس اور و محیط یمن ہر دو جگہ بفتح ثانی و ثلثہ و میم قرات عام
 ہو باقی قرا بضم ثانی و میم پڑھتے ہیں مگر ابو عمرو بضم ثانی و اسکان میم پڑھتا ہے
 لا یحدن خیرا ائمتنا بترک میم بعد اقرات ابو عمرو و کوفین ہے باقی و نھما
 باثبات میم پڑھتے ہیں لیکن اھو اللہ حالت وصل میں باثبات الف قرات
 ابن عامر ہے باقی قرا و وصل میں بحذف الف اور حالت وقف میں باتفاق
 اثبات الف ہو و لکن لکن لہ فحہ یکن یار تذکیر قرات حمزہ و کسائی باقی
 ہا تانیت ہنا لک الو لا یشرک فی حق برفع قاف قرات ابو عمرو و کسائی
 باقی بحر و تحمیر عقیبا بسکون قاف قرات حمزہ و عاصم ہے باقی بضم و قاف
 و یوم لست لیل الجال بتا تانیت و فتح یا بعد سین و رفع الجبال قرات ابن
 و ابو عمرو و ابن عامر ہو باقی نہون تکلم و کسره یا بعد سین و نصب الجبال و یوم بقول ادا

نقطہ یقول بنون تکلم قرأت حمزہ باقی بیارغیب لکھتا ہے اس سورہ میں
 اور مہلک اہل سورہ ثلثین بضم میم وفتح لام قرأت کل قرار ہو مگر امام
 عاصم بضم میم اور فقط حصن کسرہ لام پڑھتا ہے واما انسانۃ اس سورہ
 میں اور علیہ اللہ سورہ فتح میں بضم ہا انسانۃ اور طبرستان روایت حصن ہے
 باقی کسرہ ہا ہر دو جگہ لغیر قائلہا بیا، غیب بفتح زاء ورف لام ہا ہا
 قرأت کسائی وحمزہ ہے باقی بضم تہ خطاب وکسرہ زاء و نصب لام نفساً
 ترکیبہ باثبات الف بعد زای و تخفیف یا قرأت نافع وابن کثیر والیوم عمرو
 باقی بترک الف و تشدید یاء میں لَدُنَّی بتخفیف نون قرأت نافع والیوم
 باقی بتشدید نون اور ابوبکر باسکان دال باشام ضمہ اس لفظ کو بھی پڑھتا ہے
 باقی سب بضم دال لَخَذْتُ بتخفیف تاء اول وکسرہ خا قرأت ابن کثیر والیوم عمرو
 باقی بتشدید تاء اولی وفتح خا اَنْ یُبْدِلْکَ اس سورہ میں اور اَنْ یُبْدِلْکَ سورہ
 تحریم میں اور اَنْ یُبْدِلْکَ سورہ نون میں بسکون بار و تخفیف دال قرأت
 کوفین وابن کثیر وابن عامر ہے اور نافع والیوم عمرو بفتح بار و تشدید لک
 فَاَنْتَ ہر سہ جگہ بتخفیف و سکون تاء فوقیہ ہمزہ قطع قرأت کوفین وابن عامر
 باقی بتشدید وفتح تاء و ہمزہ و صلی عین حتمۃ باثبات الف بعد حاء و یا یحیی
 ہمزہ قرأت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت ابوبکر باقی بترک الف و ہمزہ
 بحامی یا فَاَنْتَ جَزَاءُ الْحَسَنِ بتعین جزاء قرأت حمزہ و کسائی و روایت

باقی ہر دوں تینوں و رفع بَیِّن السَّادَاتِ بَقِیَّةُ سِینِ قَرَارَتِ اِبْنِ کَثِیْرٍ وَاِبُو عَمْرٍو تَقَا
 حَفْصُ بَاقِیِ بَضْمِ سِینِ اَوْ بِکَلْبَتِهِمْ سَدَّ الْبَقِیَّةُ سِینِ قَرَارَتِ اِبْنِ کَثِیْرٍ وَاِبُو عَمْرٍو حَمْزَه
 وَکَسَائِیْ وِرْوَایَتِ حَفْصُ بَاقِیِ بَضْمِ سِینِ اَوْ سُوْرَةُ یَسِیْنِ ہر دو حرف بَقِیَّةُ سِینِ
 قَرَارَتِ حَمْزَه وَکَسَائِیْ وِرْوَایَتِ حَفْصُ ہِیْ بَاقِیِ بَضْمِ سِینِ لَیْسَ حَفْصُ ہِرْ جَاہِکَہِ
 بَقِیَّةُ اَوْ نَافِعِ وَاِبْنِ عَامِرٍ وَاِبُو بَکْرٍ ہِرْ جَاہِکَہِ بَضْمِ اَوْ اِبْنِ کَثِیْرٍ وَاِبُو عَمْرٍو اَسْ سُوْرَةُ یَسِیْنِ
 ہر دو حرف بَقِیَّةُ اَوْ لَیْسَ مِیْنِ بَضْمِ اَوْ حَمْزَه وَکَسَائِیْ لَفْظِ اَوَّلِ السِّیْنِ کُوْبَضْمِ اَوْ رَاقِیْ
 ہر سہ حروف کُوْبَقِیَّةُ پڑھتے ہِیْنِ یَا جُوْجَ وَ مَا جُوْجَ اِسْ سُوْرَةُ اَوَّلِ سُوْرَةِ اَنْبِیَا
 یَسِیْنِ ہَمْزَه سَاکِنَہِ بَعْدِ اَوْ یَسِیْمِ قَرَارَتِ عَاصِمِ ہِیْ بَاقِیِ قَرَارِ الْفِ سَاکِنَہِ بِجَاہِیْ حَمْزَه
 یَقْعُ مِیْنِ بَضْمِ یَا کُسْرَہِ قَافِ قَرَارَتِ حَمْزَه وَکَسَائِیْ بَاقِیِ بَقِیَّةُ یَا وَاوْ قَافِ لَکَ
 تَحُوْجَا بَقِیَّةُ رَا وَاوْ الْفِ بَعْدِ رَا قَرَارَتِ حَمْزَه وَکَسَائِیْ اَوْ اِلَیْسِیْ ہِیْ اَمَّ تَسَا لَکُم مِیْنِ
 سُوْرَةِ مُؤْمِنُوْنَ مِیْنِ اَقْدَمِ بَاقِیِ لِسْکُوْنِ رَا وَاوْ حَذْفِ الْفِ اَوْ سُوْرَةِ مُؤْمِنُوْنَ مِیْنِ
 لَفْظِ فَخْرٍ اَیْجَ لِسْکُوْنِ رَا وَاوْ حَذْفِ الْفِ قَرَارَتِ اِبْنِ عَامِرِ ہِیْ بَاقِیِ بَقِیَّةُ رَا وَاثْبَاتِ
 الْفِ لَیْسَ حَمْزَه وَکَسَائِیْ ہر سہ لَفْظِ بَقِیَّةُ وَاثْبَاتِ الْفِ اَوْ اِبْنِ عَامِرِ ہر سہ لَفْظِ
 لِسْکُوْنِ وَاوْ حَذْفِ الْفِ اَوْ نَافِعِ وَاِبْنِ کَثِیْرٍ وَاِبُو عَمْرٍو عَاصِمِ اِسْ سُوْرَةُ اَوَّلِ حُرُوفِ لَیْلِ
 سُوْرَةِ مُؤْمِنِیْنَ کُوْبِسْکُوْنِ وَاوْ لَفْظِ اَخْرِ سُوْرَةِ مُؤْمِنِیْنَ کُوْبَقِیَّةُ رَا وَاثْبَاتِ
 پڑھتے مِیْنِ قَالِ مَا مَکِیْنُہِ بَاظْہَا ہر دو نونِ اَوَّلِ مَفْتُوحِ دُوْمِ کُسُوْرِ قَرَارَتِ اِبْنِ کَثِیْرٍ
 بَاقِیِ بَادِغَامِ بَیْکِ نُونِ کُسُوْرَةِ مُشْدُوْدَہِ پڑھتے مِیْنِ الْعَقْدِ فِیْنِ بَضْمِ صَادِ لِسْکُوْنِ

وال روایت ابو بکر شعبہ اور بغیر صداد و ال قرارت ابن کثیر طین عامر و ابو عمرو
باقی بقوہ صداد و ال پڑھتے ہیں رَدِّ مَا اتُوْنِيْ فِيْ حَالَتِ دَ صِل مِّنْ كِبْرَةٍ نُّونِ
واسکان ہمزہ روایت ابو بکر اور قَالَ اتُوْنِيْ فِيْ حَالَتِ دَ صِل مِّنْ بِاسْكَانِ
ہمزہ قرارت حمزہ و روایت ابو بکر بخلاف ہر اور اس دوسرے حرف مین
ما قبل ہمزہ کے لام فال کا مفتوح ہر اس جگہ ضرورت کسورہ ما قبل ہمزہ کو
نہیں ہر اور حرف اول مین ما قبل ہمزہ تنوین ساکن تہی و ہاں اجتماع کسین
ہوتا تھا اس واسطے تنوین کو کسوکیا اور حالت وقف مین بقرارت و تواتر
مذکورہ ابتدا ہمزہ و وصل کسورہ اور ابدا ال ہمزہ ثانیہ کا یسے ہر اور باقی
قرار ہر دو حالت وصل و وقف مین ہر دو حرف مذکورہ کی ہمزہ قطعی مفتوح
بالف کشیدہ پڑھتے ہیں پس دوسرے حرف مین ایک وجہ ابو بکر سے ہی
یون ہی ہے فَمَا سَطَا اَعْوَا تَشْدِ يَطَا قرارت حمزہ باقی تخفیف طا پڑھتے ہیں
اَنْ تَنْقَدَ بِيَا تَذْکِر قرارت حمزہ و کسائی باقی بتا تانیت پڑھتے ہیں۔

سورة صریر علیہا السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰرَ تُثْنِیْ وَ یٰرَ تُثْنِیْ ہر دو حرف باسکان ثنا قرارت
ابو عمرو و کسائی باقی بضمہ ثنا پڑھتے ہیں وَ قَدْ خَلَقْتَنَّا نُّونِ و الف بلفظ
جمع متکلم قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ واحد متکلم چکیا کسورہ با قرارت حمزہ
و کسائی باقی بضمہ ہا چکیا صِدِّیْنا چنیٹا ہر حرف کسورہ اول قرارت حمزہ و کسا

وروایت جنس سے باقی بضم پڑھتے ہیں لاکھب بیابجای ہمزہ قرارت ابو عمرو
 وروایت وشرخلاف اور روایت قالون بخلف باقی ہمزہ پڑھتے ہیں تیس
 ایک ہ قالون سے ہی یون ہی ہر فنادہا میں تحہا بکسرہ میم من جنس
 تالی ثانیہ تحتہا قرارت نافع وحمزہ وکسائی وروایت جنس ہے باقی بفتح میم
 ونصب پڑھتے ہیں کساقط بفتح تا و قاف و تخفیف سین قرارت حمزہ اوصلہ
 تاو کسرہ قاف تخفیف سین روایت جنس باقی بفتح تا و قاف و تشدید سین
 پڑھتے ہیں قول الحق بنصب لام قول قرارت عاصم و ابن عامر باقی برفع
 قلنا الله ربنا بکسرہ ہمزہ قرارت کوفین و ابن عامر باقی بفتح آء خاما صحت
 ہمزہ واحدہ مکسورہ باخبا روید و ہمزہ اول مفتوحہ و دوم مکسورہ باستفہام
 بہر دو و ہر روایت ابن ذکوان باقی باستفہام ہی پڑھتے ہیں اور تحقیق
 و تسہیل و مد و ترک مد میں موافق اصول ہر ایک کو عمل ہے لکن یحییٰ باسکا
 نون ثانیہ و تخفیف جیم قرارت کسائی باقی بفتح نون ثانیہ و تشدید جیم خذ
 مقام بضم میم قرارت ابن کثیر باقی بفتح میم آقا و سائیبا ببدال ہمزہ
 بیا و ادغام بیا ثانیہ روایت قالون و ابن ذکوان ہے باقی باثبات ہمزہ
 بدون ادغام ماکلا و ولدا و قالوا نحن الوجود و ولدا ان دعوا للرحمن
 ولدا ان یخزن ولدا ہر چار جگہ اس سورہ میں اور ان کان للرحمن ولدا
 سورہ زخرف میں بضم و او و سکون لام قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتح و او

اور وَوَلَدٌ سورۃ نوح میں حمزہ وکسائی و ابن کثیر و ابو عمرو و بعضہ و اولاد کسائی
 لام اور باقی بفتح و او و لام پڑھتے ہیں لگاکہ اس سورہ اور سورۃ شوری
 میں بیا تذکیر قرأت نافع وکسائی باقی بتا تائیس یَنْقُطُهَا نَبْنُون
 ساکنہ بجای تا و کسرہ طار مخففہ اس سورہ میں قرأت ابو عمرو و ابن عامر حمزہ
 و روایت ابو بکر ہے باقی بتا مفتوحہ بعد یا و فتحہ طار مشدودہ اور سورۃ شوری
 میں بنون ساکنہ و کسرہ طار مخففہ قرأت ابو عمرو و روایت ابو بکر ہر دو میں حمزہ
 و ابن عامر ہی مثل دیگر قرار بتا مفتوحہ و فتحہ طار مشدودہ پڑھتے ہیں
 سورۃ طہ علیہ السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 لَا اَیْلٰہَ اِلاَّ ہُوَ اَسْمٰکُمْ اس سورہ اور سورہ قصص میں بعضہ یا ضمیر قرأت حمزہ
 باقی بکسرہ طائی اَنَا اَنْتَ بَاک بفتح ہمزہ اتنی قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بکسرہ طوئے
 بتونین قرأت کوفین و ابن عامر اس سورہ اور سورہ نازعات میں باقی بدون
 تنوین اَنَا اَخَذْتُکَ بِمَشَدِّ نُونِ اَنَا و اخذتک بتون و الف بلفظ جمع تکلم
 قرأت حمزہ باقی بتخفیف نون و تا مضموم ہون الف بلفظ واحد تکلم پڑھتے
 ہیں آخری اَشْدُّ ذُ ہمزہ قطعی مفتوحہ قرأت ابن عامر باقی ہمزہ و صلی
 پڑھتے ہیں حالت صل میں حذف اور حالت وقف میں ابتداء ہمزہ
 مضموم کر کے میں و اَشْدُّ کہ بعضہ ہمزہ قرأت ابن عامر باقی بفتح ہمزہ لَازِئُوْ
 مَقْدًا اس سورہ اور سورہ زخرف میں بفتح میم و سکون ہا بدون الف قرأت

کو قین باقی یکسرہ میم مفتوحہ ہا بالف کشیدہ ہوتے ہیں عجمی اسوی بضمہ
 سین قرارت حمزہ و عاصم و ابن عباس علیہ السلام و ابن عباس اور اس لفظ سوی اور
 سورہ قیامہ میں لفظ سدی میں بحالت وقف کلمہ مالہ کا باب لامالہ میں کوئی
 قیامہ کہ بضمہ یا و کسرہ حاقرات حمزہ و کسائی و غرض باقی بفتحہ یا و حاقلاً
 ان ہذان باسکان و تخفیف نون ان قرارت ابن کثیر و روایت مخص
 باقی بفتحہ و تشدید نون اور لفظ ہذان بیابجای الف قرارت ابو عمرو اور
 ہذان تشدید نون قرارت ابن کثیر باقی قرارت ہذان بالف و تخفیف نون
 پرستہ میں فاعضوا حمزہ وصل و فتحہ میم قرارت ابو عمرو باقی حمزہ قطع مفتوحہ
 و کسرہ میم شاخ یکسرہ سین حذف الف و سکون حاقرات حمزہ و کسائی باقی
 بفتحہ سین بالف کشیدہ و کسرہ حاقلاً بضمہ فاروایت ابن کوان باقی حمزہ
 ذوالو حاقلاً باسکان لام و تخفیف قاف باقی بفتحہ لام و تشدید قاف یختل بتار
 بانائت روایت ابن ذوالو باقی بیارتذکر لخصت کہ اور واعذت کہ
 اور ما رتقلکم ہر سہ حروف بتار مضمونہ بلفظ واحد متکلم قرارت حمزہ و کسائی
 باقی بنون مفتوحہ بالف کشیدہ بصیغہ جمع متکلم لا تخافون و تا بقصر و جزم فا
 قرارت حمزہ باقی بدیعنی باثبات الف و رفع فاعضوا علیکم بضمہ حاقلاً اور
 ذمن یخجل علیکم بضمہ لام اول قرارت کسائی باقی یکسرہ حاقلاً لام و کسائی
 بضمہ بیہم قرارت حمزہ و کسائی اور بفتحہ میم قرارت نافع و عاصم باقی یکسرہ میم

مجلسنا بعضہ حار و کسر و تشدیدیم قرآن ابن عامر و ابن کثیر و نافع و روایت
 خصص ہر باقی بفتح ما و میم و خفف علیہم یبصر و ابانرا خطاب قرار ت حمزہ
 و کسانی باقی بیاضیب کی شکل کے کسر و لام قرار ت ابو عمرو و ابن کثیر باقی بفتح
 یعم بلطف بسیار مضبوط و فتح فاقدرت کل قرار ہی مگر ابو عمرو و ابن العلاء بنون مفتوحہ
 بجای یا مضبوط اور ضمہ فا فلا یخاف ظلمًا بحذف الف و حمزہ قرار ت ابن کثیر
 باقی باثبات الف و رفع فا و لک لا تطعاً بکسرة حمزہ قرار ت نافع و روایت
 ابو بکر باقی بفتح لعنک تذنی بعضہ قرار ت کسانی و روایت ابو بکر باقی بفتح تا
 اولہ تا ثانیہ بتا زائیت قرار ت نافع و ابو عمرو و روایت خصص باقی پڑھ کر ٹیڑھی میں
 سورۃ الانبیاء علیہم السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 قل ینبی یعلم القول قال بلفظ ماضی پڑھنا قرار ت حمزہ و کسانی و روایت
 خصص ہر باقی قل بلفظ امر اور قل رب احکم آخر سورہ میں بلفظ ماضی غلط تھا
 خصص ہر دو بان حمزہ و کسانی بھی مثل دیگر قرار کے بلفظ امر پڑھتے ہیں اولہ
 بذالذین بدون واو قرار ت ابن کثیر باقی بو او ولا یتجمع الضم بفتح یا و فتحة
 میم و رفع الضم قرار ت کل قرار ہی مگر ابن عامر بتا مضبوط و کسرة میم و نصب
 پڑھتا ہے اور مثل قرار ت قراءت کہ اس سورہ میں پڑھا ہی ابن کثیر نے
 سورہ نمل دوم میں اس لفظ کو اور اون دونوں سورہ میں سوای ابن کثیر
 کے اور قرار نہ پڑھا مثل قرار ت ابن عامر کے اس سورہ میں مثقال حبثہ

اس سورہ اور سورہ لقمان میں برفع لام قرات نافع باقی بنصیب کذا
بکسرہ جیم قرات کسانی ہو باقی بضم الجیم کذا تارانیث قرات ابن عامر
ورایت حفص ابو بنون مشکلم روایت ابو بکر باقی بیا تذکرہ النعمانیین
بحذف نون ثانیہ وتشدید جیم قرات ابن عامر وروایت ابو بکر ہو باقی باثبات
نون تخفیف جیم پڑھتے ہیں وحرّام بکسرہ ما وسکون را وحذف الف قرات
حمزہ کسانی وروایت ابو بکر باقی بفتح حا ورا واثبات الف لا لکتاب بلفظ
جمع قرات حمزہ کسانی وروایت حفص ہے باقی بصیغہ توحید پڑھتے ہیں
سورۃ الحج یسبحہ اللہ الرحمن الرحیم سکاڑی ہر دو حرف بفتح
سین باسکان کاف قرات حمزہ کسانی باقی بضم سین وفتح کاف بکشدہ
تقریظ قطع بکسرہ لام قرات ابن عامر و ابو عمرو وروایت ورش باقی باسکان
لام تقریظ قصوا بکسرہ لام قرات ابو عمرو ابن عامر وروایت قبل ورش ہو
باقی باسکان لام وروایوں فوا وکیطوفوا بکسرہ لام فقط روایت ابن فکوان
باقی باسکان اور ابو بکر کی روایت لفظ وکیطوفوا بفتح وا وتشدید قاف ہے
باقی باسکان واو تخفیف پڑھتے ہیں ولؤلؤا اس سورہ اور سورہ فاطر
میں بنصیب قرات عام و نافع ہو باقی بخفض سوا و العاکف بنصیب قرات
حفص ہے باقی برفع اور سورہ جاثیہ میں حمزہ کسانی و حفص نے بنصیب اور باقی نے
برفع پڑھا ہے فخطفہ بفتح فاء وتشدید طاء قرات نافع باقی باسکان بخارج تخفیف طاء

مَلِكًا بِرُوحٍ يَعْنِي جَعَلْنَا مَلِكًا اور مَلِكًا هُوَ بِكِسْرَةِ سَمِينِ قَرَارَتِ
 حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي بَقْعَةٍ سَمِينِ إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بَقْعَةً يَا دَا سَكَانِ دَالٍ مُحَذَفٍ
 وَفَتْحَةٍ قَا قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَابُو عُمَرُوهُ بَاقِي بَقْعَةٍ يَا وَفَتْحَةٍ دَالٍ مُثَبَّاتِ الْفِ بَعْدَ دَالٍ
 وَكِسْرَةٍ فَا پُرِہْتِہِ مِہْنِ اُذْنِ بَقْعَةٍ ہَمْزَةٍ قَرَارَتِ نَافِعِ دُعَا صَمِ وَابُو عُمَرُوهُ بَاقِي
 بَقْعَةٍ ہَمْزَةٍ يَفْقَاتُلُونَ بَقْعَةٍ نَا قَرَارَتِ نَافِعِ وَابْنِ عَامِرٍ رُولِيَّتِ خُصِّسَ
 بَاقِي بِكِسْرَةٍ تَا هَلَّيْمَتِ تَخْفِيفِ دَالٍ قَرَارَتِ نَافِعِ وَابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي تَشْدِيدِ يَهْلِكُنَا
 بِنَا مَضْمُونِہِ بِلَفْظِ وَاحِدٍ تَكْلِمِ قَرَارَتِ ابُو عُمَرُوهُ بَاقِي بَنُو الْفِ بِصِيغَةِ جَمْعِ تَكْلِمِ وَمَا
 تَعْدُوْنَ بِبَارِ غَيْبِ قَرَارَتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي وَابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي تَارِ خَطَابِ
 مُخْتَصِرِينَ اس سُوْرَہِ مِہْنِ اور ہِزْدِ وَجْہِہِ سُوْرَہِ سَابِہِ مَحْذُوفِ الْفِ وَتَشْدِيدِ جِہِمِ
 قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَابُو عُمَرُوہِ بَاقِي قَرَارِ عَيْنِ بِالْفِ كَشِيْدَةٍ وَتَخْفِيفِ جِہِمِ وَآلُكُمَا
 يَدْعُوْنَ حُرُوفِ اَوَّلِ اس سُوْرَہِ مِہْنِ اور لَفْظِ يَدْعُوْنَ سُوْرَہِ تَقْوَانِ مِہْنِ بَارِ
 غَيْبِ قَرَارَتِ كُوفِيہِ مِہْنِ وَابُو عُمَرُوہِ سُوَايِ ابُو كَثِيرٍ شَعْبِہِ كَيْسِ ابُو كَثِيرٍ وَابْنِ عَامِرِ
 وَنَافِعِ وَابْنِ كَثِيرٍ تَارِ خَطَابِ پُرِہْتِہِ مِہْنِ اور إِنَّ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ حُرُوفِ ثَانِي
 اس سُوْرَہِ مِہْنِ بِاتِّفَاقِ تَارِ خَطَابِ ہِزْدِ سُوْرَہِ الْمَوْصُونَ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَمَا نَتَّبِعُهُمْ اس سُوْرَہِ اور سُوْرَہِ مَعَارِجِ مِہْنِ
 بِتَوْحِيدِ قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي جَمْعِ عَلَيَّ صَلَوَاتِهِمْ بِتَرْكِ دَا وَبِلَفْظِ تَوْحِيدِ قَرَارَتِ
 حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي بِثَبَاتِ دَا وَبِلَفْظِ جَمْعِ عِظْمًا اور اَعْظَمَ ہِزْدِ وَبِلَفْظِ بَقْعَةٍ مِہْنِ

و سکون غار بترک الف بلفظ توحید قرات ابن عامر و روایت ابو بکر ہی باقی
 بکسرۃ عین مفتوحۃ غار و اشبات الف بلفظ مع سیناء بفتح سین قرات کوثر
 و ابن عامر باقی بکسرۃ سین تثبت بفتح تاء اول کسرۃ ہا قرات ابن کثیر و ابو عمرو
 ہی باقی بفتح تاء و ضمۃ ہا مخرجا بفتح ہیم و فتح زای قرات کل ہے مگر ابو بکر شعب
 بفتح ہیم و کسرۃ زای پڑھتا ہی و سکتا تازی بقونین قرات ابن کثیر و ابو عمرو
 باقی بترک تنون فکک ہذا بکسرۃ ہمزہ این قرات کوثر و ابن کثیر ہی باقی بفتح
 ہمزہ اور باسکان تخفیف نون قرات ابن عامر باقی بفتح و تشدید نون سائر
 قرات نون بضمۃ تاء و کسرۃ جیم قرات نافع باقی بفتح تاء و ضمۃ جیم سبقتون لئلا
 کُلْ اَفْلَاکَ تَشْفُونَ ا و رَسَبْتَ لَنْ اَنْ اَللّٰهُ قُلْ قَاتِلْ ہر دو لفظین اخیرین میں
 بحذف لام چارہ و برفع ہا جلالہ قرات ابو عمرو و ہیری ہی اور ابتدا ہمزہ مفتوحہ
 کرتا ہے اور باقی بلام جر و خفض جلالہ پڑھتے ہیں اور لفظ اول باتفاق بلام
 ہارہ و جر تا ہے قالیم الغیب بفتح میم قرات ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر
 و روایت حفص ہی باقی برفع میم شفق ثنا بفتح شین و قاف بالف کشیدہ
 قرات حمزہ و کسائی باقی بکسرۃ شین و سکون قاف یخفی یا اس سورہ اور سورہ
 ص میں بضمۃ سین قرات نافع و حمزہ و کسائی باقی بکسرۃ سین اور سورہ فرق
 میں بالاتفاق ضمۃ ہے اَنْتُمْ هُمْ اَفْلَاکُ و ن بکسرۃ ہمزہ انہم قرات حمزہ
 و کسائی باقی بفتح قال کہ لیستم من قل بلفظ امر پڑھتا قرات ابن کثیر و حمزہ

یعنی بفتح
 و کسائی
 و کسائی

وکسائی اور قال لَنْ لِبِ تَشْدِيدِ مِنْ بِلْفِظِ اَمْ حَزْزِ وکسائی پڑھتے ہیں باقی قرار
 ہر دو جگہ قال بِلْفِظِ ماضی اور حرف آخر میں ابن کثیر بھی بِلْفِظِ ماضی پڑھتا ہے
 لَمْ تَجْعَلْ مِنْ بِلْفِظِ تَاوِکُسْرٍ وچیم قرارت حمزہ وکسائی باقی بضم تاء وفتح جیم پڑھتے ہیں
 سورة النور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفَضْلُهَا تَشْدِیدِ اَرْقَاتِ
 ابن کثیر و ابو عمرو ہی باقی تخفیف لَمْ تَجْعَلْ بِلْفِظِ حَزْزِ قرارت ابن کثیر باقی بسکون
 حمزہ فَتَشْهَادُ اَحْمَدُ اَنْ یَبْعَ حَرْفِ اَوَّلِ عِینِ بِرَفْعِ عِینِ قرارت حمزہ وکسائی
 وروایت مختص ہے باقی بنصب عین اور اَنْ تَشْهَدُ اَنْ یَبْعَ حَرْفِ ثانی بِمُتَاقِفَا
 بِنَصْبِ وَاَلْخَامَةِ حَرْفِ ثانی بنصب ایت مختص ہے باقی برفع اَنْ تَحْضَبَ
 اللّٰهُ عَلَیْهَا تَخْفِیفِ سکون نون وکسرہ ضاد و رفع بار جلالہ قرارت تافع باقی
 بفتح و تشدید نون و فتح ضاد و جیم یَرْفَعُ تَشْهَدُ بِنِزَاجِ قرارت حمزہ وکسائی
 باقی بتا تانیث کَثِیرٌ اَوَّلِ اَلَا تَنْبِیْهُ بِنَصْبِ غیر قرارت ابن عام وروایت ابوکر
 باقی بخصف کَوْکَبٌ دَلِیٌّ بکسرہ دال قرارت ابو عمرو وکسائی باقی بضمه اور بربار
 و حمزہ بجای یا تانیث قرارت حمزہ وکسائی و ابو عمرو وروایت ابوکر و باقی بیار
 مشدودہ بدون مد و حمزہ پس ابو عمرو وکسائی بکسرہ دال و مد و تہمیز مد و حمزہ وکسائی
 بضمه دال و مد و تہمیز اور تافع و ابن کثیر و ابن عام وخصف بضمه دال و مد و تہمیز
 و تہمیز تشدید پڑھتے ہیں یَنْ یُقَدُّ بِنِزَاجِ تانیث قرارت حمزہ وکسائی وروایت
 ابوکر باقی بیار تذکیر اور ابن کثیر و ابو عمرو وفتح دال و نون تَقْعَلُ پڑھتا ہے

یسبح و بقرہ موعده قرأت ابن علم و روایت ابو بکر ہے باقی یکسر صحاح
 بزرگ تنوین و جو ظلمت روایت یزی اور روایت قبل تنوین و جو اور باقی
 تنوین صحاح رفع ظلمات گھا استخلف بغیرہ تا و کسره لام روایت ابو بکر
 باقی بقدر تا و لام تنوین و یکسره کسره باسکان باو تخفیف دال قرأت ابن کثیر و
 روایت ابو بکر باقی بقدر موعده و تشدید دال ثلث حرف ثانی برفع ثانیہ قرأت
 نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفص ہے اور حمزہ و کسائی و ابو بکر
 نصب پڑھتے ہیں اور ثلث حرف اول باتفاق نصب ہے اور جو لوگ حرف
 ثانی میں رفع پڑھتے ہیں وہ ماقبل وقف کرتے ہیں یعنی لفظ عشاء پر اور اصحاب
 نصب وقف نہیں کرتے اگر کہا جاوے کہ حرف ثانی بدل ہے حرف اول سے
 اور جو کہیں کہ منصوب فعل مضمر ہو تو اس قرأت میں ہی لفظ عشاء پر وقف جائز ہوگا
 سورة الفرقان بسم الله الرحمن الرحيم یا اکل منہا بنون متکلم قرأت
 حمزہ و کسائی باقی بیا غیب و یجعل ذلک برفع لام یجعل قرأت ابن کثیر و ابن عامر
 و روایت ابو بکر باقی بحزم و یقولون ہم بیا غیب قرأت ابن کثیر و روایت
 حفص باقی بنون متکلم فیقول بنون متکلم قرأت ابن عامر باقی بیا غیب فسا
 نستطیعون بتا خطاب روایت حفص باقی بیا غیب و نزل لک الشکة
 زیادت نون ساکنہ بعد مضمر متخفیف زای و رفع لام و نصب الملائکة قرأت ابن کثیر
 باقی بدون زیادت نون تشدید زای و نصب لام و رفع الملائکة و یوم تشق

یعنی ثلث حرف
 ی

یعنی ثلث حرف
 ی

اس سورہ اور سورہ ق میں تخفیف ثین قرات کو فہم ابو عمرو باقی تفسیر ثین
 لکھا تھا مگر غیب قرات حمزہ و کسائی باقی تھا خطاب سے اسجا المفسرین
 ورا و حذف الف بلفظ جمع قرات حمزہ و کسائی باقی بکسر و سین مفتوحہ را و الف
 بلفظ مفرد و کسر و فتح و بضمہ تحتیہ و کسر و فوقیہ قرات نافع و ابن عامر و یحییٰ
 و ضمہ تا قرات کو فہم باقی بفتح یا و کسرہ تا یضاعف اور یضاد ہر دو معنی بر رفع
 فاو وال قرات ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بحرزم و ذریہ ثینا بتوحید قرات
 ابو عمرو و حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی جمع و یکتون بضمہ یا و فتحہ لام تشدید
 قاف قرات نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفصہ اور حمزہ و
 کسائی و ابو بکر بفتح یا و سکون لام تخفیف قاف سورۃ الشعراء
 یسجد اللہ الرحمن الرحیم حذیر فون بعد قرات کو فہم و روایت ابن
 فکوان باقی حذیر فون بقصر فرعون بعد قرات کو فہم و ابن عامر باقی قصر
 خلق کلین بضمہ تا و لام قرات نافع و ابن عامر و حمزہ و عاصم باقی بفتح وا
 و اسکان لام لیسکۃ اس سورہ اور سورہ قص میں بسکون لام بعد اسکے حمزہ
 و جہر تا قرات کو فہم و ابو عمرو و باقی بفتح لام بدون حمزہ بضم تا اور سورہ
 ق میں باتفاق الا لیسکۃ بسکون لام قبل اسکے حمزہ وصل اور بعد لام کی حمزہ
 قطعیہ میر نزول ہوا لیسکۃ لا یدین تخفیف زای مدفع ہر دو اسم قرات نافع
 و ابن کثیر و ابو عمرو و روایت حفصہ باقی تفسیر زای و نصب ہر دو اسم کہ ایک ہی نام

آیہ ہمارے تیسٹ در رفع آیہ قرأت ابن عامر باقی بیا، تذکرہ ونسب آیت و کونکلی نماز
 بجای و او قرأت نافع و ابن عامر بزرگ اور کوفیہ میں ابن کثیر ابو عمرو و ابو ہریرہ
 سورۃ النمل ۱۰ یسیر اللہ الرحمن الرحیم ۱۰ یشہاب ۱۰ بنوین کوفیہ
 باقی باضافت اولیاء یقینی بدرون اول مفتوحہ مشدودہ دوم مکسورہ قرأت
 ابن کثیر باقی بیک نون مشدودہ مکسورہ ۱۰ شککت بغتہ کاف قرأت عاصم
 باقی بغتہ کاف من سبک اس سورہ میں اور سبک سورہ سبا میں بغتہ ہمزہ
 بدرون تنوین قرأت ابو عمرو و روایت بزی اور بسکون ہمزہ بنیت وقف
 روایت قبل باقی مکسورہ ہمزہ تنوین ۱۰ یشہاب ۱۰ یشہاب ۱۰ یشہاب ۱۰
 قرأت کسائی ہے اس قرأت میں الا حرف تنوین ہر کلمہ مستقلہ اور ہا
 حرف نداء و سادہ مخذوف ہر تقدیر یا حق ۱۰ یشہاب ۱۰ یشہاب ۱۰ یشہاب ۱۰
 ہر وقف بتلا یا وقف اضطرار کا پر اور ہا پر اور انجذ فاعل ہو سکتا ہو اور
 ابتدا اس کلمہ کے ہمزہ وصلی مضمر ہے اور ما قبل یعنی لا یستندون پہر ہی وقف
 ہر اس قرأت میں اور قرأت باقی قراء میں تبشید لام کہ اصل میں ان لا ہو
 نون ان لام لایں بقاعدہ او فام حروف یر مکون مدغم ہو اور یجذ فاعل
 بتاویل مصدر کے یا تو بیل واقع ہر لفظ بسبیل سے جو مقدم ہو یا مفعول ہو
 لا یستندون کا پس قرأت باقی میں یستندون پر وقف نہیں اور لفظ
 الا ہر چند اصل میں ان لا دو کلمی ہیں مگر چونکہ رسم میں منفصل نہیں موصول

اس واسطے اُن پر وقف ہوگا بلکہ اگر پر وقف اختیار کری یا اضطراری ہوگا اور
یا پر ہی وقف ہوگا بلکہ لیسجد پر ہوگا مگر کشفون و انشعابون ہر دو معنی
بتا خطاب قرأت کسائی و روایت مختص ہے باقی بیا غیب ثبوت و ثبوت باو غلام
قرأت حمزہ باقی ہفک او غلام و کشف عن ساقیہ اس سورہ میں اور
بالسوق سورہ ص میں اور علی سقۃ سورہ فتحنا میں ہمزہ ساکنہ بجای
الف و اور روایت قبل ہے اور ایک وجہ اس سے یہ بھی مروی ہے کہ ہمزہ
مضمومہ در میان سین اور واد کے باقی ہر دوں ہمزد ہر ہستہ میں کتبہ
اور کشفون ہر دو معنی بتا خطاب ہے ضمہ تا و لام جو لام کلمہ فعل ہے قرأت حمزہ
و کسائی ہے باقی ہون متکلم و فتح تا و لام ایضا مکرنا ہم اور انکاس بفتح
ہمزہ ہر دو ان قرأت کو فین باقی بکسرہ حمزہ انکاس کون بیا غیب قرأت
عاصم ابو عمرو ہے باقی بتا خطاب قلیلا ما تذاکر ذن بیا غیب قرأت
ابو عمرو و ہشام ہے باقی بتا خطاب بکلی اذراک ہمزہ و سئل و تشدید وال
بالف کشیدہ قرأت نافع و کوفین و ابن عامر و اس قرأت میں کسرہ لام
بل کا ہی ضرور ہے باقی اس کو ن لام بل ہمزہ قطعی مقصور و سکون و ابجد
تشدید الف پر ہے ہیں و ما انت ہدیہ العقی اس سورہ اور سورہ زمر
میں بتا مفتوح بجای موعودہ یا ساکنہ یعنی ہمندی و نصب یا زعمی قرأت حمزہ
ہو اور اس سورہ میں ناواق وقف اس لفظ کے یا پر ہوگا اور لفظ ہر دو قسم

حمزہ و کسائی یا پر وقف کرشمین باقی دال پر و کل التی بمقتصر حمزہ و فتحہ
 تا قرارت حمزہ و روایت مختص ہے باقی بعد حمزہ و ضمہ تا پڑھتے ہیں لا یخسرو
 یحافظون بیا غیب قرارت ابن کثیر و ابو عمر و روایت ہشام باقی بتا خطاب
 سورة القصص بسم الله الرحمن الرحيم و فی بیار و راقم جتیز
 و الف بجای یا لام فعل اور فرعون و هامن و جود کما ہر سکلات
 برقع قرارت حمزہ و کسائی ہے باقی بنون مضمومہ و راکسور و یا مفتوحہ و نصب
 ہر سکلات مذکورہ پڑھتے ہیں عذرا و حقا و بجمہ عار و سکون و زای قرارت
 حمزہ و کسائی باقی بفتحہ عار و زای یصلوا و الرکاب بضمہ یا و کسور دال قرارت
 کو فین و نافع و ابن کثیر باقی بفتحہ یا و ضمہ دال سجد و بضمہ جیم قرارت حمزہ
 اور بفتحہ جیم قرارت عاصم باقی بکسور جیم من الہب بضمہ رار قرارت حمزہ و
 کسائی و ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بفتحہ رار اور سکون ہا قرارت کو فین و
 ابن عامر ہے باقی بفتحہ ہا پس حمزہ و کسائی و ابن عامر و ابو بکر بضمہ لار و اسکان ہا
 اور مختص بفتحہ رار و اسکان ہا اور نافع و ابن کثیر و ابو عمر و بفتحہ ہا و ہا پڑھتے ہیں
 یصدقونی بفتحہ و انت قرارت حمزہ و عاصم باقی بفتحہ و قال معنی یقول اعلم
 بمذون او قرارت ابن کثیر باقی با ثبات و او کایز جتیز بضمہ یا و فتحہ جیم
 قرارت عاصم و ابن کثیر و ابو عمر و ابن عامر باقی بفتحہ یا و کسور جیم و او بفتحہ ان
 بکسور سین و اسکان عابد و نافع در میان سین و عا قرارت کو فین ہے

باقی بقیۃ سین الف بعد سین و کسرۃ حارثی بھی بیا تذکرہ قرار تہ کل قرار ہر
مگر نافع بتا تہ نیت پڑھتے ہیں اَقْلًا كَعَقِلُونَ اَقْنَمٌ بیا رغیب قرار تہ
ابو عمر وہ ہے باقی بتا خطاب لَحَسَفَ بِنَا بَقِیۃ خاوسین قرار تہ حفص
باقی بقیۃ خا و کسرۃ سین پڑھتے ہیں سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَوْ كَرِیْمٌ وَاَیْکِفْ بتا خطاب قرار تہ حمزہ
و کسائی و روایت ابو بکر باقی بیا رغیب النشأۃ اس سورہ اور سورہ نجم اور سورہ
واقعہ میں بقیۃ ہشیم بالف کشیدہ قرار تہ ابن کثیر و ابو عمرو و ہر باقی با ساکن شہین
بترک الف مَوْکَدًا مِّنْکُمْ مَّرْفَعٌ تَارِیۃ قرار تہ ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی ہر
باقی بنصب اور نصب تنوین لفظ مودۃ و نصب نون یثبک قرار تہ نافع و ابن
و روایت ابو بکر ہے باقی بنصب تابدون تنوین اور خفض فون پڑھتے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَذُنُّونَ بیا رغیب قرار تہ حاصم و ابو عمرو وہ ہے باقی بتا
خطاب لَوْ لَا نَزَّلَ عَلَیْکَ اٰیٰتٌ تَوْحِیْدٌ قرار تہ حمزہ و کسائی و ابن کثیر و روایت
ابو بکر باقی بلفظ جمع پڑھتے ہیں وَ یَقُوْلُ دُوۡقًا بیا رغیب قرار تہ نافع و
کوفہ میں باقی بنون تکلم مَقُوۡلًا اٰیٰتٌ جَعُوۡنَ اس سورہ میں بیا رغیب
روایت ابو بکر ہے باقی بتا خطاب اُوْرَالِیۡکُمْ تَجْعُوۡنَ سورہ روم
میں بیا رغیب قرار تہ ابو عمرو و روایت ابو بکر باقی بتا خطاب یثبک قرار تہ
بتا مثلثہ ساکنہ بجای بار مودہ و تخفیف و او و یارتہ ینی بجای ہمزہ قرار تہ حمزہ

وکسانی باقی بار موحده مفتوحه بعد نون اول و تشدید او و حمزه بعد و او
 پڑھتے ہیں وَلِیَلْتَمَثَّلُوا بِكِسْفٍ لَّامٍ قَرَارَتِ ابوعمر و ابن عامر و عاصم و روایت
 و رش ہے باقی باسکان لام پڑھتے ہیں مِنْ الرُّومِ إِلَى سَبَا
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ + ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ خَفَوْا ثَمَانِي
 عَاقِبَةُ بَرِخ تارقرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمر و باقی بنصب لِيَذَّكَّرُ بِهِمْ
 مُتَكَلِّمٌ رَوَايَتِ قَبْلُ بَاقِي رِیَا غِیْبَ كَا نَبِیْتُ لِلْعَالَمِیْنَ بِكِسْفَةٍ لَّامٍ رَوَايَتِ حَصْر
 بَاقِي بَقِیَّةُ لَازِبُ بَعْضُهُ تَار ثَمَانَةِ فَوْقِهِ و اسكان و اوقرارت نافع باقی بتار
 و او مفتوحه لَازِبُ بَلْفُظْ حَصْر قَرَارَتِ ابوعمر و حمزه و کسانی و روایت
 حَصْر باقی بتوید قِیَمِ مَیْمُونِ لَا یَنْفَعُ بَیَا تَذْکِیر قَرَارَتِ کوفیین باقی بتار
 او رِیَا غِیْبَ كَا نَبِیْتُ لِلْعَالَمِیْنَ بِكِسْفَةٍ لَّامٍ رَوَايَتِ حَصْر و نافع باقی بتار
 ثَمَانِیْتُ هُدًی و تَرْجَمَةُ سُوْرَةُ لَازِبُ بَعْضُهُ تَار ثَمَانَةِ فَوْقِهِ و اسكان و اوقرارت نافع
 بَنَصْب تَار ثَمَانَةِ فَوْقِهِ و اسكان و اوقرارت نافع و اسكان و اوقرارت نافع و اسكان و اوقرارت نافع
 رَوَايَتِ حَصْر باقی بَرِخ و اسكان و اوقرارت نافع و اسكان و اوقرارت نافع و اسكان و اوقرارت نافع
 قَرَارَتِ ابوعمر و کسانی و ابو عمر و باقی بَرِخ و تشدید عین و اسكان و اوقرارت نافع
 ثَمَانِیْتُ هُدًی و تَرْجَمَةُ سُوْرَةُ لَازِبُ بَعْضُهُ تَار ثَمَانَةِ فَوْقِهِ و اسكان و اوقرارت نافع
 حَصْر باقی بَسْکُونِ عین و تَار ثَمَانِیْتُ هُدًی و تَرْجَمَةُ سُوْرَةُ لَازِبُ بَعْضُهُ تَار ثَمَانَةِ فَوْقِهِ
 ابوعمر و باقی بَعْضُهُ تَار ثَمَانَةِ فَوْقِهِ و اسكان و اوقرارت نافع و اسكان و اوقرارت نافع

سبک و اسکان

نصف و اسکان

نصف و اسکان

سورۃ قمر

باقی بسکون لام مّا الحیّ بسکون یا قرأت حمزہ باقی بفتحہ یا الحاصی وّا
 کسره لام و تخفیف میم قرأت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ و تشدید میم علی التعلوّن
 حیّین اور یہاں انما کوں بفتحہ ہر دو حرف تعلوّن سورۃ اعزاب میں بسیار
 غیب قرأت ابو عمر و باقی مّا خطاب لفظ اللّٰہی ایک اس سورہ میں
 دوسرا ایجاد تیسرا اور چہتا سورۃ طلاق میں بہمزہ مکسورہ و یا ساکنہ بعد ہمزہ
 قرأت کو فین را بن عامر ہر دو حالت وصل و وقف میں آوریدون بہمزہ یا
 ساکنہ بعد الف ہر دو حالت میں قرأت ابو عمر ہے اور روایت بزی اور
 فقط بہمزہ مکسورہ مستند بین الہمزہ والیا بدون یا ساکنہ آخرین بحالت وصل
 روایت درش ہے اور ہی وجہ یعنی بہمزہ مکسورہ مسند بین بین حالت وصل
 میں ابو عمر و بزی سے ہی مروی ہوئی ہے اور روایت درش ہی بحالت وقف
 یا ی ساکنہ پر وقف ہو گا اور فقط بہمزہ مکسورہ صلا اور بہمزہ ساکنہ و تفادین
 یا روایت قبل و قالون ہے پس اس لفظ میں چار قرأتیں ہوئیں نظر اہل
 بضمتہ تا و ظا متحفہ بالف کشیدہ و کسره یا تخفیف قرأت عاصم اور بفتحہ تا
 و ظا متحفہ بالف کشیدہ و یا مفتوحہ قرأت حمزہ و کسائی اور بفتحہ تا و ظا مشدّدہ
 بالف کشیدہ و فتحہ یا قرأت ابن عامر اور بفتحہ تا و ظا مشدّدہ بدون
 الف و فتحہ یا مشدّدہ قرأت نافع و ابن کثیر و ابو ہریرہ و ابو ہریرہ و ابو ہریرہ
 ایک کے ہاں ہی سورۃ حیوٰہ میں ہے۔ لفظ یہاں قرأت میں مگر

و ابن حمزہ و کسائی بطار مشددہ مثل ابن عامر کے پڑھتے ہیں پس اس سورہ
 میں اس لفظ میں چار قراءات اور سورہ مجادلہ میں تین قراءات ہیں
 الظُّنُونُ اور الرَّسُولُ اور السَّيِّدُ لَا ہر سہ کلمہ بقصر پڑھتے یعنی بحذف الف بحالت
 وصل قراءت ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی و روایت حفص ہی باقی قراء
 نافع و ابن عامر و ابو بکر وصل میں باثبات الف اور حالت وقف میں کل
 قراء باثبات الف مگر حمزہ و ابو عمرو وقف میں ہی قصر کرتے ہیں پس نافع
 و ابن عامر و ابو بکر ہر دو حالت میں باثبات الف اور حمزہ و ابو عمرو ہر دو حالت
 میں بحذف الف اور ابن کثیر و کسائی و حفص حالت وصل میں بحذف الف اور و
 میں باثبات الف پڑھتے ہیں کا مقام بضم میم اول اس سورہ میں روایت
 حفص ہے باقی بفتح میم اور فی مقام آئین دوسرے الفاظ سورہ دخان میں
 بضم میم قراءت نافع و ابن عامر باقی بفتح پڑھتے ہیں اور مقام کیمین
 لفظ اول دخان میں باتفاق فتح میم ہے لکن توکھا مد ہمزہ قراءت کوفیین و
 ابن عامر و ابو عمرو ہے باقی بقصر پڑھتے ہیں اسق و اس سورہ میں ایک جگہ
 اور سورہ ممتحنہ میں دو جگہ کسرہ ہمزہ قراءت کل قراء ہی مگر امام عاصم بضم
 ہمزہ پڑھتے ہیں یضاعف بحذف الف و تشدید عین قراءت ابن عامر
 و ابن کثیر و ابو عمرو ہے باقی باثبات الف بعد ضا و تخفیف عین اور بیار
 غیب و فتح عین و رفع ہا العذاب قراءت کوفیین و نافع و ابو عمرو ہے

باقی بنون مکمل و کسره عین و نصب بار العذاب پڑھتے ہیں پس ابن کثیر و
 ابن عامر یضعف بنون بغیر الف کسره و تشدید عین و نصب بار اور ابو عمرو
 یضعف بیا بغیر الف و فتح و تشدید عین و رفع بار اور نافع و کوفین یضعف
 بیا و الف بعد ضاد و فتح عین مخففہ و رفع بار پڑھتے ہیں و تعمل صالحا
 ثانی ہمارے دو صیغے بیا تذکر لول اور بیا غیب ثانی میں قرارت حمزہ و کسائی جو
 باقی حروف اول بتا تانیث اور ثانی بنون مکمل و قرآن بفتحہ قاف قرارت
 نافع و عاصم باقی بکسرات یقولون کہم الخین لفظ کیون بیا تذکر قرارت
 کوفین و روایت ہشام باقی بتا تانیث لکھ لکھ بیا تذکر کل قرار مگر ابو عمرو
 بتا تانیث و محاکم بفتحہ تا قرارت عاصم باقی بکسره تا سادہ تننا بالف بعد
 دال و کسره تا قرارت بن علی باقی بدون الف و فتحہ تا لعلنا کیلک تا مثلاً کل
 قرار مگر عاصم بیا موحده پڑھتے ہیں سورۃ سبا و فاطر
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلَیْمُ الْغِیْبِ بلام مفتوحہ مشدودہ بعد عین
 و الف بعد لام بصیغہ مبالغہ قرارت حمزہ و کسائی باقی بالف بعد عین و لام
 مکسورہ مخففہ بصیغہ اسم فاعل اور نافع و ابن عامر رفع میم باقی تخفیف میم
 مِنْ تَحْرِیْرِ الذِّیْرِ اس سورہ اور سورہ جاثیہ میں برفع میم قرارت ابن کثیر و
 روایت مختص باقی برفع میم اِنْ کُنَّا نَخْشِفُ اور کُسُفٌ ہر صیغہ بیا قرارت
 حمزہ و کسائی باقی بنون و لیس لکھن الرَّحْمٰنِ برفع حار روایت ابو بکر باقی برفع حار

کسائی

وَمُسَاوَاتُهُ بِسُكُونِ هَمْزٍ وَهِيَ أَيْضًا كَمَا فِي الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ قَرَارَاتُ نَافِعٍ
وَالْوَعْرُ وَبَاقِي بَقْعَةٍ هَمْزٍ فِي مَسْكَانِهِمْ بِسُكُونِ هَمْزٍ بِدُونِ الْفَتْحِ بِكُسْرَةٍ كَانَتْ
قَرَارَاتُ كَسَانِيٍّ أَوْ بِسُكُونِ هَمْزٍ بِدُونِ الْفَتْحِ كَانَتْ قَرَارَاتُ هَمْزٍ وَرَوَايَتُ
خُضْعٍ وَبَاقِي بَقْعَةٍ هَمْزٍ فِي الْفَتْحِ بَعْدَ مَدِّ الْفَتْحِ وَكُسْرَةٍ كَانَتْ وَهَلْ لَهَا زَيْجٌ بَيَّارٌ
غَيْبٌ بِجَايِ نُونٍ وَفَتْحٍ زَايٍ بِالْفَتْحِ كَشِيدَةٌ أَوْ بِالْكَفِّ مَرْفُوعٌ رَابِعًا قَرَارَاتُ نَافِعٍ
وَأَيْنَ كَثِيرٌ وَالْوَعْرُ وَوَابِنٌ عَامِرٌ وَرَوَايَتُ الْوَكْرِ هَمْزٍ بِدُونِ الْفَتْحِ وَكَسَانِيٍّ وَخُضْعٍ
مُتَكَلِّمٌ وَكُسْرَةٍ زَايٍ وَنَصَبٌ بِالْكَفِّ أَكْلٌ خَطِّ بِدُونِ تَنْوِينِ لَامٍ بِإِضَافَةٍ
قَرَارَاتُ الْوَعْرِ هَمْزٍ بِدُونِ الْفَتْحِ بِإِضَافَةٍ تَنْوِينِ لَامٍ بِإِضَافَةٍ بَتَّةً بِأَعْلَى بَتْرَكِ الْفَتْحِ
بَعْدَ بَارٍ وَكَشِيدَةٌ غَيْنٍ قَرَارَاتُ أَيْنَ كَثِيرٌ وَالْوَعْرُ وَرَوَايَتُ هَشَامٍ بَاقِي بِالْفَتْحِ بَعْدَ بَارٍ
وَتَخْفِيفُ عَيْنٍ وَلَقَدْ صَدَّقَ بِتَشْدِيدِ دَائِلِ قَرَارَاتُ كَوْفَيْنِ بَاقِي بِتَخْفِيفِ دَائِلِ
إِذَا فُتِحَ بِقَعَةٍ فَارٍ زَايٍ قَرَارَاتُ أَيْنَ عَامِرٌ بَاقِي بِقَعَةٍ فَارٍ وَكُسْرَةٍ زَايٍ لَمِنْ أَذِنَ
بِقَعَةٍ هَمْزٍ قَرَارَاتُ الْوَعْرِ وَوَحْمَةٌ وَكَسَانِيٍّ بَاقِي بِقَعَةٍ فِي الْعَرَفَةِ بِسُكُونِ رَابِعَةٍ
الْفَتْحِ بَعْدَ فَارٍ تَوْحِيدُ قَرَارَاتُ هَمْزٍ بَاقِي بِقَعَةٍ بَارٍ بِإِثْبَاتِ الْفَتْحِ بِقَعَةٍ مَعَ التَّشَادُؤِ
بِقَعَةٍ بِجَايِ هَمْزٍ قَرَارَاتُ الْوَعْرِ وَوَحْمَةٌ وَكَسَانِيٍّ وَرَوَايَتُ الْوَكْرِ بَاقِي بِوَابِنٍ هَلْ مِنْ
خَالِيٍّ هَمْزٍ أَلْفٌ مَوْجُودَةٌ فَالْمَدُّ مِمَّنْ يَحْمِلُ قَرَارَاتُ هَمْزٍ وَكَسَانِيٍّ بَاقِي بِرَفْعٍ كَذَلِكَ فَخْفِ
كُلِّ بَيَّارٍ غَيْبٌ هَمْزٍ وَفَتْحٍ زَايٍ بِأَعْلَى بَتْرَكِ الْفَتْحِ بِإِضَافَةٍ تَنْوِينِ لَامٍ كُلِّ قَرَارَاتُ الْوَعْرِ وَبَاقِي
بَعْدَ بَارٍ وَكُسْرَةٍ زَايٍ وَنَصَبٌ كُلِّ هَمْزٍ بِدُونِ الْفَتْحِ وَكَسَانِيٍّ وَخُضْعٍ وَبَاقِي

بسکون حمزہ قرارت حمزہ باقی حمزہ اور بلا نقط ثانی باتفاق مرفوع ہر قصہ
 عَلَى يَتَنَزَّوْنَهُ بِالْف بعد نون بلا نقط جمع قرارت نافع وابن عامر وکسانی و
 روایت ابو بکر ہے اور ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و حفص ترک الف بلقط توجید ہے

۴ سورۃ یس علیہ السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ يُرْصَب لَام قرارت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت مقص
 باقی مرفوع لام قحطان کا تخفیف ای روایت ابو بکر شعبہ باقی تشدید کا عجلہ
 بحذف ہا قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی باثبات ہا و القدر مرفوع
 قرارت نافع وابن کثیر و ابو عمر و باقی بنصب یخضعون بفتحہ خا و تشدید ساد
 قرارت نافع وابن کثیر و ابو عمر و روایت ہشلم پہر انہیں سے ابو عمر و قالون
 باختلاس فتحہ خا پڑھتے ہیں اور بسکون خا و تخفیف صا و قرارت حمزہ ہر
 اور باقی کبسرہ خا و تشدید صا فی شغل بضمة غین قرارت کوفین و ابن علیہ
 باقی بسکون غین فی ظلی بضمة ظا و ترک الف بعد لام قرارت حمزہ و کسائی
 باقی کبسرہ ظا و الف بعد لام جبلا کبسرہ حیم و ہا و تشدید لام قرارت نافع
 عامر اور ضمة حیم سکون ہا و تخفیف لام قرارت ابن عامر و ابو عمر و بضمة حیم و ہا و تخفیف لام قرارت
 ابن کثیر و حمزہ و کسائی بفتحہ تون اول و فتحہ ثانی و کبسرہ کان شدہ قرارت عامر
 باقی بفتحہ اول و سکون ثانی ضم کاف مختلف لیس فی ہا ہیا و غیب قرارت ابن کثیر

و کو فہمید و ابو عمر را و ابویسہ ہی لیتے ہیں اس سورہ احقاف میں بھی قرآن مذکور ہے
 بیا غیب غریبی ایک راوی ابن کثیر احقاف میں بہر دو وجہ پڑھتا ہے یعنی
 بتا خطاب ی غیب یا فاع و ابن عامر ز و جگہ بتا خطاب پڑھتے ہیں۔

سورۃ الصّٰفّٰت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالصّٰفّٰتِ صَفّٰتٌ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ نَزَّحًا فَالْثَّلٰثِیۡتِ ذٰلِکَ اِسْمُ سُوْرَةٍ مِّنْ اَوَّلِ
 الْاَنْبِیَآءِ ذٰلِکَ اِسْمُ سُوْرَةٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ تَاکَا اَدْعَامُ مُحَمَّدًا رُّومَ صَادُ اَوْرَزَا
 اَوْرَزَا مِیْنِ قِرَآءَتِ حَمْزٍ ہِیَ اَوَّلِ اَطْہَارِ پڑھتے ہیں اور لفظ قَالَمْ لَقِیْنِیْ کُنَا
 سُوْرۃ مَّرْسَاۡتِ مِیْنِ اَوَّلِ الْاَنْبِیَآءِ صَفّٰتٌ سُوْرۃ عَادِیَاتِ مِیْنِ اَدْعَامُ تَاکَا
 ذٰلِکَ مِیْنِ اَوَّلِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ
 کلمات کو بادعہ محمدیہ اور اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ مِیْنِ اَطْہَارِ
 ابو عمرو کا بھی ان کلمات میں جاری ہے اور اس کے نزدیک روم ہی جائز ہے
 باقی باطہار پڑھتے ہیں نیز ہنسیہ یا لکوا لکب بتنویں لفظ بزمیہ اور حالت وصل
 میں کسر و تنوین قِرَآءَتِ حَمْزٍ ہِیَ عَاصِمِ ہِیَ باقی بدون تنوین اور لفظ الکوالب
 بنصب روایت ابو بکر باقی بجز لَایَسْتَمْعُوْنَ بِشَدِیْدِ سِیْنِ وِیْمِ قِرَآءَتِ حَمْزٍ ہِیَ
 ہر روایت حَمْزٍ ہِیَ باقی بکون سِیْنِ ہِیَ اَن تَشْدِیْدِ وِیْمِ پڑھتے ہیں
 اَلْیَحِیَّتُ بَعْدَ اَلْاٰتِ حَمْزٍ ہِیَ وِیْمِ ہِیَ اَن تَشْدِیْدِ وِیْمِ پڑھتے ہیں

سورۃ واقعہ میں باسکان و اقراءت ابن عامر و روایت قالون جو باقی بقوہ و او
 ہائے قون بکسرہ زامی قراءت حمزہ و کسائی باقی بقوہ اور یہی حرف سورۃ واقعہ میں
 بکسرہ زامی قراءت کو فہمین باقی بقوہ ہائے قون بضمہ یا قراءت حمزہ باقی بقوہ
 ماکا ائیرہ بضمہ تاو کسرہ را و ابدال الف بیا قراءت حمزہ و کسائی باقی بقوہ
 تا و را و لاف پڑھتے ہیں پس اس لفظ میں امالہ حمزہ و کسائی کے نزدیک
 بلکہ ابو عمرو کے نزدیک امالہ محضہ اور ورش کے نزدیک امالہ میں اس لفظ
 میں ہر و ائیرہ الیاسی بحرف حمزہ الیاسی خلف میں اس کو ان جو باقی ثبات
 پس بنی کو ان سبھی ایک وجہ اثبات حمزہ کی ہی اللہ زبیر و ابیہ
 ہر سہ کلمات برفع تاو باقراءت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و ابو بکر
 اور حمزہ و کسائی و حفص ہر سہ کلمات کو بضم بڑھتے ہیں الیاسی
 حمزہ مکسورہ مقصورہ و اسکان لام قراءت ابن کثیر و ابو عمرو و کو فہمین
 باقی نافع و ابن عامر حمزہ مفتوحہ مدودہ و کسرہ لام پڑھتے ہیں -

سورۃ ص بسم اللہ الرحمن الرحیم فواقی بضمہ قافہ قراءت حمزہ کسائی
 باقی بقوہ و اذکر عبد کا بتوحید قراءت ابن کثیر باقی بلفظ معنہ الخ لہ صیغہ فو کئی
 بدون تنوین قراءت نافع و رواہ ہشام باقی بتنوین ما ائیرہ مدون براغیب
 قراءت ابن کثیر و ابو عمرو و یہی حرف سورۃ و ت میں بیا رغیب قراءت
 ابن کثیر باقی ہر دو جگہ بتا خطاب پڑھتے ہیں غشائی اس سورہ و سورہ

میں بتشدید سین قرأت حمزہ و کسائی و روایت حفصہ باقی تخفیف و اشعر حمزہ
 مقصودہ مضمومہ قرأت ابو عمرو باقی حمزہ مفتوحہ محدودہ اشحنہ ہم حمزہ وصل
 وابتداء حمزہ مکسورہ قرأت حمزہ و کسائی اور حمزہ قطعہ مفتوحہ ہر دو حالت میں
 قرأت باقی قرار ہے فالحق برفع قرأت حمزہ و عاصم باقی بنصب بہترین
 رسول کا الزمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اتمن ہو تخفیف میں قرأت نافع و
 ابن کثیر و حمزہ باقی بتشدید و جلا سکا بعد سین و کسرہ لام قرأت ابن کثیر و ابو عمرو
 باقی بقصر سین و فتحہ لام بکاف عبد کا بکسر و عین و بار مفتوحہ بالف کشیدہ
 قرأت حمزہ و کسائی باقی بفتح عین و اسکان باکشف تھوڑا اور تمسکت
 رتختہ بتنوین تارہر دو کلمہ اول و نصب تارہر دو کلمہ ثانی قرأت ابو عمرو و
 باقی دون تنوین و کسرہ رار و ناقضی علیہا المکت بعینه مہول و رفع الموت قرأت
 حمزہ و کسائی باقی بعینه معروف و نصب بمقاہرتیم بلفظ جمع قرأت حمزہ و
 کسائی و روایت ابو بکر باقی بتوحید تا مرقی فی زیادت نون مفتوحہ و تخفیف ثانیہ
 قرأت ابن عامر و بدون زیادت بتخفیف قرأت نافع باقی بدون زیادت و
 تشدید نون پڑھتے ہیں فتح ہر دو جگہ اس سورہ میں اور ایک سورہ بنام
 بتخفیف تا اولی قرأت کو فین ہے باقی بتشدید تار پڑھتے ہیں سورۃ
 المومن بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین یدعوننا بخلاف قرأت
 نافع و روایت ہشام باقی یا غیب ہم اشد منہم منکم ہای منہم قرأت ابن عامر

باقی منہم پڑھتے ہیں اَوَ اَنۡ يَمۡرُہٗ قَبۡلَ مَا وَاوۡسَاکَانَ وَاوۡقَرَاتِ کَوۡفِیۡنَ بَاقِی
 یَقۡتَہُ وَاوۡبِدُونَ ہَمۡزہٗ یُظہِرُ فِی الْاَوَّلِیۡنَ الْفَسَادَ بَعۡثَہُ یَاوۡ کَسَرۡہُ یَاوۡ نَصَبُ الۡ قَرَاتِ
 نافع و ابو عمرو و روایت حفص سے باقی یَقۡتَہُ یَاوۡ یَا و ر ف ع و ال پڑھتے ہیں کُلِّ قَلۡبِ
 مُتَّکِیۡ تَنۡوِیۡنَ ہَا قَلۡبِ قَرَاتِ ابو عمرو و روایت ابن ذکوان باقی بدون تنوین
 فَا طَلَعَ نَصَبِ عِیۡنِ ہَا و ایت حفص باقی ی ر ف ع عِیۡنِ اَکۡثَرُ لَوۡ اَلۡ ہَمۡزہٗ و وصل و ضمۃ خا
 اور ابتدا بضمۃ ہَمۡزہٗ قَرَاتِ ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت ابو بکر باقی ہَمۡزہٗ قَطۡعِیۃ
 مَفۡتُوۡحَہٗ و کَسَرۡہُ خَافِلَہٗ لَا مَآ تَنۡذَرُ کَافَ بَیَا غِیۡبِ اَیۡمَتِ اَبۡنِ عَلَیۡہِ و نَافِعِ و ابۡنِ کَثِیۡرٍ و ابو عمرو
 باقی تَا خَطَابِ پڑھتے ہیں سورۃ فصلت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ + تَحۡسِیۡتِ
 بَا سَکَانَ حَا قَرَاتِ نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی کَسَرۡہُ حَا و رَا مَآ نَہِ سِیۡنِ کَامِ رِیۡ ہِیۡ و اَوۡشَ
 رَاوِیۡ کَسَیۡ سَ لَیۡکِنۡ مِتۡرُکِ ہِیۡ و یٰنۡ مِیۡحِشۡرَ اَعۡدَاۡہِ بَعِیۡضُہٗ جَمۡلُ غَاۡیِبِ و ر ف ع اَیۡمَہٗ اِیۡسَ
 قَرَاتِ مِیۡنَ تَابِ فَا عِلۡ ہِیۡ کُلِّ قَرَارِ پڑھتے ہیں مَکَرۡ نَافِعِ بَعِیۡضُہٗ جَمۡعِ مُتَّکِمِ مَعۡرُوفِ مَنۡصَبِ اَعۡلَ
 کہ مَفۡعُولِ ہِیۡ پڑھتے ہیں مِیۡنَ شَرَاۡیۡہِ بَلۡغَطۡ جَمۡعِ قَرَاتِ نافع و ابن عامر و روایت حفص باقی تَوۡجِیۡدِ
 سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی و الزُّخُرُفِ و الدُّخَانِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ +
 کَذٰلِکَ یُوحِیۡ یَقۡتَہُ حَا و الف بَعۡدَ حَا قَرَاتِ ابن کثیر باقی کَسَرۡہُ حَا و یَا و یَعۡلَمُ مَآ
 تَفَعَّلُوۡنَ تَا خَطَابِ سَرِیۡفِہٖ مِیۡنَ اَیۡمَتِ ہَمۡزہٗ و کَسَیۡ و روایت حفص ہِیۡ باقی ہَا
 غِیۡبِ یَعۡلَمُ الدِّیۡنِ ی ر ف ع مِمۡ قَرَاتِ ابن عامر و نافع باقی بَنَصَبِ مِمۡ قِیۡمَ اَکۡسَبَتِ بَرۡکَ فَا
 قَرَاتِ نافع و ابن عامر باقی بِاَثَابِ فَا کِیۡدَ اَیۡمَہٗ اِیۡسَ سُوۡرَۃُ ہُوۡرَہٗ نَجۡمِہٖ مِیۡنَ کَسَرۡہُ فَا ہُوۡرَہٗ

سورۃ شوری

ویا رسا کنج باقرات حمزه کسائی باقی بفتح با و الف حمزه و بعد از آن کوفی بفتح لام سکون باقرات
 نافع باقی به نصب لام و فتوح یا صفتها آن گفتیم سوره زخرف میں یکسرہ حمزه قرأت حمزه
 و کسائی و نافع باقی بفتح حمزه و او من یکتشوا بضمة یا و فتوح نون و تشدید شین قرأت حمزه
 و کسائی و روایت حمص سے باقی بفتح یا و سکون نون و تخفیف شین عند الذمین بنون ساکنہ
 بجای با و ترک الف و فتوح و ال قرأت نافع و ابن عامر و ابن کثیر باقی کوفین و ابو عمرو و فتوح موحده
 بالف کشیدہ و رفع دال الشہد و ان زیادت حمزه مستهلکین الهمزة و الواو و بعد حمزه مفتوحہ
 محققہ و اسکان شین قرأت نافع باقی یکسرہ حمزه مفتوحہ و محققہ و فتوح شین اتم قالون و ابی نافع
 سے او خال بین الهمزین او ترک اسکا ہر دو و حمزوی ہن قال او کو بصیغہ ماضی قرأت
 ابن عامر و روایت حمص سے باقی قل بصیغہ امر پڑھتے ہن سقفا بضمة مدی و کاف قرأت
 کوفین و ابن عامر و نافع باقی ابن کثیر و ابو عمرو بفتح مدی و اسکان قاف حتی اذا جاءنا البقصر حمزه
 یعنی بصیغہ ماضی قرأت ابو عمرو و حمزہ و کسائی و روایت حمص باقی بعد حمزه بلفظ تشبیر و غیر
 استودع با سکون سین روایت حمص باقی بفتح مدی بالف کشیدہ پڑھتے ہن سقفا
 بضمة مدی لام قرأت حمزه و کسائی باقی بفتح مدی لام و حذو یصلون یکسرہ و ما و قرأت
 حمزہ و ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم باقی بضمة صا و ایلھتنا بتحقیق ہمزین و ابی کفین
 ہر از حمزہ ثالثہ باتفاق بعد ہر الف سے اور سیوای کوفین کہ باقی اتمہ سہیل
 حمزہ ثانیہ پڑھتے ہن او انما انما یمان نہیں ہے مانتہ تہیہ بہا
 واحدہ قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی و ابو بکر شعب باقی ہر از پڑھتے

فَالْيَوْمَ تُرْجَعُونَ بِيَا رَغِيبِ قُرَارَتِ حَمْزَه وَكَسَائِي وَابْنِ كَثِيرِ بَاقِي بَتَا اِخْطَابِ قِيَامِ
 كَبْسَرُ بَا مَوْصُولِهِ بِيَا قُرَارَتِ حَمْزَه وَعَاصِمِ بَاقِي بَغْتَه لَام وَضَمِّ بَا مَوْصُولِهِ بَاو
 فَسَوْفَ يَعْلَمُ بَتَا اِخْطَابِ قُرَارَتِ نَافِعِ وَابْنِ عِلْمِ بَاقِي بِيَا رَغِيبِ بَرْجَسْتِ مِثْنِ -
 رَبِّ السَّمَاوَاتِ سُوْدُ دُخَانِ مِثْنِ بِحَرْفِ قُرَارَتِ كُوْفِيْنِ بَاقِي بَرْنَجِ بَغْلِي بِيَا رَغِيبِ
 قُرَارَتِ ابْنِ كَثِيرِ وَرَايَتِ خُصِّ بَاقِي بَتَا رَتَانِيْثَ فَا عَمَلُوهُ كَبْسَرُ تَاوَرَاتِ
 كُوْفِيْنِ وَابُو عَمْرٍو بَاقِي بَغْمَةِ تَاذِي اَنَّاكَ بَغْمَةِ هَمْزِ قُرَارَتِ كَسَائِي بَاقِي كَبْسَرُ هَمْزِ

سورة دخان

سورة الشريعة والاحقاف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَيُّهَا لِقَوْمِهِمْ قِيَامُ فِتْنَةٍ اَوْرَ اَيُّهَا لِقَوْمِهِمْ يَعْقِلُونَ +
 هِرُ وَجَلِهِ لَفْظِ آيَاتِ كَبْسَرُ تَاوَرَاتِ حَمْزَه وَكَسَائِي بَاقِي بَرْنَجِ بَغْلِي بِيَا ر
 غِيبِ قُرَارَتِ عَاصِمِ وَنَافِعِ وَابْنِ كَثِيرِ وَابُو عَمْرٍو بَاقِي بَنُونِ مِثْلُ غَشَاوَةٍ بَغْمَةِ
 غَمِينِ وَاسْكَانِ شَيْنِ وَتَرْكِ الْفِ قُرَارَتِ حَمْزَه وَكَسَائِي بَاقِي كَبْسَرُ غَمِينِ فِتْنَةٍ
 شَيْنِ وَاثْبَاتِ الْفِ وَالشَّاعَةِ يُمْرُغُ كُلُّ قَرَارِ كِي قُرَارَتِ هِرُ سَوَايِ حَمْزَه كِ
 كِرُوْهِ بَضْبِ بَرْجَسْتِ هِرُ بَوَالِدِيْلِهِ اِخْسَانًا هَمْزُ مَكْسُوْرَةِ اسْكَانِ حَاوَالِفِ بَعْدِ
 سِيْنِ مَقْطُوْعِ قُرَارَتِ كُوْفِيْنِ بَاقِي بَتَرْكِ هَمْزِ بَغْمَةِ حَاوَالِفِ اسْكَانِ سِيْنِ بَدْوَالِفِ
 نَقَبَاتِ اَوْرَ نَجَاوَتِ هِرُ وَصِيْفِي بِيَا مَضْمُوْمَةٍ بِجَايِ نُونِ مَقْطُوْعِ اَوْرَ لَفْظِ اِخْسَانِ
 بَرْنَجِ نُونِ قُرَارَتِ هِرُ كُلِّ قَرَارِ كِي سَوَايِ حَمْزَه وَكَسَائِي وَخُصِّ كِرُوْهِ بَنُونِ مَقْطُوْعِ
 اَوْرَ لَفْظِ اِخْسَانِ كُوْهِ بَضْبِ بَرْجَسْتِ هِرُ اَلْعَدَانِيْ بِاَدَاغِمْ نُونِ اَوَّلِيْ يَعْنِيْ بَنُونِ اَوَّلِيْ

سورة احقاف

مکسورہ مشدودہ روایت ہشام ہر باقی قرار باظهار بدو نون پڑھتے ہیں۔
 وَلْيُؤْتِكُمْ بِآيَاتِنَا غِيبِ قُرْآنِ ابْنِ كَثِيرٍ وَأَبُو عَمْرٍو وَعَاصِمٌ وَرَوَايَتُ هِشَامٍ بَاقِي
 بَنُونَ مَتَكَلَّمٌ لَا يُؤْتِيهِمْ إِلَّا مَسْكُوكٌ بِمَا مَضْمُونٌ وَرَفَعُوا نُونَ قُرْآنِ حَمْزَةٍ وَعَاصِمٌ بَاقِي
 تَاءٍ مَفْتُوحَةٍ وَنَصَبُوا نُونَ پڑھتے ہیں۔

مِنْ سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سُورَةِ الْحَمْدِ عَنْ وَجَل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالَّذِينَ قَتَلُوا بُعْثَةً قَافٍ وَتَرَكَ الْفَ وَكُسْرَةً تَاقِرَاتِ

أَبُو عَمْرٍو وَرَوَايَتُ خُصِّصَ بَاقِي بَفَتْهِ قَافٍ بِالْفَ كَشِيدَةٍ وَفَتْهِ تَاءُ السِّينِ بِهَمْزَةٍ

مَقْصُودَةٍ قُرْآنِ ابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي بِهَمْزَةٍ مَمْدُودَةٍ أَنْفَاقًا مُخْتَلَفٍ مَرُوسٍ بِوِزْنِي رَاوِيَا

ابْنِ كَثِيرٍ سَبْعَ أَيْكَ وَجِهَ أَوْ سَبْعَ مِثْلٍ دِغِيرَ قَرَّارٍ سَكَبِي اسْ لَفْظَيْنِ سَبْعَ وَاقِلِي

لَهُمْ بَفَتْهِ هَمْزَةٍ وَكُسْرَةٍ لَامٍ وَفَتْهِ يَاقِرَاتِ أَبُو عَمْرٍو بَاقِي بَفَتْهِ هَمْزَةٍ لَامٍ وَالْفَ لَعْلَمُ

أَسْرَافَهُمْ بِكُسْرَةٍ هَمْزَةٍ قُرْآنِ حَمْزَةٍ وَكَسَانِي وَرَوَايَتُ خُصِّصَ بَاقِي بَفَتْهِ هَمْزَةٍ وَكُنْ بَوَاقِي

حَتَّى نَعْلَمَ أَوْ رَنَبَلْ هِرْ صَيْغَةٍ بِأَيْجَاقِي نُونِ رَوَايَتِ أَبُو كَثِيرٍ سَبْعَ بَاقِي بَنُونَ

لَيْسَ مِنْهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعِزُّ رُؤُوسَهُ وَيُوقِّرُ رُؤُوسَهُ وَيُسَبِّحُ بِهَا هِرْ حَرْفِ صَيْغَةٍ بِأَيْجَاقِي

غَيْبِ قُرْآنِ ابْنِ كَثِيرٍ وَأَبُو عَمْرٍو سَبْعَ بَاقِي تَاءٍ مُخْطَابِ قَسِيْقًا تَبْجَةً بِأَيْجَاقِي غَيْبِ

قُرْآنِ كُوفِيْنِ وَأَبُو عَمْرٍو بَاقِي بَنُونَ مَتَكَلَّمٌ إِنْ أَرَادَ بِكُمُ ضَرْبًا بَفَتْهِ ضَادٌ قُرْآنِ

حَمْزَةٍ وَكَسَانِي بَاقِي بَفَتْهِ أَنْ يُبَيِّنَ لَنَا كَلِمَةَ اللَّهِ بِكُسْرَةٍ لَامٍ وَقَصْرَ قُرْآنِ حَمْزَةٍ وَكَسَانِي

بَاقِي بَفَتْهِ لَامٌ مَرَّةً پڑھتے ہیں وَكَانَ اللَّهُ بِمَا نَعْمَلُونَ بَصِيرًا بِأَيْجَاقِي غَيْبِ قُرْآنِ أَبُو عَمْرٍو

سورة محمد

باقی تا خطاب شطاً بقوله طرارت ابن کثیر و روایت ابن ذکوان باقی باسکان علی
 فالنزهة بقوله طرارت ابن ذکوان باقی بعد یجیدون کما تعملون خاتمة سورة هجرات بیا
 غیب قرارت ابن کثیر باقی تا خطاب یوم نقول یجیدون بیا غیب قرارت نافع و
 روایت ابو بکر باقی بنون منکم واذ بار النجوم بکسرة حمزة قرارت نافع و حمزة
 و ابن کثیر باقی بقوله همز ما و اذ بار النجوم آخر طور من بلا خلاف کسرة حمزة و
 یوم یتادی پیرو قف بیا بخلف قرارت ابن کثیر پس ایک و جا ابن کثیر
 سے ہی وقف وال پر مثل دیگر قرار کے ہی مثل ما الکفر ذاریت میں برفع لام
 قرارت حمزة و کسائی و روایت ابو بکر باقی بنصب فاخذتم الضعفة
 بحذف الف بعد صاده اسکان عین قرارت کسائی باقی باثبات تلف بعد صاده
 و نسوة عین و قوام کو بیج بختض سیم قرارت حمزة و کسائی و ابو عمر و باقی بنصب سیم
 و ابجعتهم بطور میں ہمزة قطعیة و تخفیف و سکون تاء و سکون عین و نون و الف
 بجائی تاء تاہیہ قرارت ابو عمر و باقی ہمزة وصل و فتح و تشدید تا و فتحة عین و اسکان
 تا زائید یون الف و ما التناهم بکسرة لام قرارت ابن کثیر باقی بقوله لام التناهم
 هو البر بقوله ہمزة قرارت نافع و کسائی باقی بکسرة ہمزة المسیطر کن سیمز
 روایت هشام و قبل بلا خلاف و روایت حفص بخلف ہو او بشام صا حاء
 روایت خلا بخلاف او روایت خلف بلا خلاف ہی باقی بصا و خالطہ
 یصعقون بقوله یا قرارت ابن عمرو و حاصم باقی بقوله ما کذب سورة نجم میں

کثیر

ذکوان

ابو بکر

نور

نور

بتشدید ذال روایت ہشام ہے باقی تخفیف ذال پڑھتے ہیں اکثر مفسرین و تفسیر
 بفقہ زما و سکون میم بعد الف قرأت حمزہ و کسائی باقی بضمہ تا وقتہ میم بالفتح
 و متناہی زیادت حمزہ مقصورہ بعد الف قرأت ابن کثیر باقی بترک حمزہ ضمیمہ
 بضمہ ساکنہ بجای یا قرأت ابن کثیر باقی بیا ساکنہ خشعاً سورہ قمر میں بفقہ زما
 بالف کشیدہ و کسرہ و تخفیف شین قرأت حمزہ و کسائی و ابو عمرو باقی بضمہ زما
 الف و شین مقصورہ شدہ پڑھتے ہیں سبعلی بن تار خطاب قرأت حمزہ و
 ابن عامر باقی بیا غیب سولۃ الرحمن بسم الله الرحمن الرحيم و الحبيب
 ذو العصف و الریحان بنصب باو ذال نون قرأت ابن عامر و زجر نون قرأت
 حمزہ و کسائی باقی برفع ہر حرف پڑھتے ہیں یخروج بضمہ یا وقتہ را قرأت
 نافع و ابو عمرو باقی بفقہ زما و ضمیمہ را از المنشئت بکسرہ شین قرأت حمزہ بلا خلاف
 اور روایت ابو بکر بخلاف ہر باقی بفقہ زشین اور ایک وجہ ابو بکر سے بھی موافق
 باقیین ہے سَنَفْرُج لکھو بیا غیب قرأت حمزہ و کسائی باقی بنون متکلم پڑھتے
 ہیں شوقاً بکسرہ شین قرأت ابن کثیر باقی بضمہ شین و حائس مجبرین
 قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی برفع میں لَیْطَیْنُ کلمہ اولیٰ میں بضمہ میم و تا
 دوری ہے کسائی سے اور بعض شیوخ قرأت نے فقط دوسرے کلمہ میں
 بضمہ میم کہا ہے ابو حارث لیش راوی ثانی کسائی سے لیکن ابو حارث سے
 خود نص ضمیمہ میم کی اسی کلمہ اولیٰ میں مروی ہے اور یہ قول کسائی کا کہ وہ کلون میں

سے جس میں چار ایک میں ضمہ پڑے معتبر ہے اور بعض مقرنین نے اس طرح قرات کسائی
 میں پڑھا ہے اور بعض نے اس تخمیر کے ساتھ نہیں پڑھا حاصل یہ کہ دوسری راوی کسائی
 نے بضمیمہ اول و کسرة میم ثانیہ پڑھا اور لیث راوی ثانی کسائی نے بضمیمہ میم
 و کسرة اول ایک جہ میں اور مثل دوسری وجہ میں پس یہ دونوں مذہب
 ہوئے قرات کسائی میں اور تیسرا مذہب ہر دو روایت میں خواہ بضمیمہ اولی
 و کسرة ثانیہ خواہ کسرة اولی و ضمیمہ ثانیہ پڑھے اور باقی قراہر دو لفظ کسرة میم
 پڑھتے ہیں ذی الجلال غاتمہ سورہ میں بضمیمہ ذال قرات ابن عامر و باقی کسری
 ذال پڑھتے ہیں اور مصاحف شام میں یہ لفظ بواو مر سوم پڑھا و دیگر مصاحف میں بیا

سورة الواقعة والحديد

بسم الله الرحمن الرحيم + وَتَوْرًا عَيْنًا يَخْفَضُ رَأَوْفُونَ قَرَارَ حَمْرَةٍ وَكَسَائِي هَر
 باقی برفع عَمَّا بَأْسَكُون رَارَ قَرَارَتِ حَمْرَةٍ وَرَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي بَضْمَةٍ رَاحِي قَدَرًا
 بتخفيف ذال قرات ابن کثیر باقی بتشدید شَرَّ بَاطِنِمْ بَضْمَةٍ شَيْنِ قَرَارَتِ حَمْرَةٍ وَحَمْرٍ
 وَنَافِعِ بَاقِي بِكَسَرَةٍ شَيْنِ رَاكَا الْمُغْرَمُونَ بِزِيَادَتِ هَمْزَةٍ اسْتِفْهَامِ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ
 باقی با جبار پڑھتے ہیں بِمَوَاقِعِ بَوَاوَسَاكَنَ وَتَرْكُ الْفِ قَرَارَتِ حَمْرَةٍ وَكَسَائِي
 باقی بواو مفتوحه بالف کشیدہ پڑھتے ہیں وَقَدْ أَخَذَ مِنَّا لَكُمُ سُورَةَ حَدِيدٍ
 میں بضمیمہ ہَمْزَةٍ وَكَسَرَةٍ خَاوَضْمَةٍ قَرَارَتِ ابُو بَكْرٍ وَبَاقِي بَقُوَ هَمْزَةٍ وَخَاوَضْمَةٍ
 وَكَلَّا عَدَا اللَّهُ مَبْرِغِ لَامُ كُلِّ قَرَارَتِ ابْنِ عَامَرٍ بَاقِي كَلَّا يَنْصَبُ لَامُ انْظُرُوا نَا

تَفْتِيحُ بَهْرَةِ قَطْعِيَّةٍ مَقْطُوعَةٍ بِهَرِّ دَوَّالَتٍ وَصَلٍ وَوَقْفٍ مِنْ دَكْسَرِ طَائِفَاتِ حَمَزَةٍ
 بَاقِي بَهْرَةِ وَصَلِيَّةٍ اَوْ رِبَاثَتِ بَهْرَةِ مَضْمُونَةٍ وَضَمِّهِ طَائِفَاتِ الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ بِتَارِيخِ
 قَرَابَتِ بَنِي عَامِرٍ بَاقِي بِأَيِّ تَذْكِيرٍ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ بِتَخْفِيفِ نَامِي قَرَارَاتِ نَافِعٍ وَرَوَايَتِ
 حَفْصٍ بَاقِي بِتَشْدِيدِ نَامِي إِنَّ الْمُصَلِّينَ وَالْمُصَلِّاتِ تَخْفِيفُ هَرِّ دَوَّالَتِ قَرَارَاتِ
 ابْنِ كَثِيرٍ وَرَوَايَتِ ابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي بِتَشْدِيدِ هَرِّ دَوَّالَتِ لَا تَقْرَأُ حَتَّى تَكُونَ بِقَصْرِ حَمَزَةٍ قَرَارَاتِ
 ابْنِ عَمْرٍ وَبَاقِي بِهَرِّ هَزَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَيُّ بِحَذْفِ لَفْظِ هُوَ وَصَلٍ بِأَرْجَاءِ سَائِمَةٍ
 لَامِ الْغَنِيِّ كَقَرَارَاتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِأَشْبَاتِ هُوَ بِطَرِيقَةٍ مِنْ وَمِنْ
 سُورَةِ الْحَجَّادَةِ إِلَى سُورَةِ نَاسٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيُنَاجِي
 بِتَقْدِيمِ نُونٍ سَاكِنٍ وَتَاخِيرِ تَا وَحَذْفِ الْفِ وَضَمِّهِمْ قَرَارَاتِ حَمَزَةٍ بَاقِي بِتَقْدِيمِ تَا وَ
 تَاخِيرِ نُونٍ مَقْطُوعَةٍ وَأَشْبَاتِ الْفِ بَعْدَ نُونٍ وَفَتْحِ جِيمٍ وَكَذَلِكَ الشَّرُّ وَالْأَشْرُ وَالْأَشْرُ
 هَرِّ دَوَّالَتِ الْبَضْمَةِ شَيْنِ قَرَارَاتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصٍ بِخِلَافِ اَوْ رَوَايَتِ
 ابْنِ كَثِيرٍ بِخِلَافِ هَرِّ تَائِيٍّ أَيْكَ جَابِئِكُ مِنْ هَرِّ بَكْسَرَةِ شَيْنِ هَرِّ دَوَّالَتِ مِثْلُ قَرَارَاتِ بَاقِيْنَ كَوْنِ
 اَوْ رَوَايَتِ ابْنِ كَثِيرٍ بِهَرِّ مَضْمُونَةٍ اَوْ رَوَايَتِ كَسْرَةٍ اَوْ رَوَايَتِ هَزَةٍ مَكْسُورَةٍ كَرَّتِ مِنْ لَفْظِهَا
 فِي الْجَلِيلِ بِهَرِّ مَقْطُوعَةٍ بِالْفِ كَشِيدَةٍ قَرَارَاتِ عَاصِمٍ بَاقِي بِهَرِّ سَاكِنَةٍ بِحَذْفِ الْفِ بِخِلَافِ
 سُورَةِ حَشْرِ بْنِ لَفْظِهَا وَتَشْدِيدِ رَا قَرَارَاتِ ابْنِ عَمْرٍ وَبَاقِي بِأَسْكَانٍ خَا وَتَخْفِيفِ رَا
 كَمَا لَا يَكُونُ ذُوْلَةُ اسْمِ آيَةٍ مِنْ كَيْفٍ بَارِ تَانِيثٍ وَرَفْعُ ذُوْلَةٍ بِخِلَافِ رَوَايَتِ
 هَشَامٍ بَاقِي بِأَيِّ تَذْكِيرٍ وَنَصْبِ ذُوْلَةٍ اَوْ رَايَكُ وَجْهٍ هَشَامٍ سَبِيٍّ مُوَافِقٍ لِلْعَيْنِ كَرَّرَ

جملہ بضمیمہ وال ہون الف قرأت کو غیر مابن عامر و نافع باقی بکسرہ جمیم قرأت
 وال الف بعد وال یفصل بینکم ممتحنہ بین البقیہ یا واسکان فاوکسرہ صاد و
 بتخفیف قرأت عاصم اور بضمیمہ یا وفتحہ فاوکسرہ صاد بتشدید قرأت حمزہ کسائی
 اور بضمیمہ یا وفتحہ فا وفتحہ صاد بتشدید قرأت ابن عامر اور بضمیمہ یا واسکان فا و
 فتحہ صاد بتخفیف قرأت نافع وابن کثیر و ابو عمرو و لا تمشیکوا البقیہ بمعجم
 تشدید سبیل قرأت ابو عمرو باقی بسکون سیم و تخفیف سین و اللہ متفق کئی نما سوہ
 صف میں باصناف ہون تنوین اور نورہ بکسرہ را قرأت حمزہ و کسائی و ابن کثیر و
 روایت حفص باقی بتنوین متعمد اور نورہ بفتحہ را انصار لہ زیادت لام جارہ
 جلالہ پر اور تنوین انصار قرأت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی بکسرہ زیادت لام و
 ترک تنوین بفتحہ نون و تشدید جمیم قرأت ابن عامر باقی بسکون نون و تخفیف
 جمیم سورۃ جمعہ میں اختلاف فرشی نہیں ہے گا کہ ہم خشب سورہ میں نافع
 میں بسکون جمیم قرأت ابو عمرو و کسائی و روایت قبل باقی بضمیمہ رشین لقوا
 بتخفیف او اولی قرأت نافع باقی بتشدید قاصد کق و اکن زیادت واو و نصب
 قرأت ابو عمرو باقی بدون واو و جزم نون بما تملکون خاتمہ سورہ بکسرہ غیب
 روایت ابو بکر باقی بتاء خطاب پڑھتے ہیں سورۃ تغابن میں اختلاف
 فرشی نہیں ان اللہ بلغ سورۃ طلاق میں بدون تنوین امر اسمیہ بتخفیف لغت
 حفص باقی بکسرہ تنوین اور کمرہ بضمیمہ عرف بعضہ سورہ تحریم میں

جملہ بضمیمہ
 وال ہون الف

جملہ بضمیمہ
 وال ہون الف

جملہ بضمیمہ
 وال ہون الف

جملہ بضمیمہ
 وال ہون الف

بتخفيف لقراءت کسانى باقى بتشديد را ثقبۃ تصویحا بضمه نون روایت
ابوبکر باقى بفتح نون من ثقبۃ سورۃ ملک من بقصر وتشدید واو قرات
حمزہ وکسانى باقى بتخفيف او فصحقا بضمه حاقرات کسانى باقى بسکون حاء
فستعلکون من هوى بيار غیب قرات کسانى باقى بتبار خطاب اور لفظ
فستعلون كيف تیر باتفاق بتبار خطاب هو ومن سورۃ ن الی
سورة القيمة بسم الله الرحمن الرحيم + کین لقونک بفتحہ یا قرات
نافع باقى بضمه من قبله سورۃ الحاقة بین بکسرۃ قاف وفتحہ یا قرات کسانى
وابوعمر و باقى بفتحہ قاف و سکون موحده لا یخفی ببار تذکر قرات حمزہ و
کسانى باقى بتبار تانیث مآلیہ اور سلطانیه یہی دو لفظ اس سورۃ میں
اور لفظ مآلیہ سورۃ قارعه میں بحالت وصل ہر سہ لفظ مذکور بحذف
ہا قرات حمزہ ہی باقى وقف و وصل ہر دو حالت میں اور حمزہ ہی حالت
وقف میں باثبات ہا تو عمون اور تذکمون ہر دو صیغہ ببار غیب
قرات ابن کثیر و روایت ہشام بخلاف اور روایت ابن ذکوان بخلاف
باقى بتبار خطاب پس ایک جہ ابن ذکوان سے بھی مثل یاقین کے ہی سأل حرف
اول سورۃ معارج میں تحقیق حمزہ مفتوحہ قرات کوفین و ابو عمرو و ابن کثیر
ہو اور نافع و ابن عامر بالف ساکنہ بوزن قال پڑھتے ہیں تعرج ببار تذکر
قرات کسانى باقى بتبار تانیث نزاعۃ بنصب روایت حفص باقى برفع

سورۃ الحاقۃ

سورۃ معارج

یسوع الختم بالف بعد وال بلقط جمع روایت حفص باقی یزیدون الفتح
 الی نصب بضمة نون وصاد قرأت ابن عامر وروایت حفص باقی بفتح نون
 واسکان صاد ودا بضمة واد قرأت نافع باقی بفتح واد سورة جن میں بارہ
 جگہ لفظ فکان اور فکانا واد کے ساتھ بفتح ہمزہ ان قرأت ابن عامر اور حمزہ
 وکسانی وروایت حفص ہے اور نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابو بکر بکسر ہمزہ پر
 اور وائ المساجد میں کل قرار باتفاق فتح ہمزہ پڑھتے ہیں اور وائ
 لکانا م بکسر ہمزہ قرأت نافع وروایت ابو بکر باقی بفتح ہمزہ یساکلہ بضم
 قرأت کوفین باقی بنون متکلم قل انما ادعوا بلفظ امر قرأت حمزہ وھم
 باقی بلفظ ماضی یلینا بضمة لام روایت ہشام بخلف ہو باقی بکسر واد ایک تہ
 ہشام سے ہی مثل باقیین ہے اشد وطا سورة مزمل میں بکسر واد وفتح طاء
 والے بعد طاء قرأت ابو عمرو و ابن عامر باقی بفتح واد واسکان خطا بدول الف
 رب المشرق بخفض باقرات حمزہ وکسانی و ابن عامر وروایت ابو بکر باقی بفتح بار من
 تلقی الیل بسکون لام روایت ہشام باقی بضمة لام ورضف وثلثه بنصب فاء نصب ثاب
 ثانیہ قرأت کوفین و ابن کثیر باقی بخفض فاء واد الذخیر سورة مدثر میں بضمة راء
 روایت حفص باقی بکسر قرار و الیل اذا آذین بسکون ذال اذ اور آذین ہمزہ
 مفتوحہ و وال ساکنہ قرأت نافع و حمزہ وروایت حفص ہے اور ورش ملحق
 اصل خود بقل حرکت ہمزہ طرف ذال کے پڑھتا ہو باقی اذ ابذال مفتوحہ بالفتیہ

سورہ جن
 سورہ جن

سورہ جن

سورہ جن

اور بدو بدو ہر دو تہ والی کلمہ کہتے ہیں اور فقرات نافع و ابن عامر
باقی کلمہ قاضی کلمہ کہتے ہیں غریب قرأت غیر نافع اور امام نافع تبار خطاب
وہن سورۃ القیمۃ الی سورۃ النبا بسم اللہ الرحمن الرحیم
تاریخ تبار قرأت نافع باقی کلمہ کہتے ہیں اور تذکرۃ ہر دو میں بیاض
قرأت ابن کثیر و ابو عمر و ابن عامر باقی تبار خطاب یعنی بیاض تذکرہ روایت
مختص ہی باقی تبار تائید سلاسل سورہ دہرین و صلا بتون قرأت
نافع و کسائی روایت ابو بکر و شام ہی باقی بدو تنوین اور حالت وقف
میں بقصر یعنی لام پر وقف بخلاف مروی ہر ابن ذکوان اور مختص اور بزمی
ہیں ان تینوں میں دوسری وجہ بدیعنی الف پر وقف ہی ہے اور حمزہ اور
قبل بلا خلاف لام پر اور ابو عمر ہر اختلاف الف پر وقف کرتے ہیں حاصل
کلام یہ ہے کہ نافع و کسائی و ابو بکر و شام جو وصل میں تنوین دیتے ہیں وہ
تو بدیعنی الف پر وقف کرتے ہیں تہ ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و مختص و
ابن ذکوان یہ لوگ حالت وصل میں بدو تنوین اور حالت وقف میں ابو بکر و
بمخلاف الف پر اور حمزہ و قبل بخلاف لام پر اور بزمی و ابن ذکوان و مختص
مرو و وجہ یعنی الف پر ایک وجہ میں ابو لام پر دوسری وجہ میں وقف کرتے
ہیں قواریتاً حالت وصل میں تنوین قرأت نافع و ابن کثیر و کسائی و روایت
ابو بکر باقی ابو عمر و ابن عامر و حمزہ و مختص و صلا بدو تنوین اور وقف بقصر

یعنی راہ قرار حمزہ ہر باقی قرار تنوین و فہم تنوین وقف بعد یعنی الف و
کر تے ہیں اور حرف ثانی قی کر دیا وصلہ تنوین قرار ت نافع و کسائی و زو
ابو بکر ہے باقی بدون تنوین اور وقف او سپر نافع و کسائی و ابو بکر و شام
کر تے ہیں اور باقی قرار راہ پر آجی اصل ہر دو لفظ تنوین پر جمع کہنے سے پہلے
ہو تے ہیں ایک ہر دو کے تنوین اور وقف ہر دو پر بالف واسطے نافع اور
کسائی اور ابو بکر شعبہ کے دوسرے اول کی تنوین اور وقف او سپر بالف اور
دوسرے میں عدم تنوین اور وقف باسکان راہ بدون الف واسطے
کے تیسرے ترک تنوین دونوں میں اور وقف اول پر بالف اور دوسرے
پر باسکان راہ واسطے ابو عمرو و ابن ذکوان و حفص کے چھتے ہر دو بدون
تنوین اور وقف دونوں پر بالف واسطے ہشام کے پانچویں ترک تنوین
دونوں میں اور وقف دونوں پر باسکان راہ واسطے حمزہ کے علیہ
بسکون یا و کسروہا قرار ت نافع و حمزہ باقی بقعہ یا و فہمہ یا و خضار برفع راہ قرار
نافع و ابن عامر و ابو عمرو و روایت حفص باقی خفض راہ و لایہ یثقی برفع
قرار ت نافع و ابن کثیر و عاصم باقی خفض قاف پس نافع و حفص ہر دو لفظ
برفع اور حمزہ و کسائی ہر دو لفظ خفض اور ابن کثیر و ابو بکر خفض اول برفع
ثانی اور ابو عمرو و ابن عامر برفع اول و خفض ثانی ہے میں و مائتھا و ذر
نہا خطاب قرار ت کو فین و نافع باقی با غیب قنّت سورہ مملات

بود و مضموم بجای همزه قرارت ابو عمرو و باقی همزه مضموم فقد رنا تشدید دال
 قرارت نافع و کسائی باقی تخفیف دال بحالک توحید قرارت حمزه و کسائی و روایت
 حفص باقی بزیادت الف بعد لام بلفظ جمع و من سوسه الذبا الى السوة
 العلق بسبح الله الرحمن الرحيم ولا یبین بحذف الف قرارت حمزه باقی
 باثبات الف ولا ینبأ بتخفیف دال قرارت کسائی باقی تشدید راء السوات
 بخفض باقرارت کوفیین و ابن عامر باقی برفع بالرحمن بخفض نون قرارت عاصم
 و ابن عامر باقی برفع نفساً سورة نازعات مین بدنون قرارت حمزه و کسائی و روایت
 ابوبکر شعبه باقی بقصر هل لك الى ان تکرکی تشدید زای قرارت نافع و ابن کثیر
 باقی تخفیف فتتفع سورة عبس مین بنصب عین قرارت عاصم باقی برفع
 قصدی تشدید صاد قرارت نافع و ابن کثیر باقی تخفیف صاد انا صکتنا
 بفتح همزه قرارت کوفیین باقی بکسرة همزه یجرت سورة تکویر مین تخفیف جیم
 قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و باقی تشدید جیم تشدید شین قرارت حمزه و کسائی
 و ابن کثیر و ابو عمرو و باقی تخفیف شین سحر تشدید عین قرارت نافع و روایت
 حفص ابن ذکوان باقی تخفیف عین یضین بطاء همزه بجای نهاد قرارت ابن کثیر
 و ابو عمرو و کسائی باقی بضاد پڑسته مین قعد لك سورة انفطار مین تخفیف
 دال قرارت کوفیین باقی تشدید دال یوم کلا برفع مین قرارت ابن کثیر و ابو عمرو
 باقی بنصب مین فکھین سورة تطیف مین بقصر فاروایت حفص باقی بعد فاء

سورة نازعات

سورة عبس

سورة تکویر

سورة انفطار

سورة تطیف

حتمہ بقیہ خادقہ الف قرأت کسائی باقی کسرہ خادقہ تم تا و یصلی
 سورۃ الشقاق بین بضمہ یا و فتمہ صاد و تشدید لام قرأت نافع وابن عامر و
 ابن کثیر باقی بقیہ یا و اسکان صاد و تخفیف لام لکڑ کبک بضمہ باقرات
 ابو عمرو و نافع و ابن علم و عاصم باقی بقیہ ذوالعشر الخمد سورۃ ہود میں
 بخفض و لا یجید قرأت حمزہ و کسائی باقی برفع دل فی یسج مکتوب برفع طار
 قرأت نافع باقی بخفض طار سورۃ طارق میں اختلاف مسمرین ہر و اللہ
 قدر سورۃ اعلیٰ میں بخفیف دال قرأت کسائی باقی تشدید بل تو فزون
 بیا غیب قرأت ابو عمرو و باقی بتا خطاب نصلی ناد سورۃ غاشیہ میں بضمہ
 تا قرأت ابو عمرو و روایت ابو بکر ہے باقی بقیہ تا لا تسمع بیا تذکیر مضموم
 قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و باقی بتا تانیث پہر بضمہ تا قرأت نافع باقی بقیہ تا
 لا غیۃ برفع تا قرأت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و باقی بنصب پس ابن کثیر و ابو عمرو
 یسمع بیا مضمومہ اور لا غیۃ برفع اور نافع تسمع بتا مضمومہ و رفع لا غیۃ اور
 باقی بتا مفتوحہ و نصب لا غیۃ پڑھتے ہیں بمصیطیہ یا شام سادہ برای و
 خلف اور خلا دسے شام اور صاد خالصہ دونوں وجہ مروی ہیں اور ہشام
 لفظ کو بسین خالصہ پڑھتا ہے باقی بصاد خالصہ ادا کرتے ہیں و القیٰ سورۃ فجر
 میں کسرہ و او قرأت حمزہ و کسائی باقی بقیہ ولو فقد علیہ تشدید دال
 قرأت ابن علم باقی بخفیف دال بل لا تکرہون اور لا تحضون اور تا کلون اور

سورۃ الشقاق

سورۃ ہود

سورۃ طارق

سورۃ غاشیہ

سورۃ غاشیہ

سورۃ غاشیہ

سورۃ غاشیہ

سورۃ غاشیہ

سورۃ غاشیہ

سورۃ غاشیہ

یحییٰ بن ہریرہ صلی علیہ السلام یا غریب قرأت ابو عمر و باقی بتا خطاب اور لفظ یحییٰ
 بفتح حا و اثبات الف بعد حاقرات کو فہمین ہی باقی بقصر حمزہ و ان الف پتہ
 بین لا یعدی ب اور لا یؤتی بفتح ذال و ثا بصیغہ مجهول قرأت کسائی کہ
 باقی کہ ذال و ثا بصیغہ معروف فذت سر قبہ او اطعمہ سورۃ بلدین برفع
 کاف و خفض تا و کسہ حمزہ و عین بالف کشیدہ و رفع میم بتوین قرأت نافع
 و ابن عامر و عاصم و حمزہ ہی باقی بفتح کاف و نصب تا و فتح حمزہ و قصر عین و فتح
 میم بتوین ذال و مؤجہ کی اس سورہ اور مؤجہ کی سورہ حمزہ میں
 حمزہ سا کہ بعد میم روایت حفص و حمزہ و ابو عمرو سے باقی بو او سا کنہ او قاعدہ
 ابو ال حمزہ کا حمزہ متوسطہ میں بحالت وقف باب وقف حمزہ میں مذکور ہے حکا
 و لا یجوز خاتمہ الشمس میں بقا بجای و او قرأت نافع و ابن عامر ہی باقی
 بو او شہ سے بین اور السیل و الفصحی الم نشرح والتین میں فترتی خلا
 نہیں ہے و من سس رة العلق الی آخر القرائن
 بسم الله الرحمن الرحيم ان تراک بقصر حمزہ روایت قبل ہے اب مجاہد
 نے روایت کیا ہے قصر حمزہ کا قبل سے مگر خود او سپر عمل نہیں کیا لیکن بنجادی
 نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ کو دیکھا ہے کہ عمل کرتے تھے
 اس لفظ میں قصر پر روایت قبل خلاف اسکے کہ ابن مجاہد نے اختیار کیا
 ہے اس لفظ میں قصر پر قبل کی روایت میں اور باقی کے نزدیک مڑ ہے

اور صاحب کتاب تیسرے اس نظم میں قبیل سے سوای قصر کے اور دوسری وجہ فکر
 نہیں کی مطلق الجحیر سورۃ قدیمین کبیرۃ لام قرارت کسائی باقی بفتح لام -
 خیر الدیر اور شری الدیر سورۃ لم یکن میں ہر دو لفظ یار ساکنہ بعد
 اس کے ہمزہ مفتوحہ قرارت نافع در روایت ابن ذکوان ہے باقی بیار مفتوحہ
 بدون ہمزہ پڑھتے ہیں اور سورۃ زلزال اور عادیات اور قارعین
 اختلاف فرشی نہیں ہے لکروں الخیمہ کلمہ اولی سورۃ نکاشتر میں بضمہ یاقار
 ابن عامر کسائی ہے باقی بفتح تا اور کلمہ ثانیہ میں بلا خلاف فتح ہی ہے اور
 سورۃ عصر میں فرشی اختلاف نہیں ہے جمع ما کا سورۃ ہمزہ میں تشدید
 میم جمع قرارت حمزہ کسائی وابن عامر باقی بتخفیف فی عید بضمہ عین و میم قر
 حمزہ کسائی در روایت البکر ہے باقی بفتح عین و میم اور سورۃ قبیل میں فرشی
 اختلاف نہیں ہے لایلف قریش بدون یاقار ابن عامر باقی بیار ساکنہ
 بعد ہمزہ پڑھتے ہیں الفیض یار ساکنہ بعد ہمزہ باتفاق کل قرارت ہے
 اور اس لفظ ثانی میں یار سم صحت سے ساقط ہو اور سورۃ ماعون اور کوثر اور
 کافرون اور نصرین خالف فرشی نہیں ہے آیہ طہ سورۃ بت میں
 باسکان ہا قرارت ابن کثیر ہے باقی بفتح ہا پڑھتے ہیں اور ذات طہ میں
 باتفاق فتح ہر حالہ لٹحی بفتح تامل قرارت ہو مگر امام ماصم نصب پڑھتے ہیں
 اور سورۃ اخلاص اور معوذتین میں اختلاف فرشی نہیں ہے فقط

نکاح
 خلیفہ

نکاح

نکاح

نکاح

نکاح

نکاح
 سورۃ بقرہ
 سورۃ آل عمران

بَابُ التَّكْبِيرِ

جانا چاہیے کہ سنون ہے آخر سورہ وافضحیٰ سے ہر ہر سورہ کے آخر تکبیر کہنا اور
یہ تکبیر روایت مسلسل مروی ہو بڑی سے لیکن قرات جمع قراہین اور پھر عمل کرنا
مستحب ٹھیکر اور بعض اہل اول نے آخر سورہ والیل سے وصل تکبیر کیا ہے اور بعد
تکبیر آخر سورہ والناس کے سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ ہی بدون تکبیر کے
اول سورہ بقرہ کی پانچ آیات مُفْطِحُونَ تک پڑھنا آداب تلاوت سے ہے پھر
تکبیر کے وصل و قطع کی تین موتقین میں ایک یہ کہ قاری سورہ ختم کر کے وقف
کرے پھر تکبیر کے اس صورت میں تکبیر پر پھر بسم اللہ پر ہی وقف جائز ہے
اور وصل تکبیر کا ساتھ بسم اللہ کے اور بسملہ کا ساتھ سورہ آتہ کے بھی جائز
دوسری صورت یہ ہے کہ وصل آخر سورہ مختتمہ کا تکبیر اس صوت میں بھی تکبیر
پر پھر بسملہ پر وقف جائز ہے اور وصل تکبیر کا با بسملہ اور بسملہ کا با اول سورہ
مبتدا بھی جائز ہے دوسری صورت یہ ہے کہ وصل آخر سورہ مختتمہ تکبیر
و وصل تکبیر با بسملہ وصل بسملہ با اول سورہ آتہ یعنی ملا کر پڑھے اس صوت
میں بسم اللہ پر وقف جائز نہیں ہے اور صورت مذکورہ میں سے جہاں سکوت
کرے اوس لفظ کو حکم وقف کا اور جہاں سے شروع کرے اوس لفظ کو حکم
ابتدا کا دینا چاہیے مثلاً اگر فحیث پر سکوت کرے تو ثا کو ساکن اور لفظ جلا
کہ ابتدا ہے وصل و تفخیم لام پڑھے اور ج فحیث کو وصل کرے تو ثا کو کسر اور

الف وصل کو سا قطا اور لام کو بتریق ادا کرے ایسی ہی اگر آخر سورہ منون ہو تو حالت وقف میں تنوین کو ساکن اور حالت وصل میں تنوین کو مکسور پڑھے جیسے تَحِيذٌ يَا حَافِيَةً اور سوای ساکن اور منون کے جو اعراب ہو لفظ پر اوسے اعراب پر وصل ہوگا جیسے النِّعِيمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اور صلہ بارضہ کا بھی حالت وصل تکبیر میں نہیں ہے جیسے رَبَّاهُ اللَّهُ أَكْبَرُ اور لفظ تکبیر کا بطریق شاطبیہ اللَّهُ أَكْبَرُ ہے اور طرق میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ بھی مروی ہوا ہے اور بعض اہل اداء نے روایت قبیل میں بھی تکبیر کو پڑھا ہے۔

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوفِ وَالصِّفَاتِ الَّتِي يَحْتَاجُ الْقَارِئُ إِلَيْهَا
اس باب میں بیان ہر مخارج حروف اور اذن صفات حروف کا جسکے طرف قاری قرآن کو احتیاج ہوتی ہے جانا چاہیے کہ حروف تہجی ۲۹ میں اصلہ خارج از شمار ہے کہ واسطے تلفظ الف لینہ کے کہ گائی ہے اور طریقہ شناخت مخرج حروف کا یہ ہے کہ حرف مقصد الامتحان کو ساکن کر کے ہمزہ وصل اول میں لا وین پس جہان آواز منقطع ہووے وہی مخرج ہے اور حرف متحرک کو آخر میں اگر بارہا سکتے بڑھاوین تب بھی مخرج معلوم ہوگا ہر چند مخارج جزئی نزدیک محققین کے موافق عدد حروف کے ۲۹ ہیں لیکن مشہور اور مختار ۱۴ مخرج ہیں اور بعض علمائے مخرج مدہ کا شمار کر کے، لکھے ہیں پس جو ف حلق میں تین مخرج ہیں اور چہ حروف اوس سے نکلتے ہیں ہمنا و ہاء ہوا اقصا جاتے

کہ بجانب سینہ ہے نکلتی ہیں اور الف ہوائی تجاویف ثلثہ سے نکلتا ہے
 مگر چونکہ ہوائی حلق کو زیادہ دخل ہے اس واسطے اس کو حلق ہی کہتے ہیں اور
 ہوائی ہی کہا ہے اور عین اور حار مہلتین وسط حلق سے اور فین اور خا
 مہمتین اول حلق سے نکلتے ہیں اور جوف دہن میں دس مخرج ہیں اور ٹھلا
 حرف اوس سے نکلتے ہیں ق مٹھامی زبان سے جو بجانب حلق ہے اور اوپے
 اوسکے مٹھامی تالو سے اور اوس سے کچھ ورے کاف کا مخرج ہے
 جیم و شین و یا وسط زبان اور مقابل اوسکے اوپر کے تالو سے ضاد
 کنارہ زبان سے جو متصل ڈاڑھوں کے ہے نکلتا ہے اوسکے تلفظ میں زبان
 سیدھی ہو کر اول کنارے سے آخر تک اپنے مقابل کی ڈاڑھوں اور
 دانتوں سے مل جاتی ہے اور ہر دو جانب سے ادا کرنا اور کا بہت مشکل اور داہنی
 جانب سے بھی دشوار لیکن بائیں جانب سے آسان ہے لام اول کنارہ
 زبان اور اوسکے مقابل اوپر کے تالو سے اور اوس سے کچھ ہی ورے
 نون کا مخرج ہے اور قریب نون کے رار کا مخرج ہے لیکن پشت زبان
 کو بھی اوس میں دخل ہے اور طا و دال و تاسر زبان اور ثنایا ہی علیا
 کے جڑ سے اور ظا و ذال و ثاتیزی سر زبان اور تیزی کنارہ ثنایا
 علیا سے نکلتے ہیں اور صاد و سین و مزای تیزی سر زبان اور
 کنارہ ثنایا ہی سفلی سے بشارت ثنایا ہی علیا نکلتے ہیں اور لب میں مخرج

ہین فاندرون لب پائین اور کنارہ شنایا میلیا سے اور واو دبا و میم
ہر دو لب سے با ملجانے تری ہر دو لب اور میم لجانے خشکی ہر دو لب سے اور واو
بصورت غنچہ ہو جانے ہر دو لب کے نکلتے ہین اور خیشوم یعنی دماغ میں کیا
مخرج ہے اوس سے تنوین اور نون اور میم ساکنین جو مخفی ہوں مظہر ہوں
بغض نکلتے ہین کہ حالت اخفائین مخرج اصلی سے طرف دماغ کے منتقل ہوتے
ہین اور جو مظہر ہوں یا متحرک تو پہلے پہلے مخرج سے نکلتے ہین اب صفات
مشورہ حروف کا ذکر کیا جاتا ہے جتنا چاہیے کہ ہر صفت کو غرض یہی ہے
پس جو صفت بیان کیجا وہی ضد اوسکی بھی معلوم ہوگی مفالہ یا بیان ہے
پس بعض صفات ضعف کے ہین جیسے ہنس رخاوت اور بعض صفات
قوت کے ہین جیسے جہورت و شدت صہو صہو دس جزئیات ہین
مجموعہ اونکایہ ہے مستثنیٰ خلاف خصفہ کہ بسبب ضعف اعتبار ہے کہ اوپر
مخرج ان حروف کو جاری رہنے سانس کے ضعف و خفا کی آواز سے پہلے باقی
باقی اوائس حروف مجہورہ ہین کہ سبب قوت اعتماد کے نہ مخرج ان کے
کے قوت اور بلندی و کئی آواز میں ہوتی ہے اور حروف شدیدہ آٹھ ہین بجل
قطبکت کہ بسبب شدت اور قوت آواز ان کے تلفظ میں جاری نہیں ہوتا
باقی مقابل شدیدہ کے رخو کہلاتے ہین کہ ان کے تلفظ میں آواز جاری
رہتی ہے اور باقی حروف عمن نل درمیان شدیدہ و رخوہ کے ہین اور بعض نے

واو اور یا کو بھی انہیں درمیان حروف میں شمار کیا ہے اور حروف مذہ
 تین ہیں اوی اور باقی خداونکی قصیر ہیں اور سات حروف استعلا کو
 پین ق ظ خ ص ض ط غ انکے تلفظ میں زبان اوپر کو بلند ہوتی ہے
 اسلئے انکو مستعلیہ کہتے ہیں اور باقی خداونکے مستفلیہ ہیں اور چار حروف
 مطبقہ ہیں ط ظ ص ض انکے تلفظ میں زبان اپنے مقابل کے تالو سے
 مل جاتی ہے اسلئے مطبقہ کہلاتے ہیں باقی خداونکے منقوط ہیں اور حروف صغیر
 تین ہیں ص س ز انکے تلفظ میں آواز مثل سیٹی کے سنی جاتی ہے
 اسواسطے حروف صغیر کہلاتے اور حرف تفسی کا شین ہے تفسی کے معنی
 پھیل جانے کے ہیں اور یہ حرف تمام مذہ میں پھیل کر نکلتا ہے اسواسطے تفسی
 اسکی صفت ہوتی اور مخفوذہ حروف میں س ل انکے تلفظ میں زبان انکو مخرج
 سے اور طرف بدلتی ہے اسواسطے انکو مخفوذہ کہا ہے اور حرف کمر دہ اور کو
 تلفظ میں شہہ تکرار و تشدید کا ہوتا ہے اسواسطے صفت تکرار سے موصوف ہوا
 اور تکرار اسکی صفت ذاتی ہے جو اس کے اخراج میں حاصل ہوتی ہے یعنی
 نہیں کہ اسکو دو بار کہیں اسواسطے اس کے تلفظ میں اظہار تکرار سے بہت
 بچے اور حرف مستطیل ضا د ہر جو کہ مخرج اس حرف کا لبناہر کو زبان اس
 کنارے سے اس کنارے تک سیدھی ہو کر ڈالڑ ہوں اور دانتوں سے
 مل جاتی ہے اسواسطے صفت استطالت سے موصوف ہوا اور حرف ہوائی کہ

کہ ہوا ہی خلق سے پیدا ہوتا ہے اور ہمزہ و ہر حرف مد میں جو تعلیل اور
تفسیر ہو اگر تا ہے اس واسطے او کو حروف علت ہی کہتے ہیں اور پانچ حروف
قلقلہ کے ہیں ق ط ب ج د مشہور ترین او بکا کاف ہر قلقلہ کے
معنی حرکت دینا کسی چیز کو ان حروف کے تلفظ میں وہم و شبہ اور ٹکی
جنش کا ہوتا ہے خاص کر حالت وقف میں اس واسطے صفت قلقلہ سے موصوف
ہوئے غرض کہ سبب اس قوت کو کہ یہ حرف کہتے ہیں وقت تلفظ سکون اور ٹکی
سامع کو وہم و شبہ اور ٹکی جنش کا ہوتا ہے نہین کہ فی الحقیقت او نہیں جنش ہر

الحمد لله والمنة

خدمت میں ارباب خبرت کے التماس ہے کہ وقت تبیض اس نسخہ کو نقش
اول یعنی اصل مسودہ سے جو مجلت تمام لکھا گیا تھا اکثر مقامات میں بعد
غور و اسماعان نظر کے محو و اثبات و نقصان و زیادت عمل میں آیا اور پھر اس
نسخہ میں نظر ثانی و ثالث بھی کر لی گئی ہے کہ فقیر کے نزدیک یہی نسخہ اصل اور
معول علیہ ہوا اور اصل مسودہ غیر کے کام کا نہیں رہا۔ اور چونکہ آیات
اضافت ابتر باب میں حتی الوسع بصراحت تمام و بیان اختلاف قرار و
رواات لکھ دی گئیں ہیں اس لیے ہر ہر سورہ کی آخرین دو بارہ او کو نہیں لکھا
جیسا کہ امام شاطبی رضی اللہ عنہ نے ہر ہر سورہ کے آخرین اوس سورہ کے
آیات کو گرن دیا ہے فقط ترم باخیر و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله على نعمائه والشكر لآلائه ولا يشئ من
 نعمك ربنا نكذب فلك الحمد سبحان الله وبحمده حسب وعده صادق رب جل
 علا بمنطوق آية شریفہ انما نحن نزلنا الذی کذبنا لہ ولا نالہ لیس افظونہ
 روز نزول قرآن مجید سے آج تک حفاظت او سکون حسن وجہ ہوتی آتی ہے اور اس
 عالم کے انقرض تک ہوتی رہے گی ہزار ہا حفاظ اوس ذکر شریف کے اسی
 امت مرحومہ خیار ام میں ہوتی یہ مرتبہ اگلی امت کو نصیب نہ تھا کہ کلام الہی کیسکو
 حفظ ہو اسی کلام پاک کا یہ معجزہ ہے اور اوسی وعدہ حفاظت پروردگار کا ظہور
 ہے جیسی یہ ہر آیت و کلمہ و حرف قرآن نے اتباع رسم مصحف عثمانی مقبوض و
 محفوظ ہے کیا غمزہ کہ کوئی محدث بدین ایک زیر یا زبر کو بدل سکے ویسے ہی ہر ہر
 روایت ہی قرآن سے سب سے متواتر کے جسکا حال مصحف عثمانی ہے محفوظ ہے
 مجال نہیں کہ کوئی او سمین تخطیط یا تغیر کرے اور اہل قرآن کے سامنے یہ صنعت
 اوکی جن سے افسوس ہے کہ ابنا زمانہ خصوصاً حفاظ و قراء وقت نے ہی اس
 فن شریف خادم و محافظ و حامی کلام الہی کو تروک و بھور فرمایا فقط ایک تہذیب
 حفظ کی نام ماصم سے جو ارفع ترین روایت ہے اوکی اصول و فروع
 پورے نگاہی نہیں اور روایات کا علم تو کہاں بلکہ اکثر حفاظ تو یہ ہی نہیں جانتے
 کہ وہ کئی روایت میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اسی واسطے اس زمانہ میں قرآن
 مجید کی قد رشناسی نہیں اور حافظان قرآن بے وقار ہیں یہاں تک اس علم شریف

کا اندر اس ہوا کہ اگر کوئی شخص اور روایت متواترہ قرار اس سبب میں کلام مجید
کی تلاوت کرے تو اورونکا تو کیا ذکر سے خود حافظان قرآن مجید اور عالمان
فرقان مجید ہے چونکہ پڑتے ہیں پھر کوئی اس بیچارہ کی غلط مشہور کرتا ہو
کوئی اسکو سوچوں میں لانا ہو بصیرت کمان رہی کہ اسکا مبلغ علم دریافت کریں اور
اسکا مرتبہ پہچانیں سبب یہی ہے کہ اس فن شریف کو جس سے پوری طور پر خفا
اور حمایت قرآن شریف کی ہوتی ہے چھوڑ دیا اور خود اس کے وجود پسندی کو اختیار
کر لیا اس واسطے خاکسار نے ترجمہ قصیدہ حرز الانی یعنی کتاب علامہ شاطبی رحمہ
کا بطور کتاب منقل بطرز جدید بنانا شرح لطیف و مختصر اردو عبارت عام فہم
میں جسکا ذکر مقدمہ کتاب میں ہو چکا ہے امید ہے کہ پروردگار عالم قبول فرماو
اور سبب افادہ خواص عوام گردانے آمین جو کہ یہ خاکسار ذرہ بہ تقدیر مدۃ
العمر سے متوسل اس منگاہ علیا کا ہے اور خاص عہد دولت حضور ریسہ عالیہ
ملکہ متعالیہ قدر شناس بقدر ان نکتہ نوازیہ سحران جناب نواب شاہ جہان بیگم
صاحبہ ریسہ بہوپال میں ابتدا و اعتماد اس نیک کام کا ہوا اسلئے حضور ریسہ
عالیہ میں پیشکش کیا کہ بفرمان عالی شان زیور طبع سے آراستہ ہو کر شیوع عباد کو
اور حسنات باقیات میں اسکا ہی شمار ہو آمین یا رب العالمین بحرمۃ البقیۃ الامین

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ

وصحبہ اجمعین

نقل تحریر فقیر که بعد فراغ از اصل مسوده کتاب ورقی چند صاف نمود و بخدمت
 شیخنا الاستاذ حضرت مولانا قاری محمد عبدالرحمن صاحب گنج بلنیده بودم تا او
 بیاض منقول از نقش اول یعنی مسوده لوزی سایه کرده فقیر حقیر ابو الشمس عبدالحادی
 ورقی چند از برای ملاحظه ارسال داشته ام تا ب نظر اصلاح منظور شود و مقدمه تمهید پاره ۱

مقصود یعنی بالاستعاذه و سبوحه و سوره ام القرآن فاتحه باب دعا که کبیر دین اوراق موجود است
 همین بقدر حصول علم اجمالی بطرز تحریر فقیر دین کتاب کافی دانسته ام همچنین جمله ابواب اصول
 بتوضیح ضروری نوشته ام باقی اختلاف فرشی هر هر سوره بصریح اسماء هر یک از قرآن و اوراق
 و اعلام برقرارات هر یک برنگاشته چند تسوید نیز با خرسانیده ام و حال اقبیه نشین بر دایره ام اما
 متر دهم که چون بنظر فیض و برکت اثر در گز و شاید مقبول افتد یا نباشد بگوش بر آواز من تا صد
 قبول بگویم در رسد یا مست و ندامت بدست آید و میدانم که سعی من درین کار بیکار و فان
 رایتمو حسنا فهو عندنا حسن ان ادركتمو قیحا فهو عندي اقیح و

به هدایت القرآن و مومنون ساخته ام آینه هر چه مناسب شد تجویز فرمایند
 جایش از قلم خالص قاده فرموده اند نیست الحمد لله والصلوة علی رسول الله اما بعد میگویی بنده
 عبد الرحمن بن محمد پانی پتی که شریعتی سلاطین و القراء مولوی عبدالمکرم صاحب سبوحه
 بمقتضا حسن ظن خوابین همیدان فرستادند لگرجه عاهد این منمودم اما بخمال حفظ خاطر شان دین
 صحیح فایده مطابق کتابین فن خدا تعالی نیت مصنف را خالص قبول فرموده ازین سبب خلق الله
 فایده بخت و تا بحث ادغام آل فی طریقه مدبرهای خیر حق را شمول دارند و الحمد لله رب العالمین فقط

در برترب کتبه عبدالمذنب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمذہبی انزل الفرقان فیض نقطہ و قراءتہ جماعہ صحابہ من امت سید الانس و الجن
 علیہ علیہ علی آد و صحبہ اولی الدرجات الرفیعات من الیقان اصابعہ خاکسار
 علیہ علیہ علی عفا اللہ عنہ القوی عرض پہاڑ ہو کہ کتاب ہدیۃ القراء کذا
 باب میں بیشل و بیشال ہے جو وقت انھی کمری خباہت فقط قاری مولوی ابو شمس محمد
 عبداللہ صاحب نے او کو تالیف کیا تو خاکسار فرماؤ سکا مطالعہ کیا معلوم
 ہوا کہ فی نفسہ باب اختلاف قراءت سببہ میں ایک صحیفہ کاملہ نافعہ و درہ ساطعہ
 ہے جس میں آیا کہ اللہ پاک اوس کے طبع کا سامان کر دی یہ تمنا ہی میں تھی کہ خداوند سبحان فر
 ماویا اذا اراد اللہ شیئاً ہیئاً لہ کما یشاء کما یرید ہوا یعنی قد
 فیض رسان بلکہ سبکی صفات الالہم جان کرم جناب نواب شاہ جہان بیگ صاحبہ برغیہ علیہ
 ہو پال بادھما اللہ العز والاقبال نے وقت ملاحظہ کے اوس کے طبع کا حکم صادر فرمایا
 احمداً و الحمد للہ کہ از وی دلی منصفہ ظہور جلوہ گر ہوئی اور اسد پاک کے فضل کرم سے
 اوس کا چہنشا شروع ہوا خاکسار نے مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اس کا مقنا
 آپ اور میں کروں تا کہ میں ہی اوس کے فیض سے مشرف ہو جاؤں چنانچہ اول سے آخر
 تک میں نے مشرور مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ اوس کا مقابلہ کیا اور آج بروز جمعہ بیست و نہم ماہ
 ذی الحجہ ۱۳۱۰ ہجری کو محلہ امیر گنج شاہ جہان آباد ہو پال میں اوس کا مقابلہ تمام ہوا الحمد للہ کہ
 اوس کے مقابلے میں ہما اکن کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا اب اگر کوئی سو یا خطا

اوسمین پائی جاوے تو ناظرین باتمکین سے ایسے ہی کہ اوسکی اصلاح فرمائیں
 اور دعا و خیر سے خاکسار اور مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ کو اور رئیسہ عالیہ عالم اقبالہ کو
 اور طابعین و کاتبین کو یاد کریں سالتی ہیکتا خاص تیرے قرآن پاک کی قرأت
 کی ہر اور تیرے ایک دوست کی کتاب کا ترجمہ و حاصل ہے ہم گنہگار تہہ کار
 تجھ سے یہ چاہتے ہیں کہ تو اسکو قبول کر اور مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور ہمارے
 سیدنا ت سے تجاوز فرما اور عافیت دین کی عطا کر اور حسن خاتمہ روزی فرما اور
 اور جو قصہ و قصور ہے اسمین ہوا ہوا اس سے درگزر کر اور توفیق اپنی مرضیات
 کی دے اے میرے مولیٰ اے میرے سید تجھ پر ہر شی آسان ہے آمین یا رب العالمین
 و آخر احوالی علی سیدنا و ملائکہ و علی آلہ و صحبہ وسلم آمین الی یوم الدین۔

قطعة تاریخ طبع طبع از علی حسین لکھنوی کتب سالہ ۱۲۸۰

لکھنوی عیدادی نسخہ	دکن میں مخطوطات کی	سناد و نسخہ تاریخ غزنوی	مفصل شامی کی شرح
عبدادی بواسطین	بین اصول قرأت القرا	سال اسکا محی حیدر	فیضانی ہدایہ انقرا

۱۰۳۱ھ

ایضا از سرکار افکار شری محمد یوسف خان صاحب خیر شاہ سالہ ۱۲۸۰

قاری کو فائدہ کیو سلو	کیا رسالہ عیدادی لکھا	مصرع تاریخ یوسف خان	سات قرأت کر اکتوبر ہوا
عبدادی کا نسخہ گوش	رہنمای طریق صحیح ہے	لکھنوی طبع یوسف خان	بادی ملک بخت قرأت

۱۱۳۱ھ

ایضا نتیجہ طبع از ہر فکری عبدالحکیم صاحب تخلص باطنی لکھنوی

عزیز مہر مہول لکھنوی	اگرچہ ہر محصول قرأت	اگر فکر تاریخ و حکمو اطہر	کہو ستاد اصول قرأت
کیا چاہیو سادہ نظر	جسکا نامی آج تک لکھا	بہر سال طبع ان اطہر لکھو	بخت قرأت کا سالہ ۱۲۸۰

۱۱۳۱ھ

الحسن لکھنوی رسالہ ہدایہ القرا حسین لکھنوی تصنیف من اصول فروع و جہر مطبع شاہجہانی میں چھپا تمام حفظ
 بکراست اللہ صاحب تمام مطابع ریاست ہندوستان دومم مکر ایچ لکھنوی مطبع جو کہ فیض بخش عام ہوا

اصلاح ما وقع في هذا الكتاب من البس و الزلل

وقت الكتابة والطبع

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸	۱۴	نہین	نہین	۹	۱۳	ہر ایک کی	ہر ایک کی
۱۰	۱۲	ابورؤیم	ابورؤیم	۱۴	۱۶	باشام برای	باشام برای
۱۵	۱	اوکی	اوکی	۱۶	۱۶	ہے	ہے
۱۸	۱۶	تفیل	تفیل	۲۵	۱۰	اطہ	اطہ
۲۹	۱۲	اوراکوئی	یا اورکوئی	۳۶	۴	تین	تین
۳۶	۴	تسہیل	تسہیل	۴۱	۱۱	تسوا	تسوا
۵۳	۱۶	یلدوٹکم	یلدوٹکم	۶۳	۶	مخرج	مخرج
۷۰	۹	ہوسے	ہوسے	۷۸	۵	اور	اور
۸۳	۱۴	اموالفوا	اسرفوا	۸۸	۱۶	بریاہدا	بریاہدا
۹۰	۴	ہے	ہے	۹۱	۱	آٹھوان	آٹھوان
۱۲۹	۱۱	تار	تار	۱۴۱	۱۰	یونس	یونس
۱۴۶	۱۵	یا اہلوم	یا اہلوم	۱۴۳	۵	خال	خال
۱۶۶	۱۲	تارناہٹ	تارناہٹ	۱۸۳	۱	سورہ	سورہ
۲۲۱	۹	ہر جگہ ہے	ہر جگہ ہے	تمت			

[illegible]

ہم کتاب	تعداد صفحات	تعداد جلد	تعداد جلد	کیفیت
سورۃ بقرہ	۱۰	۱	۱	نواب صدیق حسن خان مرحوم
تفسیر تہذیبی و لاہوری	۱۰	۱	۱	"
سورۃ آل عمران	۱۰	۱	۱	"
سورۃ مائدہ و انعام	۱۰	۱	۱	"
سورۃ احزاب و توبہ	۱۰	۱	۱	"
سورۃ یونس	۱۰	۱	۱	"
تفسیر سورۃ بقرہ تا تحسیم	۱۰	۱	۱	نواب صدیق حسن مرحوم
ترجمان القرآن	۱۰	۱	۱	مولوی ذوالفقار احمد صاحب
قرآن شریف بیضاوی تفسیر حسن بن ابی	۱۰	۱	۱	"
قرآن شریف مترجم مع فضائل	۱۰	۱	۱	"
قرآن و حزب الاعظم آگرہ	۱۰	۱	۱	"
قرآن شریف مترجم مع تفسیر	۱۰	۱	۱	"
حسینی فارسی بیضاوی دہلی	۱۰	۱	۱	"
حضیرۃ القدیس عسکری	۱۰	۱	۱	علی بن صدیق حسن مرحوم
دعوت الحق اردو	۱۰	۱	۱	مُصَنَّف نواب صدیق حسن
نفع السید اردو رسالہ توحید	۱۰	۱	۱	"
رفع الالتباس در مسائل لباس	۱۰	۱	۱	نواب سید محمد صدیق حسن
اردو حدیث	۱۰	۱	۱	"

نام کتاب	تعداد جلد	تعداد جلد	تعداد جلد	تعداد جلد	کیفیت
الذیہ والدوازل فتویات اردو	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
اقتلہ البنین و الخمری نواب صدیقی حسن	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
تہذیب السنوان اردو یہ کتاب	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
عورت مرد اور بکے بوزے سب کے	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
واسطے از طے نامہ کامل حریت	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
بناتی پر موز خانہ داری کو انشیا عظمیٰ	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
مکارم الاخلاق ترجمہ ریاض المہین	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
اردو علم ادب میں قابل دید ہے	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
مقامات لسان مقامات العرفان	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
توفیق الباری نواب احمد اری اردو	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
طی الفرائخ الخالی منازل البرزخ قول	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
ال میوراد و الھی وغیرہ رسالہ	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
حالات موت میں زندہ کو قبر کی	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
سیر و کھانی جو کتاب کیا ہے بے نظیر ہے	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
تشیق الاساع ترجمہ سلوان الطالع	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
حکام کو انتقام ملک فقرا کو فاعت	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
لور رئیس کو ریاست دنیا دار کو	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن
راحت دیجاتی ہے	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	نواب صدیقی حسن

نام کتاب	جلد	صفحہ	تعداد	کیفیت
بحث اندر مصنف مولوی محمد عبد اللہ				
صاحب نبتی کتاب کیا کچھ دعوت اللہ	۱۲	۱۰	۲۰	انکی بہت کتابیں لائق دید ہیں
جاریہ اسلام تاریخ مغازی اہل	۱	۱۰	۱۰	ظہر کیا ہو ایک لطیفہ لائق دید
غیرہ فتوح الشام و مصر و عراق				
میں نظم لائق دید ہے۔				
راہ نمودار مفوضات الخدم حضرت	۲	۱۰	۲۰	اصحاب تصوف کج جان یہ کتاب لائق دید ہے
قدیم ہمایان جہان گشت اردو				
فی الصبیحہ روز مرزا غلام احمد	۱۶	۵	۲۰	جناب مولوی بشیر صاحب ہسوانی
صاحب قادیانی				
مالہ غنیلہ فارسی	۲	۵	۱۵	یہ کتاب حضرت مرور علیہ الرحمۃ کے
مالہ دروآہ سرد				قابل دید ہے۔
طلوٹ محشی کامل حکیم محمد مغز الدین	۱	۱۰	۱۰	شیخ ضیم مغز الدین افسر الاطباء
نہت جہانی انٹ فارسی	۸	۵	۱۲	مولوی محمد احسن بکرامی
نہت جہانی شریف مترجم اردو	۲	۱۲	۲۰	مولوی حاجی محمد نیاجی
زب الاظہر مترجم ترجمہ فارسی				
۱۰ وزیر طبع سبے قطع ۱۸-۲۲				

روز ترجمہ جدید با محاورہ اور بہت خوب خطاطی بلکہ تصدیق کا نامہ حاصل متذکرہ افغانی آئینہ تاریخ یا دیگر اقوالم افغانیا محصل

